

لا اله الا الله محمد رسول الله على دلی الله



www.sirat-e-mustaqeem.net

اثبات الشہادۃ الائمہ علیہم السلام فی الصلوٰۃ

(مطابق فرامین معصومینؑ کی روشنی میں)

از

سید تقی حسن گریزی

پبلی کیشنز گجرات

0333-3360786

بیت النبیین

ناشر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَالَّذِينَ هُمْ بِشَهَادَتِهِمُ قَائِمُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ
عَلَى صَلَاتِهِمْ يَحَافِظُونَ ۝ أُولَٰئِكَ فِي جَنَّةٍ
مَكْرُمُونَ ۝

(پ ۲۹ المعارج آیت ۳۳-۳۵)

ترجمہ: وہ لوگ جو اپنی شہادتوں (جمع کا صیغہ جو عربی میں تین سے کم پر استعمال نہیں ہوتا) پر قائم رہتے ہیں۔ (یہ) وہی
لوگ ہیں جو اپنی صلوٰۃ (نماز) کی حفاظت کرتے ہیں (شہادتِ ولایت علیؑ سے) اور (یہی لوگ) جنت میں مکرم ہوں گے۔

إِثْبَاتُ الشَّهَادَةِ الْأَثْمَةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فِي الصَّلَاةِ

(مطابق) فرآمین معصومین (ع) کی روشنی میں

از

سید تقی حسن گردیزی

تحقیق و ترتیب

سید عسکری حسن گردیزی (ولایتی)

(یا قائم آل محمدؐ ادر کنی)

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب----- اثبات الشهادة الائمة عليه السلام في الصلوة
مؤلف----- آغا سید تقی حسن گردیزی
ترتیب و پیشکش----- سید عسکری حسن گردیزی
سرورق----- سید فخر امام کاظمی
اشاعت اول----- فروری 2011ء
تعداد اشاعت----- 1100
مطبع----- سرمن رائے پرنٹرز گجرات
ناشر----- بقیۃ اللہ پبلی کیشنز گجرات
ہدیہ----- 200 روپے

ملنے کا پتہ

گردیزی لائبریری

اقبال روڈ بیرون دولت گیٹ ملتان 0345-7222948

انتساب

امام وقت، سرکار حضرت قائم آل محمد
وارث آل محمد، نور آل محمد، منتقم آل محمد
شہنشاہ معظم

امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف

گر قبول افتد زہے عز و شرف!

آغا سید تقی گوردہی

0345-7222948

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ط اللَّهُمَّ يَا مُسَخِّرَ
السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَالْأَرْضَيْنِ السَّبْعِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَمَنْ عَلَيْهِنَّ سَخِّرْنِي كُلَّ شَيْءٍ
مِنْ عِبَادِكَ مِمَّا فِي بَرِّكَ وَبَحْرِكَ حَتَّى لَا يَكُونُ شَيْءٌ فِي الْكَوْنِ كَانَ مُتَحَرِّكًا
أَوْ سَاكِنًا أَوْ صَامِتًا أَوْ نَاطِقًا أَوْ ظَاهِرًا أَوْ بَاطِنًا إِلَّا سَخَّرْتَهُ لِي بِبِرْكَةِ اسْمِكَ
اللطيف المكنون يا الله يا حي يا قيوم إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ
فَيَكُونُ فَسُبْحَنُ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ ﷺ
وَأَلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ وَآلِ مُحَمَّدٍ

ہاشمی عصفر عباس ۲۸ ڈی سیٹلائٹ ٹاؤن بہاولپور

حوالہ نمبر

تاریخ

باسمہ سبحانہ

کم و بیش پچیس برس قبل عزیز محترم سید تقی حسن گردیزی سلمہ اپنے برادر بزرگ سید عسکری حسن گردیزی کے ہمراہ دیگر علماء کے ساتھ ساتھ حقیر کی محافل و مجالس دونوں میں شرکت کرتے اور بعد از خطاب سوال و جواب کے ذریعے اپنے علم دوست ہونے کے علاوہ بہترین سامع ہونے کا ثبوت دیتے۔ چونکہ سماعت ہی نطق و اظہار کا زینہ اول ہے۔ صاحبان علم کے لئے اہل جہنم کا قول لٹو کٹا نسّم او نعقل ما کُنا فی اصحاب السعیر (سورۃ الملک) کافی اور عامۃ الناس کے لئے نو مولود کا اذان و اقامت سننا اور پھر اس کا اظہار کرنا وانی و ثانی ہے۔ اسی جذبہ مکدش علم نے عزیز مذکور کو کثرت مطالعہ کی طرف راغب کیا اور آج موصوف ما شا اللہ بہت سے مدعیان علم کی نسبت زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ اور یہ بھی حقیقت ہے کہ علم غیر منشور غیر نافع ہوتا ہے۔ لہذا عزیز القدر نے اس سلسلہ کو مؤنہن تک پھیلانے کیلئے اپنے نقش اول کے طور پر ایک مختصر کتاب۔ ”احیاء الامت بفضائل اہل البیت“ کا ترجمہ کیا بندہ نے سرسری نظر سے اس کا مطالعہ کیا الحمد للہ ترجمہ نہایت سلیس متین اور سرلیع الفہم ہے۔ دعا ہے کہ پروردگار عالم اس مختصر صحیفہ کی مترجم کے لیے صحیفہ عمل اور قارئین کے لئے توشہ آخرت قرار دے۔ آمین

سورة التين

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
وَعَلَى عَجَلِ مُحَمَّدٍ

يا مولا كريم^م عجل الله فرجه و صلوات الله عليك

اَللّٰهُمَّ كُنْ لَوَلِيِّكَ الْحُجَّةِ ابْنِ
الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ
وَ عَلَى آبَائِهِ طَاهِرِينَ فِيْ هَذِهِ السَّاعَةِ
وَ فِيْ كُلِّ سَاعَةٍ مِّنْ سَاعَاتِ اللَّيْلِ وَ
النَّهَارِ وَلِيًّا وَ حَافِظًا وَ قَائِدًا وَ نَاصِرًا
وَ دَلِيْلًا وَ عِيْنًا حَتَّى تُسْكِنَهُ اَرْضَكَ
طَوْعًا وَ تُمَتِّعَهُ فِيْهَا طَوِيْلًا ۝

صلوات کاملہ

يَا رَبِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
وَعَجِّلْ فَرَجَ آلِ مُحَمَّدٍ

العجائب والاعوال یا علیؑ علیہ السلام

اے ہمارے مولا کریم اے زمانے کے

شہنشاہ عجل اللہ فرجه الشریف

جلدی تشریف لائیے

جلدی تشریف لائیے

فہرست

12	خلقت جن وانس کا مقصد کیا ہے؟	۱
14	خدا کی معرفت سے کیا مراد ہے؟	۲
15	اسماء الحسنیٰ سے کیا مراد ہے؟	۳
16	اساس اسلام کیا ہے؟	۴
18	معرفتِ اہل بیت علیہم السلام کے بغیر کیا کیا عمل ہرگز ہرگز باعثِ نجات نہیں ہے؟	۵
19	وہ لوگ جہنم میں ہوں گے جو عمل صالح تو کرتے ہیں مگر ہمارا مقام نہیں پہچانتے۔	۶
19	دُعاء حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام	۷
20	دُعاء حضرت کمیل ابن زیادؓ	۸
26	حدیثِ قدسی	۹
27	ستر انبیاء کرام کے اعمال کے برابر ثواب قابلِ قبول نہیں ہوگا جب تک نبوت محمد ﷺ کے ساتھ ولایت علی علیہ السلام کا اقرار نہ ہو۔	۱۰
27	ایک کنیز کی مخصوص الفاظ میں حضرت علی علیہ السلام کی تعریف	۱۱
28	دو مختصر رکعتیں (معرفت) کیساتھ پڑھنا ایک قیام شب کی عبادت سے بہتر ہے۔	۱۲

30	غور کرو اپنے دین اور نماز میں کس کی اقتداء کر رہے ہو؟	۱۳
31	جو امام کو پہچان کر مر جائے وہ حضرت قائم (عج) کے ساتھ ان کے خیمے میں چلا گیا۔	۱۴
32	دعائے معرفت	۱۵
50	ولایت نماز، روزے اور حج کی کنجی ہے	۱۶
51	ولایت اہلبیت (ع) ہر صورت لازم ہے	۱۷
52	اس کی بنیاد پانچ پر قائم و دائم ہے	۱۸
53	پیغمبر اسلام ﷺ نے غدیر کے میدان میں لوگوں کو نماز، روزہ، حج کے احکامات کیلئے جمع نہیں کیا تھا	۱۹
54	سچے امام کی پیروی کے بغیر عبادت قبول نہیں ہوتی	۲۰
54	حضرت محمد ﷺ کے ذریعہ نماز قائم ہوتی ہے اور حضرت علی علیہ السلام کے ذریعہ کامیاب و کامرانی ہوتی ہے	۲۱
55	وہ کون سی نعمت ہے جس کی لوگ معرفت رکھتے ہیں پھر انکار کرتے ہیں؟	۲۲
57	اے علی علیہ السلام! جو کوئی تمہاری ولایت کے بغیر اعمال بجالائے گا تو وہ اس کے اعمال بھی ضبط کر لے گا	۲۳

59	جو لوگ کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھتے ہیں کثرت سے نمازیں بھی ادا کرتے ہیں مگر ہمیں امام برحق تسلیم نہیں کرتے نہ ہماری معرفت حاصل کرتے ہیں اور نہ ہی ہماری طرف رجوع کرتے ہیں وہ سب لوگ مشرک ہیں	۲۴
60	حقیقی مفہوم اسلام کیا ہے؟	۲۵
61	اسلام سے مراد ولایت اہل بیت (ع) اور معرفت اہل بیت (ع) ہے	۲۶
62	مومن اپنا دین رب سے لیتا ہے۔ اے لوگو! دین اسلام اختیار کرو کیونکہ اس میں گناہ کرنا بے دینی کی نیکی سے بہتر ہے	۲۷
63	ولایت علی (علیہ السلام) کے بغیر کیا گیا ہر عمل باطل ہے	۲۸
63	میں (علی (علیہ السلام)) دین ہوں	۲۹
65	اے لوگو! اس بات کو نہ بھولنا کہ تمہارے دین کو علی (علیہ السلام) کی امامت سے کمال بخشا گیا ہے	۳۰
67	اگر تم لوگ اور زمین کی تمام مخلوق بھی کافر ہو جائے تب بھی خدا کا کچھ نہیں بگڑے گا	۳۱
68	جنت ہر اس مومن کیلئے ہے جو معرفت آئمہ علیہم السلام رکھتا ہے	۳۲
69	خطبہ معرفت بالنورانیہ	۳۳

83	ہماری معرفت بالنورانیہ ہر مؤمن و مؤمنہ پر واجب ہے	۳۴
84	اقام نماز سے مراد خداوندی یہ ہے کہ میری ولایت کو قائم کریں	۳۵
85	مؤمن کی تعریف	۳۶
95	ہمیں صرف اللہ نہ کہو باقی جو تمہاری مرضی کہہ لو	۳۷
99	حاصل نظر خطبہ معرفت بالنورانیہ	۳۸
103	کلام حضرت شمس تبریزیؒ	۳۹
109	جس نے اقرار نبوت ﷺ کے بعد علیؑ کی امامت کا انکار کر دیا گویا کہ اس نے نبوت اور توحید دونوں کا انکار کر دیا	۴۰
111	یاد رکھیں شہادت ولایت علیؑ متقین کیلئے لازم کلمہ ہے	۴۱
113	ارکان اسلام کیا ہیں؟	۴۲
114	اسلام کے تین بنیادی ستون ہیں	۴۳
116	حاصل نظر	۴۴
117	لفظ (مقرونان) کی تشریح	۴۵
119	کسی بندے کا ایمان بغیر ولایت علیؑ قبول نہیں کیا جائے گا	۴۶

۴۷	جس نے میری ولایت میں شک کیا اس نے اپنے ایمان کو مشکوک کیا	120
۴۸	خطبہ غدیر خم سے اقتباس	121
۴۹	علیؑ سے وہی بغض رکھے گا جس کی ولادت کی اصل میں خباثت ہوگی	126
۵۰	حضرت علیؑ مثلِ قل هو اللہ احد ہیں	127
۵۱	حضرت علیؑ کا شرک خدا کا شرک ہے	127
۵۲	حضرت علیؑ ہی ذکر، ایمان قرآن اور صراطِ مستقیم ہیں	130
۵۳	حضرت علیؑ کو امیر المؤمنین کب کہا گیا؟	131
۵۴	ميثاقِ نبی آدمؑ	132
۵۵	ميثاقِ انبیاء علیہ السلام	133
۵۶	ولایت علیؑ کو اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کرام علیہ السلام کے صحائف میں لکھ دیا ہے	133
۵۷	ميثاقِ النین سے مراد ولایت علیؑ ہے	134
۵۸	اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام سے ميثاق اور عہد ولایت علیؑ پر لیا تھا	135
۵۹	حضرت علیؑ کے چہرہ پر نظر ڈالنا عبادت ہے اس کا ذکر بھی عبادت ہے	136

136	باب ۶ (مغفرت کا دروازہ) حضرت علیؓ ہیں	۶۰
137	تفسیر حضرت علامہ طالب جوہری مدظلہ العالی	۶۱
138	ابواب خدا سے مراد محمد و آل محمد علیہم السلام ہیں	۶۲
139	سورۃ مومنون کی آیت ۷۴ میں صراط سے مراد اہلیت علیہم السلام کی ولایت ہے	۶۳
139	حاصل نظر	۶۴
140	نباء عظیم سے مراد حضرت علیؓ ہیں	۶۵
140	میزان سے مراد حضرت علیؓ ہیں	۶۶
141	الحسنۃ سے مراد ولایت علیؓ ہیں	۶۷
141	ذکر اللہ حضرت علیؓ ہیں	۶۸
142	الصلوۃ (نماز) حضرت علیؓ ہیں	۶۹
145	توقیع مبارک حضرت سرکارِ حجتِ عجل فرجہ	۷۰
146	فضائل علیؓ میں شک کرنیوالا قیامت کے دن کس طرح محسوس ہوگا؟	۷۱
146	اذان امیر المؤمنین حضرت علیؓ ہیں	۷۲
148	حاصل نظر	۷۳
149	حقیقت نماز سے غافل لوگ کون ہیں؟	۷۳

148	بحث بشہدتہم قائمون	۷۴
149	آئمہ اہلبیت علیہم السلام کی ولایت لامتناہی حیات ہے	۷۵
150	ہماری خلقت بوجہ ولایت آئمہ اطہار (ع) پاک ہوئی	۷۶
151	حضرت علی علیہ السلام اور آئمہ اطہار علیہم السلام کی مودت کی وجہ سے عبادتیں شرف قبولیت کو پہنچیں گی	۷۷
152	اے اللہ کے ولی میرے اور اللہ کے درمیان کچھ گناہ ہیں؟	۷۸
152	لا الہ الا اللہ شرط کیساتھ ہے	۷۹
155	شہادات پر حضرت امام جعفر صادق علیہم السلام کا تاکید حکم	۸۰
157	سوال حلبی کیا میں نماز میں آئمہ اطہار علیہم السلام کے نام لے سکتا ہوں؟	۸۱
159	حضرت علی علیہ السلام کی مثال کعبہ کی ہے	۸۲
159	جو کعبہ سے منہ موڑے گا وہ اپنا دین کھوئے گا جو علی علیہ السلام سے منہ موڑے گا؟	۸۳
160	جو شخص ہم اہلبیت علیہم السلام سے دشمنی رکھے وہ کتے سے بھی زیادہ نجس ہے	۸۴
161	اذان و اقامت	۸۵
161	فصول اذان	۸۶

163	حی علی خیر العمل ولایت ہے	۸۷
164	اقامت نماز سے مراد حضرت علی <small>ؓ</small> کی ولایت کو قائم کرنا ہے	۸۸
165	دُعاء توجہ	۸۹
169	تشہد اور قنوت	۹۰
171	تشہد بحوالہ القطرہ من بحار	۹۱
174	تشہد میں ان علی <small>ؓ</small> ابن ابی طالب نعم المولیٰ باعث تعجب نہیں ہے	۹۲
175	اشعار امام شافعیؒ	۹۳
177	جب نمازی اپنی نماز میں حضرت علی <small>ؓ</small> پر صلوات بھیجتا ہے	۹۴
178	تسبیح جناب سیدہ سلام اللہ علیہا	۹۵
178	تعقبات نماز کی تاکید	۹۶
179	دُعاء سجدہ شکر	۹۷
180	سجدہ شکر کے بعد دُعاء	۹۸
181	زیارت حضرت رسول خدا <small>ﷺ</small>	۹۹
182	زیارت حضرت امام حسین <small>ؓ</small>	۱۰۰

183	زیارت حضرت امام رضا علیہ السلام	۱۰۱
183	زیارت حضرت سرکارِ حجتِ عجل فرحہ علیہ السلام	۱۰۲
185	ناصی کی نماز	۱۰۳
186	وہ کونسا قتل ہے جس کا قصاص نہیں ہے؟	۱۰۴
187	اختتام کتاب (التماسِ دُعا)	۱۰۵
188	ضروری نوٹ/ فتاویٰ جات	۱۰۶

اقتباسات

- ١ القرآن المبين يعني تفسير المتقين
مولانا سید (مولانا حسین کاظمی منہدی)
- ٢ تفسير كبير منهج الصادقين
مولانا فتح الرحمن کاشانی
- ٣ تفسير نور الثقلين
(المعتمد) العجلیل (العلامة) الخبیر (الشيخ) جبر علی ابن جمعة (العروسی) (العربی) فدی مره
- ٤ بحار الانوار
(العلامة) شیخ (الاسلام) محمد باقر (المجلی)
- ٥ مقدمه تفسير مرآة الانوار و مشکوة الاسرار
(العلامة) ابو الحسن (الترمذی) تلبیز زبیر (العلامة) مجلی
- ٦ تفسير البرهان
(العلامة) (المعتمد) (السید) قائم (البحرانی)
- ٧ اصول کافی
نقہ (الاسلام) ابو جعفر محمد بن یعقوب ابن اسماعیل (الکلبی) (الریزی)
- ٨ التفسير العیاشی
(المعتمد) (العجلیل) ابن نضر محمد بن معویہ بن جابر (الملی) سمرقندی
- ٩ تفسير الصافي
(العلامة) فیض (الدکاتانی)

- ۱۰ کتاب الامالی
(النفع النبی (النبی مفر)
- ۱۱ الاحتجاج
(العلامہ اُمّی منصور (محمد بن علی بن ابی طالب (الطبری
- ۱۲ کمال الدین و تمام النعمه
(العلامہ ابو جعفر محمد بن علی بن احمد بن بابویہ (النفع النبی (الجلیل (الصدوق
- ۱۳ مفاتیح الجنان
نقۃ (المحدثین (الرحمن (الجامع (النفع النبی (جہان فی
- ۱۴ اساس عزاداری (اردو)
علامہ (المیر محمد ابو الحسن (الموسوی (المہدی مدظلہ (العالمی
- ۱۵ تاریخ سندہ (اردو)
عبد الرحمن فردوسی
- ۱۶ تجلیات حکمت
میر (صفر ناظم زلوفہ فی
- ۱۷ وسائل الشعیہ
(العلامہ (النفع محمد بن (الحسن (الشمس (العالمی
- ۱۸ امالی
(العلامہ (نفع صدوق
- ۱۹ الاختصاص
(العلامہ (نفع (النبی

۲۰ الحیاة

محمد رضا (العلمی) محمد (العلمی) علی (العلمی)

۲۱ صحیفۃ المہدی

(الشیخ جمیل اللہ علی)

۲۲ مستدرک الوسائل

(العلامة الحاج مرزا حسین النوری الطبرسی قدس سرہ)

۲۳ مکتب رسول

(اسناد محمد قرآنی)

۲۴ کنز العمال

(العلامة علی قرطبی)

۲۵ جامع الاخبار

(العلامة شیخ صدوق)

۲۶ تفسیر القمی

(العلامة علی بن ابرہیم النعمانی)

۲۷ عقیدت جاوداں (اردو)

(اسناد نور جلالی)

۲۸ شعرائے اردو اور عشق علی (اردو)

(علامہ ضیاء الحق نقوی مرقدہ العالی)

۲۹ صحیفۃ الابرار

(العلامة عبد اللہ مامقانی)

٣٠ مشارق انوار اليقين في اسرار المير المؤمنين (ع)

(الحافظ رجب البرسي)

٣١ الروضة من الكافي (الجز الثامن)

نقد العلامة آية الله العظمى محمد بن باقر (صاحب الكافي) الشافعي ٣٢٨/٣٢٩ هجري

٣٢ بصائر الدرجات الكبرى في فضائل آل محمد (ع)

(العلامة ابو جعفر محمد بن الحسن بن فروخ) الشافعي ٢٩٠ هجري

من (صاحب الامام) الحسن (العسكري) (ع)

٣٣ حق اليقين

(العلامة مير جعفر الله شير مجلهي ثاني)

٣٤ كفاية الموحدين

(العلامة مير اسماعيل طبرسي نوري)

٣٥ حديقه الشيعة

(العلامة محمد بن محمد مفردي لرويني)

٣٦ تفسير فروات

(العلامة فرات بن الزعيم الكوفي)

٣٧ شهادات ولايت علي (ع) (أردو)

مولانا نذر حسين فخر (عظمي) (الله مقامه)

٣٨ احسن الحديث (أردو)

علامه طالب جوهری مدظلہ العالی

٤٩ القطرة من بحار

(العلامة محمد رضي الدين المستنير)

٥٠ الزام الناصب في اثبات الحجة الغائب عجل فرجه

(العلامة الشيخ الفقيه والمحقق العامي الشيخ علي النجاشي العامري الشافعي ١٣٣٣ هـ)

٥١ سفينة البحار ومدينة الحكم والأثار

(المحقق المصنف العامي الشيخ محمد باقر المجلسي العامري الشافعي)

٥٢ من لا يحضره الفقيه

رئيس المحققين (المحقق المصنف المصنف محمد بن علي بن الحسين بن بابويه الشافعي ٣٨١ هـ)

٥٣ التوحيد

(الشيخ الجليلي المصنف)

٥٤ تهذيب الاحكام

(العلامة شيخ طوسي)

٥٥ وسائل الشيعة الى تحصيل مسائل الشريعة

(العلامة المصنف المصنف محمد بن الحسين العاملي الشافعي ١١٠٤ هـ)

٥٦ اسلامي نماز (أردو)

(العلامة محمد باقر بن محمد بن علي الشافعي)

٥٧ نماز شيعه مترجم جديد معه اصول دين و فروع دين و ديگر

ضروري مسائل مطابق فتاوى حضرات علماء كرام نجف

اشرف (أردو)

(العلامة العامي ميرزا رفيع الدين علي شاه (أستاذ باكستان) الشافعي)

٥٨ المبسوط في فقه الاماميه

النسخ الطائفه التي جمعها محمد ابن الحسن بن علي الطوسي ° (الوفاء ٦٠٤ هـ)

٥٩ احكام الشعية مطابق بفتاوى حضرت آية الله المرجع

الدینی میرزا احسن الخاثری الاحقاقی (اردو)

منزله: علامہ محمد حمزہ (المابقی التبعی) (جلد الثانی) مقامہ

۶۰ اسرار نماز کی تجلی (اُرو)

محرمه الاسلام محمد بن فرانس فرجه تار احمد

۶۱ احقاق الحق و ابطال الباطل (اردو)

العلامة المجابر محمد أبو الحسن الموسوي (المتهدي) عليه السلام (العالي هجري وروسي المؤمنين).

٢٢ الغدير في الكتاب والسنة والادب

العلامة المجاهد عبد الحميد أحمد الأحمدي النجفي

٦٣ الكنى واللقاب

العلامة شيخنا عباس القمي

۶۴ خاشعین کی نماز (اردو)

والعلامه آیت (اللہ) مہر محمد ابی سید عبد الحمید، متقی

٢٥. رسوم الشعيه في ميزان الشريعة بجواب اصلاح الرسوم

الظاهرة بكلام العترة الطاهرة (اردو)

العلامة محمد حمدين المايني النجفي اعلى مقامه

٢٢ نهج البلاغه

(العلامة محمد رضى)

Nahjul Balagha of Imam Ali (A.S) ۶۷
Ali Naqi-un-Naqvi

۶۸ رسالہ ”لسان صدق“ اسلام آباد ماہ اپریل 2003ء

مدیر اعلیٰ: علامہ (مجاہد محمد زبیر) (الرئیس) (الموسم) (المستہدی) (ول) (نذ) (العالمی)

۶۹ نماز سے کہو (اردو)

طبیعی (اشری) (اردو ترجمہ: ڈاکٹر گلزار خاں)

۷۰ نماز مع ادلة عقلیہ و نقلیہ (اردو)

مولانا نذیر حسین فر دین (آغاوی) (علی) (المستہدی) (ول) (نذ) (العالمی)

تمہید

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

آج جس موضوع پر قلم اٹھا رہا ہوں وہ اصول دین کے بعد فروعات دین کا اول اور اہم ترین رکن ہے یعنی ”نماز“۔ اگرچہ اسلامی عبادات میں نماز کا رتبہ اور اہمیت کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے۔

ضرورت اس امر کی محسوس کی گئی ہے کہ مؤمنین کیلئے نہ صرف نماز بلکہ ارکان نماز میں ائمہ اطہار (ع) کی گواہی کتنی اہم اور ضروری ہے۔ مؤمنین ائمہ (ع) کے فرمودات کی روشنی میں اچھی طرح سمجھیں اس عنوان جیسا کہ نام سے عیاں ہے (إثبات الشَّهادة الأئمة علیہم السلام فی الصَّلوة) اس کتاب میں نہ صرف اس مسئلہ پر بلکہ مندرجہ ذیل امور پر بھی خاص توجہ دی گئی ہے۔

I: اس میں تمام احکام و مسائل کو عام فہم الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

II: مندرجہ بالا مسئلہ کا حل پیش کرتے وقت معتبر شیعہ کتب ہی سے استفادہ کیا گیا ہے اور ان کے مکمل حوالہ جات کو درج کر دیا ہے تاکہ متلاشیان حق کیلئے کوئی ابہام باقی نہ رہے۔

III: عبارات کو نقل کرتے وقت قطع و برید سے مکمل گریز کیا گیا ہے کیونکہ یہ

سکین بدیانتی ہے جس کا مرتکب ملعون ابن ملعون ہے۔

نماز میں ارکان و احیہ کے حقیقی مفہوم کو بھی اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی

ہے اگرچہ فقط موضوع ”نماز“ پر بیسیوں تصانیف موجود ہیں جن میں صرف اور صرف شرعی احکام اور فقہی مسائل ہی درج ہیں۔ ان کتب میں کہیں قرآنی تعلیمات کا نقد ان نظر آئے گا تو کہیں فرامین ائمہ (ع) سے چشم پوشی دکھائی دیتی ہے اور کہیں اصل عبارات سے حوالہ جات حذف شدہ ہیں۔

خود اس تصنیف سے متعلق بھی یہ دعویٰ ہرگز نہیں کہ یہ حرف آخر ثابت ہوگی۔ نقد و جرح کی گنجائش اس میں بھی باقی ہو سکتی ہے۔ تاہم ہر ممکن کوشش کی گئی ہے کہ مقصد کو ملحوظ رکھ کر جو کچھ بھی لکھا جائے قرآن و حدیث، تعلیمات ائمہ (ع) اور مستند شیعہ لٹریچر کے حوالہ سے لکھا جائے۔

بہر کیف امید کرتا ہوں کہ مؤمنین کو ارکان نماز میں آئمہ (ع) کی گواہی کے ثبوت میں خاطر خواہ حد تک مواد ضرور ملے گا اور حقیقی معنوں میں نماز کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔

دعا ہے کہ بندہ کا ناچیز اقدام بارگاہِ احدیت میں اور ولی عصر حضرت جیہ ابن الحسن العسکری (ع) کی نظر میں مورد قبولیت ہو۔

غفر اللہ لنا ولکم

والسلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سید تقی حسن گردیزی

ملتان (پاکستان)

۱۲ محرم (الہجرۃ) ۱۴۲۴ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال قلت لأبي عبد الله (ع)..... فإذا

قال أحدكم: لا إله الا الله محمد رسول

الله - فليقل على أمير المؤمنين (ع)

(دیکھو الاحتجاج طبرسی جلد ۱ صفحہ ۱۵۸)

ترجمہ: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب بھی کوئی انسان

لا إله الا الله محمد رسول الله. اپنی زبان پر جاری کرے تو اس پر لازم ہے فرض

ہے فوراً بلا فصل علیٰ امیر المؤمنین بھی زبان سے جاری کرے۔

کلمہ طیبہ:

لا إله الا الله محمد رسول الله - علی ولی

الله وصی رسول الله وخليفته بلا فصل -

خداوند عالم سورۃ مبارکہ الذاریات میں مقصد خلقت جن و انس بیان فرماتا ہے۔

وما خلقت الجن والانس الا ليعبدون

(آیت ۵۶)

اور میں نے نہیں پیدا کیا جنوں اور انسانوں کو مگر اس لیے کہ وہ میری عبادت

کریں۔ (ترجمہ: مولانا امجد حسین کاظمی مشہدی)

اس آیت میں عبادت سے مراد معرفت ہے۔

(دیکھو تفسیر منہج الصالحین ج: ۹ ص: ۵۰)

(وما خلقت الجن والانس) و نیا فریدیم پریان و آدمیانرا

(الا ليعبدون) و مؤید اینست قوله

(وما أمروا إلا ليعبدوا الله) ومجاهد (ليعبدون) رابمعى (ليعرفون)

فى كتاب علل الشرايع باسناد أبى عبد الله
عليه السلام قال: خرج الحسين بن على
على أصحابه فقال: أيها الناس ان الله
عز وجل ذكره ما خلق العباد الا ليعرفوه،
فاذا عرفوه عبدوا- فاذا عبدوه استغنوا بعبادته
عن عبادته من سواه- فقال له رجل: يا بن
رسول الله بأبى انت وأمى فما معرفة الله؟
فقال: معرفته أهل كل زمان امامهم الذى
تجب عليهم طاعته-

(تفسير نور الثقلين ج: ٥ ص: ١٣٢)

یہی روایت (بحار الانوار ج: ٢٣ ص: ٨٣) میں علامہ باقر مجلسی نے

باین الفاظ تحریر فرمائی ہے۔

أبى- عن أحمد بن ادريس- عن الحسين
بن عبيد الله- عن أبى عثمان- عن
عبد الكريم بن عبيد الله- عن سلمه بن
عطاء- عن عبد الله عليه السلام قال: خرج
الحسين بن على عليهما السلام على أصحابه
فقال: أيها الناس إن الله عز وجل ذكره
ما خلق العباد إلا ليعرفوه- فاذا عرفوه عبدوه

فاذا عبدوه استغنوا بعبادته عن عبادة
 ما سواه۔ فقال له رجل: يا بن رسول الله
 بأبى أنت وأمى فما معرفة الله؟ قال: معرفة
 أهل كل زمان إمامهم الذى يجب عليهم
 طاعته۔

ترجمہ: ہاں! حضرت امام ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت ہے اے لوگو! خدا
 نے آدمیوں کو اپنی معرفت کیلئے خلق کیا ہے جب وہ پہچان لیں گے تو عبادت
 کریں گے جب اس کی عبادت کریں گے تو دوسروں سے بے نیاز ہو جائیں
 گے۔ ایک شخص نے عرض کی فرزند رسول: میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ خدا
 کی معرفت کیا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا ہر زمانہ کے لوگوں کی اپنے امام علیہ السلام
 کی معرفت کہ جس کی اطاعت ان پر واجب ہوتی ہے۔

وفى اكمال الدين عن الرضا عليه السلام قال
 قال رسول الله ﷺ اناس يدمن خلق الله
 وانا خير من جبريل واسرافيل وحملة العرش
 والملائكة المقربين وانباء الله المرسلين
 وانا وعلى ابوا هذا الامة من عرفنا فقد عرف
 الله ومن انكرنا فقد انكر الله عز وجل
 الخ۔

(مقدمہ تفسیر مرآة الانوار و مشکوٰۃ الاسرار ص: ۲۲)

ترجمہ: کتاب اکمال الدین میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ

ختمی مرتبت حضرت محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے ہماری
(محمدؐ و علیؑ) کی معرفت کی اس نے اللہ کی معرفت کی جس نے ہمارا انکار کیا اس
نے اللہ کا انکار کیا۔

(تفسیر البرہان ج: ۲ ص: ۵۲)

محمد بن یعقوب عن الحسن بن محمد
الاشعری، و محمد بن یحییٰ جمیعاً عن
احمد بن محمد بن یحییٰ عن اسحق، عن
سعدان بن مسلم۔ عن معاویہ بن عمار۔ عن
ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قول اللہ عزوجل
وللہ الاسماء الحسنیٰ فادعوه بها قال نحن
واللہ الاسماء الحسنیٰ التی لا یقبل اللہ من
العباد الا بمعرفتنا۔

ترجمہ: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خداوند کا قرآن کریم میں
ارشاد ہے ”اور اللہ کیلئے ہیں اسماء الحسنیٰ (خوبصورت نام) اللہ کو بلانا ہو تو ان کے
ذریعے سے پکارو۔ اللہ کی قسم ہم اسماء الحسنیٰ ہیں۔ ہماری معرفت کے بغیر اللہ کسی کا
کوئی عمل قبول نہیں کرے گا۔

یہ روایت من وعن (اصول کافی کتاب التوحید ج: ۱ ص: ۱۹۶ میں موجود ہے۔ مزید

دیکھو تفسیر العیاشی ج: ۲ ص: ۴۲۔ بحار الانوار ج: ۱۹ ص: ۶۳ تفسیر الصافی

ج: ۱ ص: ۶۲۸ تفسیر مرآۃ الانوار ص: ۲۲)

خداوند عالم نے جنوں اور انسانوں کو نہیں پیدا کیا مگر اس لیے کہ وہ میری

معرفت کریں جیسا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا فما معرفة الله؟ اللہ کی معرفت کیا ہے؟ آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا ہر زمانے کے لوگوں کی اپنے امام کی معرفت کہ جس کی اطاعت ان پر واجب ہے۔

☆ معلوم ہوا خداوند عالم نے انسانوں کو فقط معرفتِ معصومین علیہم السلام کیلئے خلق فرمایا ہے۔ اگر ہمیں ان ہستیوں (یعنی معصومین علیہم السلام) کی کما حقہ معرفت ہے تو پھر ہمارا ہر عمل بارگاہِ ایزدی میں قابلِ قبول ہوگا بصورتِ دیگر نمازیں، روزے، حج، زکوٰۃ سب رائیگاں چلے جائیں گے کیونکہ اساسِ اسلام محبتِ اہل البیت علیہم السلام ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

لکل شیء اساس و اساس

الاسلام حبنا اهل البيتؑ

ملاحظہ فرمائیں: (بحار الانوار ج: ۲۷ ص: ۹۱)

ترجمہ: ہر شے کی اساس ہے اور اساسِ اسلام ہم اہلیت کی محبت ہے۔

☆ محبت و مودتِ اہلیت ہی درحقیقت اساس (بنیاد) اسلام ہے بلکہ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

عن أبي بصير قال سمعت أبا عبد الله عليه

السلام يقول: يا ايها الذين آمنوا ادخلوا في السلم كافة ولا تتبعوا خطوات الشيطان۔ قال أتدرى ما السلم؟ قال: قلت انت أعلم قال: ولاية على والائمة الاوصياء من بعده، قال: خطوات الشيطان واللہ ولاية فلاں وفلاں۔

ملاحظہ فرمائیں: (تفسیر العیاشی ج: ۱ ص: ۱۰۲ بحار الانوار ج: ۴ ص: ۱۲۳)

تفسیر البرہان ج: ۱ ص: ۲۰۸ تفسیر الصافی ج: ۱ ص: ۱۸۲)

ترجمہ: حضرت ابوبصیر سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے اس آیت کے متعلق ارشاد فرمایا جس میں خدا فرماتا ہے: اس میں اسلام سے مراد کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ علی ﷺ اور آئمہ (ع) کی ولایت کا اقرار کرنا اور شیطان کی پیروی سے مراد فلاں اور فلاں کی سیرت پر عمل پیرا ہونا ہے۔

☆ آئمہ اطہار (ع) کی ولایت کا اقرار درحقیقت اسلام ہے اور ان معصومین (ع) کی محبت اساس (بنیاد) اسلام ہے اور ان (ع) کی معرفت میں کیا گیا ہر عمل عبادت ہے۔ لہذا کسی بھی شخص کا بن معرفت اہلیت ں عمل صالح اور کثیر عمل ہرگز ہرگز باعث نجات نہیں ہے۔

حضرت امام جعفر صادق (ع) سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے

آنحضرت ﷺ سے روایت کی ہے کہ

عده من اصحابنا عن احمد بن محمد عن
 بعض من رفعه عن ابی عبد اللہ علیہ السلام
 قال وقال رسول اللہ ﷺ إذا رأيتم الرجل
 كثير الصلاة وكثير الصيام فلا تباهاوا به حتى
 تنظروا كيف عقله۔

(دیکھو اصول کافی ج: ۱ ص: ۳۱)

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم کسی مرد کو زیادہ نماز اور روزہ رکھتا
 ہوادیکھو اس پر فخر و مباہات نہ کرنا جیسا کہ اس کی عقل (معرفت) کا تجزیہ نہ کرلو کہ
 کتنی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے میسر سے فرمایا:

قال لی أبو عبد الله جعفر بن محمد (ع)
 ما تقول فيمن لا يعمرى الله في امره ونهيه إلا
 انه يبرأ منك ومن اصحابك على هذا الأمر؟
 قال قلت: وما عسيت أن أقول وأنا
 بحضرتك؟ قال: قل: فلونى انا الذى
 آمرك۔ ان تقول: قال قلت هو فى النار: قال
 يا میسر ما تقول فيمن يدين الله بما تدينه به
 وفيه من الذنوب ما فى الناس إلا أنه محتنب
 الكبائر؟ قال: قلت وما عسيت أن أقول وأنا
 بحضرتك؟ قال: قل! فإنى أنا الذى آمرك

أَنْ تَقُولَ قَالَ: قُلْتَ: فِي الْجَنَّةِ -

(دیکھو کتاب امالی شیخ مفید ص: ۱۵۳)

اے میسر وہ لوگ جو عمل صالح کرتے ہیں مگر ہمارا مقام نہیں پہچانتے
جہنم میں ہوں گے اور وہ لوگ جو ارتکاب گناہ کرتے ہیں مگر ہمارا مقام پہچانتے
ہیں جنت میں ہوں گے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے زرارہ کو یہ دعا تعلیم فرمائی:

يَا زَرَّارَةَ إِنْ أَدْرَكَتْ ذَلِكَ الزَّمَانُ فَأَدُمُ

هَذَا الدُّعَاءُ "اللَّهُمَّ عَرَفْنِي نَعْبُكَ، فَإِنَّكَ إِنْ

لَمْ تَعْرِفْنِي نَعْبُكَ لَمْ أَعْرِفْ بَيْكَ: اللَّهُمَّ عَرَفْنِي

رَسُولَكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تَعْرِفْنِي رَسُولَكَ لَمْ

أَعْرِفْ حُجَّتَكَ اللَّهُمَّ عَرَفْنِي حُجَّتَكَ فَإِنَّكَ

إِنْ لَمْ تَعْرِفْنِي حُجَّتَكَ ضَلَلْتُ عَنْ دِينِي"

(دیکھو کتاب کمال الدین ج: ۲ ص: ۳۴۲، ۳۴۳)

ترجمہ: خداوند مجھے اپنی ذات کی معرفت عطا فرما اگر اپنی معرفت نہ کرائی

تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت نہ ہوگی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت عطا فرما۔ اگر نہ عطا کی

تو تیری محبت کو نہ پہچان سکوں گا اپنی حجت علیہ السلام کی معرفت عطا فرما اگر نہ کی تو

دین سے گمراہ ہو جاؤں گا۔

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے جناب کمیل ابن زیاد کو جو دعا تعلیم

فرمائی وہ دعائے کمیل کے نام سے مشہور ہے۔

يَا إِلَهِي وَسِيدِي وَرَبِّي أَتْرُكُ مَحْذِي بِتَارِكٍ بَعْدَ

توحيدك وبعد ما الطوى عليه قلبى من معرفتك

(دیکھو مفتاح الجنان ص: ۶۴)

ترجمہ: اے میرے معبود اور اے (میرے) آقا اور اے میرے رب کیا میں تجھے تیرے جہنم کی آگ سے اپنے اوپر عذاب کرتے دیکھوں جبکہ تیری وحدانیت پر ایمان لا چکا ہوں اور اس کے بعد جبکہ تیری توحید پر ایمان لا کر میرا دل تیری معرفت کا پیکر بن گیا ہے۔

آل محمد علیہم السلام کی معرفت کے بغیر نبی کریم ﷺ کی معرفت نہیں ہوتی اور جب حضرت محمد کی معرفت نہیں ہو سکتی بغیر معرفت آل محمد تو توحید کی معرفت کس طرح ممکن ہے۔ عدم معرفت کی بنا پر تمام اعمال رائیگاں چلے جائیں گے جبکہ آل محمد علیہم السلام کی معرفت کیساتھ کیا گیا۔ فروعات دین (نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، خمس، جہاد) کا ہر عمل بارگاہ ایزدی میں شرف قبولیت کو پہنچے گا۔

علامہ محمد ابوالحسن الموسوی المشہدی دام ظلہ نے اپنی تالیف اساس عزاداری میں خوبصورت بات لکھی ہے کہ ”نماز ابلیس نے لاکھوں سال پڑھی لیکن امام منصوص من اللہ (خلیفہ رسل) کی عدم معرفت کی بناء پر اس کی تمام نمازیں رائیگاں چلی گئیں اور وہ لعنتی و جہنمی ہے۔ اور وہب بن عبد اللہ کلبی جسے ایک نماز بھی پڑھنے کا موقع نصیب نہ ہوا بعد نماز ظہر امام حسین (ع) کی خدمت

میں آ کر عیسائی مذہب ترک کر کے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوا اور نماز عصر سے پہلے امام حسین علیہ السلام پر قربان ہو گیا اس کے جنتی ہونے میں کسی کو شک و شبہ کی گنجائش نہیں یعنی نماز پڑھے بغیر نجات ممکن ہے (بشرطیکہ اللہ کی نافرمانی کا حکم نہ ہو) اور صرف محبت حسین (ع) نجات کیلئے کافی ہے۔ دین کی بقاء کا سبب نماز نہیں دین کی بقاء و دوام کا انحصار امام حسین علیہ السلام کی قربانی ذبح عظیم اور اس کے اثر اور تذکرہ (یادگار حسین (ع) و عزاداری حسین (ع)) سے ہے اگر دین اسلام (اللہ تعالیٰ کا دین) ہی نہ ہو تو نماز چہ معنی دارد اور پھر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد لکھتے ہیں کہ

ان فوق كل عبادة وجنا اهل البيت افضل العبادة

(بحار الانوار ج: ۲۷ ص: ۹۱)

تمام عبادات سے افضل و مافوق بھی عبادت ہے اور وہ حب اہلیت (ع) افضل عبادت ہے یعنی تمام عبادات سے افضل عبادت حب اہلیت (ع) ہے یہی مودت اہلیت (ع) یہی اساس العبادات اور روح العبادات ہے۔ نماز عبادت ہے مگر سفر میں قصر ہو سکتی ہے اور بعض حالات میں بعض افراد پر ساقط بھی ہو سکتی ہے اور قضا بھی ہو سکتی ہے۔ نابالغ پر فرض نہیں ہے۔ روزہ عبادت ہے مگر مریض قضا بھی کر سکتا ہے اور مسافر قصر کر سکتا ہے۔ سفر سے واپسی پر رکھ سکتا ہے۔ حج عبادت ہے مگر صرف صاحب استطاعت پر فرض ہے۔

زکوٰۃ اور خُمس صاحب نصاب پر واجب ہے۔ جیسا کہ علامہ سید بوعلی شاہ

زیدی مدظلہ فرماتے ہیں: نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور جہاد سب سے اہم اور فرض

ہے۔ نماز بعض دنوں میں عورتوں سے ساقط ہو جاتی ہے نابالغ پر واجب نہیں۔ سفر میں قصر ہو جاتی ہے۔ روزہ مسافر و مریض پر قصر ہوتا ہے۔ نابالغوں پر واجب نہیں۔ زکوٰۃ اگر مال نصاب سے کم ہو تو معاف ہے یا واجب نہیں۔ حج بغیر استطاعت کے واجب نہیں۔ نابالغ پر واجب نہیں۔ جہاد بوڑھے نابالغ مریض و لاچار اور لنگڑے لو لے واندھے پر واجب نہیں۔ عورتوں پر جہاد حرام ہے۔ لیکن حُبِ اہلیت (ع) ولایتِ اہلیت (ع) ہر حال میں واجب ہے ہر مرد ہر عورت پر جوانی میں بڑھاپے میں صحت میں بھی اور حالتِ مرض میں بھی سفر میں حضر میں غریبی میں بھی اور تو نگری میں بھی یہ وہ فریضہ واجبہ ہے جو کسی حالت میں نہ معاف ہے اور نہ قضا نہ قصر اگر اک لمحہ ایک سانس کی دیر میں ولایتِ علی امیر المؤمنین (علیہ السلام) اور حب آل محمد (علیہم السلام) کا انکار ہو جائے۔ ایمان ختم ہو جاتا ہے۔ لہذا ولایتِ اہلیت (علیہ السلام) اساس اسلام اساس مذہب اساس دین اور روح عبادات ہے۔

کلبوڑہ خاندان کے فرمانروا نور محمد کلبوڑہ نے اپنے بیٹوں کو وصیت کرتے ہوئے کہا تھا کہ

محبتِ اہلیت (علیہ السلام) ہمیشہ وہمہ وقت یکساں

باشد

محبتِ ذوی القربیٰ فرضِ عین و عینِ فرض

(تلویح سندھ)

حضرت امام علی علیہ السلام کا فرمان ہے:

انما الائمة قوام اللہ علی خلقه وعرفانه علی
عباده ولا یدخل الجنة الا من عرفهم وعرفوه
ولا یدخل النار الا من أنکرهم وانکروه۔

ترجمہ: آئمہ (ع) ہی اللہ کی مخلوقات کیلئے اس کے نمائندے اور لوگوں کو اللہ
کی معرفت کرانے والے ہیں۔ جنت میں صرف وہی جاسکتا ہے جیسے یہ (آئمہ
اطہار (ع)) اور جو ان کی معرفت رکھتا ہوگا اور جہنم میں وہی جائے گا جو ان
علیہ السلام کا اور یہ جس کا انکار کریں گے۔

دوسرے مقام پر ایک اور واضح حضرت علی علیہ السلام کا فرمان ہے:

من مات منکم علی فراشه وهو علی معرفة
حق ربه وحق رسوله واهلیتہ مات
شہیداً واقع اجرہ علی اللہ واستوجب
ثواب مانوی من صالح عملہ وقامت النیة
مقام اصلاتہ لیسفہ۔
(دیکھو کتاب تجلیات حکمت)

ترجمہ: تم میں سے جو اللہ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اہلیت علیہم السلام کی
معرفت رکھتے ہوئے اپنے بستر پر مر (بھی) جائے تو وہ شہید ہوگا۔ اس کا اجر اللہ
تعالیٰ کے ذمہ ہوگا اور اس نے جن نیک اعمال کی (فقط) نیت بھی کر لی تھی اسے
اس کا بھی ثواب ملے گا اور اس کی نیت (اللہ کی راہ) تلوار اٹھانے کے برابر

ہوگی۔

☆ اسلامی عبادات میں کوئی بھی فریضہ ہو جب تک اللہ اس کے رسول ﷺ کے ساتھ اہلبیت علیہم السلام کی معرفت نہ ہو وہ مردہ کی حیثیت میں ہوگا۔ اس کی قدر منزلت قیمت کچھ بھی نہ ہوگی۔ اور اس اعتبار سے یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ اسلامی عبادات آل محمد علیہم السلام کی معرفت کے بنا بے روح ہیں۔ لہذا ہر گز ختمی مرتبت ﷺ کو اولایہ سوچنا چاہیے کہ میرے اسلام میں روح بھی ہے یا نہیں۔

بقول شاعر

زاہد تیری نماز کو میرا سلام ہے

بن حب اہلبیت علیہم السلام عبادت حرام ہے

المختصر بے کیف بے روح ہے، بے معنی ہے اور حرام ہے وہ

عبادت جس میں ولایت / حب اہلبیت علیہم السلام نہیں دیکھو

حاشیہ: ۱۔ کیونکہ اسلام کی بنیاد میں فروع دین کے ساتھ ولایت

بھی ہے۔

وعن عدة من أصحابنا عن سهل بن زياد عن

أحمد بن محمد بن أبي نصر عن مشني

الحناط عن عبد الله بن عجلان عن أبي
جعفر عليه السلام قال: بنى الاسلام على
خمس: الولاية والصلاة والذكاة وصوم شهر
رمضان والحج۔

(دیکھو وسائل الشعیہ ج: ۱ ص: ۱۰)

ترجمہ: حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا فرمان ہے: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں
پر ہے۔ دیکھو حاشیہ: ۲۔

ولایت اور نماز اور زکوٰۃ اور ماہ رمضان کے روزے اور حج۔

حاشیہ: برادران اہلسنت والجماعت نے بھی کہا ہے کہ ابن مسعود سے روایت
ہے کہ آل محمد علیہم السلام کی ایک دن کی محبت ایک سال کی عبادت سے بہتر
ہے۔ (دیکھو نور الابصار ص: ۱۰۳)

حاشیہ: ۲: اہلسنت کی معتبر کتاب کنز العمال میں ہے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اے علی علیہ السلام عریان ہے اس کا لباس تقویٰ ہے اور اس کے پر ہدایت اور
اس کی زینت حیا ہے اور اس کی آبادی ورع اور اس کا معیار نیک عمل اور اسلام کی
بنیاد میری اور میرے اہلبیت علیہم السلام کی محبت ہے۔

کتاب وسائل الشعیہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک حدیث میں
منقول ہے:

من دان الله بعبادة يجهد فيها نفسه ولا امام

لہ من اللہ فسحیہ غیر مقبول

ترجمہ: جو خدا پر ایمان رکھتا ہے جان گسل عبادت کرتا ہے لیکن منصوص من

اللہ امام پر اس کا ایمان نہیں ہے تو اس کی کوشش بے فائدہ ہے۔

☆ فروعات دین میں کوئی بھی عمل بغیر ولایت کے قبول نہیں۔

اصول کافی میں ہے کہ:

فمن لم يتولنا لم يرفع الله له عملاً

ترجمہ: جو شخص ہماری ولایت قبول نہیں کرتا خدا اس کے اعمال قبول نہیں کرتا۔

☆ پس فروعات دین کی قبولیت کیلئے ولایت شرط ہے۔

(ج: ۶ ص: ۲۱۸ اور ج: ۷ ص: ۱۰۳)

حضرت امام رضا علیہ السلام نے اپنے آبائے کرام کے واسطے سے حضور

پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث قدسی بیان فرمائی ہے کہ خدا نے فرمایا:

لا قبل عمل عامل منهم الا بالاقرار

بولايتہ مع نبوة احمر رسولی۔

(دیکھو امالی للشیخ صدوق ص: ۲۲۳)

ترجمہ: کہ میں کسی عمل کرنے والے کے عمل کو اس وقت تک قبول نہیں کرتا

جب تک وہ میرے رسول احمد مجتبیٰ کی نبوت کے ساتھ ولایت (علی علیہ السلام) کا

اقرار نہ کرے۔

☆ حدیث قدسی سے واضح ہے کہ خدا کسی بھی شخص کا عمل جیسا

کہ نماز بھی عمل ہے قبول نہیں کرتا جب تک نمازی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی

نبوت کیساتھ ولایت علی ابن ابی طالبؑ کا اقرار نہ کرے۔

آنحضرت ﷺ نے تو یہاں تک بھی ارشاد فرمایا ہے:

والذی نفس محمد ﷺ بیدہ لو ان احدہم

وافی بعمل سبعین نیا یوم القیامۃ

ما قبل اللہ منہ حتی یوافی بولایتی ولایۃ

علی بن ابی طالب علیہ السلام۔

(دیکھو تفسیر البرہان از علامہ ہاشم بحرانی ج: ۱ ص: ۲۷۹)

..... کتاب الامالی للشیخ مفید ص: ۷۵)

ترجمہ: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ اگر

کوئی شخص قیامت کے دن ستر نیوں کے عملوں (ثواب) کے ساتھ آئے تو خدا

اس کے عملوں کو کبھی قبول نہیں کرے گا۔ اگر وہ میرے ساتھ علیؑ کی ولایت کو

نہ مانتا ہو۔

شیخ مفیدؒ نے ایک کنیز خدا کا واقعہ لکھا ہے کہ اس نے امیر المؤمنین

کی مخصوص الفاظ میں تعریف کی تو اس سے پوچھا گیا:

”یا امة اللہ ومن هذا الذی لصفیۃ بہذہ الصفۃ؟“

قالت: ذالک امیر المؤمنین علی ابن ابی

طالب الذی لایجوز التوحید الابہ وبولایتہ“

(دیکھو الاختصاص ص: ۱۹)

ترجمہ: اے کنیز خدا: جن کے تو نے یہ اوصاف بیان کیے ہیں وہ کون ہیں؟

تو اس کنیز نے جواب دیا کہ اس سے مراد حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب

ﷺ ہیں کہ جن کے بغیر اور جن کی ولایت کے بغیر توحید بھی قبول نہیں۔

حضرت علیؓ کا فرمان ہے:

الامام علی (ع) أول الدين معرفته وكمال
معرفته التصديق به وكمال التصديق به

توحید ————— ۵۸

(دیکھو کتاب الحیاة ج: ۱ ص: ۱۲۰)

ترجمہ: دین کی ابتداء اس کی معرفت ہے۔ کمال معرفت تصدیق ہے۔ کمال
تصدیق توحید ہے۔

☆ دین کا آغاز اور ابتداء معرفت سے ہے۔ عروج معرفت
کمال معرفت تصدیق ہے جبکہ کمال تصدیق توحید ہے۔ توحید
ولایت امیر المؤمنین کے بغیر قبول ہی نہیں۔

آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

النبی (ص)۔ زید بن علی۔ عن آبائه علیہم
السلام۔ قال رسول الله (ص) رکعتان
خفيفتان فی [ال] تفکر خیر من قیام لیلة۔

(دیکھو کتاب الحیاة ج: ۱ ص: ۱۱۰)

دو مختصر رکعتیں (معرفت) کے ساتھ پڑھنا ایک مکمل قیام شب کی

عبادت سے بہتر ہے۔

اور حضرت علیؓ کا فرمان ہے:

الامام علی (ع) سکنوفی انفسکم معرفة

ماتعبدون حتی ینفعکم ماتحرکون من

الجوارح بعبادة من تعرفون۔

جسکی تم عبادت کرتے ہو اس کی معرفت حاصل کرو یہاں تک کہ جن

اعضاء کو اس کی عبادت کیلئے حرکت دیتے ہو وہ معرفت حاصل کر کے تمہیں نفع

دیں۔

اور ارشاد فرمایا:

الامام علی (ع) وقد سمع رجلاً من

الحرورية یتہجد ویقرء۔ فقال نوم

یقین خیر من صلاة فی شک۔

(دیکھو کتاب الحیاء ج: ۱ ص: ۱۰۹)

ترجمہ: خارجی نماز شب پڑھتا ہے فرمایا یقین کا سونا شک کی نماز سے افضل (بہتر) ہے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آبائے کرام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سے یہ حدیث بیان فرمائی ہے۔

(۱) الامام الصادق (ع) عن آبائه (ع) عن

النبی قال: ان ائمتکم قادتکم الی اللہ

فانظروا بمن تقفون فی دینکم و صلاتکم۔

(۲) الامام الصادق (ع) عن آبائه (ع) عن

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ائمتکم وفدکم الی اللہ

فانظروا بمن توفدون فی دینکم و صلاتکم۔

(الحیلة ج: ۱ ص: ۱۲۰)

ترجمہ: تمہارے امام خدا کی طرف سے تمہارے قائد ہیں۔ غور سے دیکھو اپنے دین اور نماز میں کس کی اقتداء کر رہے ہو۔

پھر فرمایا: تمہارے امام علیہ السلام خدا کے نزدیک تمہارے آقا ہیں۔ پس غور سے دیکھو کہ تم اپنے دین اور اپنی نماز میں کس کے پیچھے جاتے ہو۔

☆ تاریکیوں میں گھرا ہوا ہے وہ شخص جسے امام ع کی معرفت ہی نہیں اور وہ اس منکر کی طرح ہے جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر ہے۔

الحسین بن محمد عن معلى بن محمد عن
محمد بن جمهور عن فضالة بن ايوب عن
معاوية بن وهب عن ذريح قال سألت أبا
عبد الله عليه السلام عن الاثمة بعد النبي
عليه السلام فقال كان امير المؤمنين عليه السلام
إماماً ثم كان الحسن (ع) اماماً ثم
الحسين (ع) ثم كان علي بن الحسين (ع)
اماماً ثم كان محمد بن علي (ع) اماماً من
أنكر ذلك كان كمن أنكر معرفة الله تبارك
وتعالى ومعرفة رسوله صلی اللہ علیہ وسلم۔
(دیکھو اصول کافی ج: ۱ ص: ۲۵۶)

ترجمہ: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آئمہ (ع) کے متعلق پوچھا گیا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد علی علیہ السلام امام پھر حسن علیہ السلام امام پھر حسین علیہ السلام امام پھر علی بن الحسین علیہ السلام امام پھر محمد ابن علی علیہ السلام امام (اسی طرح سرکار حجت علیہ السلام تک تمام امام) جو ان کا انکار کرے وہ اس منکر کی طرح ہے جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت کا انکار کرے۔

الامام الباقر (ع) من مات ویس له إمام فموتہ
میتة جاهلیة ولا یعذر الناس حتی یعرفوا
إمامهم ومن مات وهو عارف الامامه
لا یضره تقدم هذا الأمر او تاخره ومن مات
عارفاً لإمامه کان کمن هو مع القائم (ع) فی
فسطاطه۔ احدهما (ع) لا یكون العبد مؤمناً
حتى یعرف الله ورسوله والائمة کلهم وامام
زمانه ویرد الیه یسلم له ثم قال: کیف یعرف
الاخر وهو یجهل الاول؟

(دیکھو کتاب الحیة ج: ۱ ص: ۱۲۶)

ترجمہ: حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا ارشاد ہے: جو شخص بغیر (معرفت) امام کے مر جائے جاہلیت کی موت مرا۔ اگر لوگ اپنے آئمہ (ع) کو نہ پہچانیں ان کا کوئی عذر قبول نہیں کیا جائے گا۔ جو امام کی معرفت حاصل کر کے

مرے اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ کیوں کہ اس نے حق کو پہچانا ہے اور اس کی پیروی کی ہے جو امام کو پہچان کر مرے وہ ایسے ہے جو امام قائم (ع) کیساتھ ان کے خیمے میں چلا گیا ہو،

دو اماموں میں سے ایک کا ارشاد ہے (حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) جب کوئی خدا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اماموں علیہم السلام کو نہ پہچان لے اور اس امام کی طرف لوٹ نہ جائے اس کے سامنے سر تسلیم خم نہ کرے وہ مؤمن نہیں ہو سکتا۔ پہلے تمام آئمہ علیہم السلام کی امامت کو مانے اور اپنے زمانہ کے امام کو بھی پہچانتا ہو۔

سرکارِ حجت علیہ السلام کی دعا معرفت سے حقیقت معرفت عیاں ہوتی ہے۔

حدثنا أبو محمد الحسين بن أحمد الملتب
قال: حدثنا أبو علي بن همام بهذا الدعاء،
وذكر أن الشيخ العمري قدس الله روحه
أملاه عليه وأمره أن يدعوبه وهو الدعاء في
غيبة القائم علیہ السلام۔

اللهم عرفني نفسك، فانك إن لم تعرفني نفسك
لم أعرف نبيك (۱)، اللهم عرفني نبيك فانك إن
لم تعرفني نبيك لم أعرف حجتك، اللهم عرفني
حجتك فانك إن لم تعرفني حجتك ضللت عن

دينى، اللهم لاتمتنى ميتة جاهلية، ولا تزغ قلبى
 بعد إن هديتنى، اللهم فكما هديتنى بولاية من
 فرضت طاعته على من ولا أمرك بعد رسولك
 صلواتك عليه وآله حتى واليت ولاية أمرك أمير
 المؤمنين والحسن والحسين وعلياً ومحمداً
 واجعزاً وموسى وعلياً ومحمداً وعلياً والحسن و
 الحجة القائم المهدى صلوات الله عليهم
 أجمعين - اللهم فثبتنى على دينك داستعملنى
 بطاعتك، ولين قلبى لولى أمرك، وعافنى مما
 امتحنت به خلقك، وثبتنى على طاعة ولى
 أمرك الذى سترته عن خلقك، فإذنك غاب
 عن بريتك، وأمرك ينتظر وأنت العالم غير معلم
 بالوقت الذى فيه صلاح أمر ولىك فى الإذن له
 بإظهار - أمره وكشف ستره، فصبرنى على ذلك
 حتى لأحب تعجيل ما أخرت ولا تأخير
 ما عجلت، ولا أكشف عما سترته، ولا أبحث عما
 كتمته، ولا أنازعك فى تدبيرك، ولا أقول: لم
 وكيف؟ وما بال ولى الأمر^(٢) لا يظهر؟ وقد
 امتلأت الأرض من الجور؟ وأفوض
 أمورى كله إليك -

اللهم إني أسألك أن تريني ولي أمرك
 ظاهراً نافذاً مع علمي بأن لك السلطان
 والقدرة والبرهان والحجة والمشئة
 والارادة والحوول والقوة، فافعل ذلك بي و
 بجميع المؤمنين حتى تنظر إلى وليك
 صلواتك عليه وآله ظاهر المقالة، واضح الد
 لالة، هادياً من الضلالة، شافياً من الجهالة،
 أبرز يارب مشاهدته، وثبت قواعده، واجعلنا
 ممن تقرر عينه برؤيته، وأقمنا بخدمته، وتوفنا
 على ملته، واحشرنا في زمرة.

اللهم أعذه من شر جميع ما خلقت وبرأت
 وذرات وأنشأت وصورت واحفظه من بين
 يديه ومن خلفه وعن يمينه وعن شماله ومن
 فوقه ومن تحته بحفظك الذي لا يضيع من
 حفظته به، واحفظ فيه رسولك ووصي
 رسولك. اللهم ومد في عمره، وزد في أجله
 وأعنه على ما أوليته واسترعيته، وزد في
 كرامتك له فانه الهادي والمهتدي والقائم
 المهدي، الطاهر التقى النقي الذكي الرضي
 المرضي، الصابر المجتهد الشكور

اللهم ولا تسلنا اليقين لطول الأمد في غيبته
 وانقطاع خبره عنا، ولا تسنا ذكره وانتظاره
 والايمان وقوة اليقين في ظهوره والدعاء له
 والصلاة عليه حتى لا يقنطنا طول غيبته من
 ظهوره وقيامه، ويكون يقيننا في ذلك كيقيننا
 في قيام رسولك صلواتك عليه وآله، وما جاء
 به من وحيك وتنزيلك، وقو قلوبنا على
 الإيمان به حتى تسلك بنا على يده مهاج
 الهدى والحجة العظمى، والطريقة
 الوسطى، وقونا على طاعته، وثبتنا على
 متابعتة^(١) واجعلنا في حزبه وأعوانه وأنصاره،
 والراضين بفعله^(٢) ولا تسلنا ذلك في حياتنا
 ولا عند وفاتنا حتى تتوفانا ونحن على ذلك
 غير شاكين ولا ناكثين ولا مرتايين
 ولا مـكـذـبـيـنـ

اللهم عجل فرجه وأيده بالنصر
 والنصرناصريه واخذل خاذليه وادمر على
 من^(٣) نصب له وكذب به، وأظهر به الحق،

وأمت به الباطل ^(٤)، واستنقذ به عبادك
 المؤمنين من الذل، وآنس به
 البلاد ^(٥)، واقتل به جابرة الكفر،
 واقصصم به رؤوس

(١) في بعض النسخ وعلى مطابعته، وفي بعضها على مشايعته،

(٢) في بعض النسخ، راغبين بعقله،

(٣) في بعض النسخ، دمدم على من، ودمدم عليه أى أهلكه،

(٤) في بعض النسخ، به الجور،

(٥) نعشه الله أى رفعه، وانتعش العائر: نهض من عشرته

الضلالة، وذلل به الجبارين والكافرين،
 وأبر ^(١) به المنافقين وجميع المخالفين
 والملحددين في مشارق الأرض ومغاربها،
 وبرهاو بحرهما، وسهلها وجبلها حتى لا تدع
 منهم دياراً ولا تبقى لهم آثاراً، وتظهر
 منهم بلادك، واشف منهم صدور عبادك،
 و جدد به مامتحي من دينك ^(٢)، وأصلح
 به مابدل من حكمك، وغير من سنتك
 حتى يعود دينك به وعلى يديه غضا ^(٣)،

جديداً صحيحاً لاعوج فيه ولا بدعة معه
 حتى تطفى ، بعدله نيران الكافرين ، فإنه
 عبدك الذي استخلصته لنفسك وارتضيته
 لنصرة نبيك ، واصطفيته بعلمك ، وعصمته
 من الذنوب وبرأته من العيوب ، وأطلعته
 على الغيوب ، وأنعمت عليه وطهرته من
 الرجس ونفите من الدنس -

اللهم فصل عليه وعلى آبائه الأئمة
 الطاهرين ، وعلى شيعتهم المنتجبين ،
 وبلغهم من آمالهم أفضل ما يأمّلون ،
 واجمل ذلك منا خالصاً من كل شك
 وشبهة ورباء وسمعة حتى لا نريد به غيرك
 ولا نطلب به إلا وجهك -

اللهم إنا نشكو إليك فقد نينا ، وغيبة ولينا ،
 وشدة الزمان علينا ، ووقوع الفتن [بنا] ،
 وتظاهر الأعداء [علينا] ، وكثرة عدونا ،
 وقلة عددنا -

اللهم فافرج ذلك بفتح منك تعجله، ونصر
منك تعزه^(٤)، وإمام عدل تظهره إله الحق
رب العالمين-

اللهم إنا نسألك أن تأذن لوليك في إظهار
عدلك في عبادك، وقتل أعدائك في بلادك
حتى لاتدع للجور يارب دعامة إلا قصمتها
ولا بنية أفنيتها، ولا قوة إلا أوهنتها، ولا ركنا
إلا هددته^(٥)، ولا حداً إلا فسلته، ولا سلاحاً إلا
أكلته^(٦) ولا راية إلا نكستها، ولا شجاعاً إلا
قتلته، ولا جيشاً إلا خذلته، وارمهم يارب
بحجر كالدماغ، واضربهم بسيفك القاطع،
وبيأسك الذي لاترده عن القوم المجرمين،
وعذب اعد وأعدا دينك وأعداء رسولك
وليك وأيدى عبادك المؤمنين-

اللهم اكف وليك وحجتك في أرضك هول
عدوه وكدمن كاده، وامكر من مكربه،
واجعل دائرة السوء على من أراد به سوءاً،

واقطع عنه مادتهم، وارعب له قلوبهم،
وزلزل له أقدامهم، وخذهم جهرة وبغته،
وشدد عليهم عقابك، واخزهم فى عبادك،
والعنهم فى بلادك، وأسكنهم أسفل نارك،
وأحط بهم أشد عذابك، وأصلهم ناراً واحش
قبور موتاهم ناراً، وأصلهم حر نارك، فانهم
أضاعوا الصلاة واتبعوا الشهوات وأذلوا عبادك

- | | |
|-----|--|
| (١) | أباره أى أهلك، والمببر: المهلك. وفى بعض النسخ وأفن، |
| (٢) | أى مزال وذهب منه، |
| (٣) | الغض: الطرى |
| (٤) | فى بعض النسخ و بصبر منك تيسره |
| (٥) | الهدية: الهدم والكس |
| (٦) | الحد: اليسف. والفل: الكسرو الثلمة، وما يقال بالفارسية (كند شدن وكند كردن) والكلل - بفتح الكاف. |

الهم وأحى بوليك القرآن، وأرنا نوره
سرمداً لأظمة فيه، وأحى به القلوب الميتة،
واشف به الصدور الوغرة^(١)، واجمع به
الأهواء المختلفة على الحق، وأقم به
الحدود المعطلة والأحكام المهملة حتى
لا يبقى حق إلا ظهر، ولا عدل إلا زهر، و
اجعلنا يارب من أعوانه ومقوى سلطانه^(٢)،

ولمؤتمرين لأمره، والراضين بفعله،
والمسلمين لأحكامه، وممن لا حاجة له به
إلى التقية من خلقك، أنت يارب الذى
تكشف السوء، واتجيب المضطر اذا دعاك،
وتنجى من الكرب العظيم، فاكشف يارب
الضرعن وليك، واجعله خليفة فى أرضك
كما ضمننت له.

اللهم ولا تجعلنى من خصماء آل محمد، ولا
تجعلنى من أعداء آل محمد، ولا تجعلنى
من أهل الحنق والغيط على آل محمد،
فانى أعوذ بك من ذلك فأعذنى، وأستجير
بك فـأجـرنـى.

اللهم صل على محمد وآل محمد،
واجعلنى بهم فائزاً عندك فى الدنيا والآخرة
ومن المـقـررين.

(١) الوغرة . بالتسكين: شدة توقد الحر. وفى صدره على وغر أى ضعف

والضعن الحقد والعداوة.

(٢) فى بعض النسخ، 'وممن يقوى بسلطانه،

راوى الشيخ الصدوق محمد بن على بن
 الحسين بابويه القمى المتوفى ٣٨١ فى
 كتاب كمال الدين وتمام النعمة ص: ٥١٢
 وكذا السيد ابن طاووس رضى الدين على بن
 موسى بن جعفر المتوفى ٦٦٤ فى كتاب
 جمال الأسوع ص: ٥٢٢ عن جده الاعلى
 لأمه شيخ الطائفة محمد بن الحسن
 الطوسى المتوفى ٤٦٠ فى كتابه مصباح
 المتعبد ص: ٢٦٩ والعلامة المجلسى فى
 البحار ج ٩٥ ص: ٣٢٧ وج ٥٣ ص: ١٨٧
 بعنوان التوقيع والبلد الأمين ص: ٣٠٦
 روى ان الشيخ العمرى املى هذا الدعاء
 على ابي على محمد بن همام **البغدادى**
 الذى والديدعاء الامام ابي محمد **العسكرى**
 عليه السلام يقرء ويدعوبهذا الدعاء فى غيبة
 القائم عجل الله فرجه الشريف والظاهر ان
 العمرى هذا هو عثمان بن سعيد النائب
 الخاص الاول لمولانا الحجة ارواحنا له
 الفداء والمعهود من الفواب عند النقل
 اذ الم يسمتوا المنقول عنه انه التوقيع ومن

الناحية المقدسة لانهم لم يختر عوامن
انفسهم شيئاً

(بحار الانوار ج ۹۵ ص ۳۲۴) (سماں الوبی جلد ۲ ص ۵۱۲)

ضروری نوٹ: کتاب صحیفۃ المہدی طبع ایران میں درج بالا حوالہ جات سے دعائے معرفت نقل کی گئی ہے۔ لیکن اس دعا کا ایک اہم حصہ حذف شدہ ہے جسے underline کر دیا گیا ہے۔ یہ فعل عمداً ہے۔ سہواً واللہ علم بالقواب (مصنف)

ترجمہ دعائے معرفت:

اے اللہ! تو مجھے اپنے نفس کی معرفت عطا فرما۔ اگر تو نے اپنے نفس کی معرفت عطائے کی تو میں تیرے نبی کی معرفت حاصل نہ کر سکوں گا۔ اے اللہ اپنے نبی کی معرفت عطا کر اگر تو نے اپنے نبی کی معرفت عطائے کی تو میں تیری حجت کی معرفت نہ حاصل کر سکوں گا۔ اے اللہ اپنی حجت کی معرفت عطا کر اگر تو نے اپنی حجت کی معرفت عطائے کی تو میں اپنے دین سے گمراہ ہو جاؤں گا۔

اے اللہ! مجھے جاہلیت کی موت نہ دے اور میرے قلب کو ہدایت کے بعد نہ پھیر۔ اے اللہ! جب کہ تو نے میری ہدایت کی ان کی ولایت کی طرف جن کی اطاعت مجھ پر لازم ہے جو تیرے رسول کے بعد تیرے امر کے ولی ہیں ان پر اور ان کی اولاد پر درود۔ یہاں تک کہ میں متمسک ہو گیا ہوں تیرے امر کے ولی امیر المؤمنین علیہ السلام اور حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام اور علی علیہ السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اور جعفر علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام اور علی علیہ السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور علی علیہ السلام اور حسن علیہ السلام اور حجۃ القائم مہدی علیہ السلام ان سب پر تیرا درود ہو۔ اے اللہ مجھے اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔ اپنی اطاعت پر ہر وقت آمادہ رکھ اور میرے قلب کو اپنے ولی کے امر کیلئے نرم رکھ۔ مجھے بچا ان آزمائشوں سے جن اللہ میں تو اپنی مخلوق کو مبتلا کرتا ہے اور مجھے ثابت قدم رکھ اپنے ولی کے امر کی اطاعت پر جن کو تو نے خلق کی نظروں سے پوشیدہ رکھا ہے اور جو تیرے اذن سے مخلوق سے غائب ہیں اور تیرے حکم کے منتظر ہیں اور تو عالم غیر معلم ہے۔ اس وقت کا جس میں تیرے ولی کے امور کی اصلاح ہوگی (اسباب ظہور درست ہوں گے) اور ظہور پر نور تیرے اذن سے ہوگا اور غیبت کا پردہ چاک ہوگا۔ پس مجھے ان امور میں صبر عطا فرما کہ میں ان چیزوں میں غلت نہ کروں جن کو تو نے مؤخر کیا ہے۔ ان میں تاخیر نہ کروں جن میں تو نے تعجیل پسند کی ہے اور نہ ان چیزوں کے پیچھے پڑوں جن کو تو نے پوشیدہ رکھا ہے اور نہ ان امور میں جن کو تو نے مخفی رکھا بحث میں پڑوں اور نہ تیری تدبیر میں تنازعہ کروں اور نہ (تیری قضا و قدر میں) کیوں اور کیسے کہوں اور نہ یہ کہ کیا وجہ ہے کہ صاحب امر ظہور نہیں کرتے، حالانکہ زمین ظلم و جور سے بھر گئی ہے اور میں نے اپنے تمام امور تیری طرف تفویض کر دیئے۔

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے اپنے ولی امر کے جمال بے مثال کی زیارت کرا جبکہ ان کے احکامات نافذ ہوں گے (ان کی حکومت قائم ہوگی) میں جانتا ہوں کہ تیرے لیے ہی دلیل و قدرت و برہان و حجت، مشیت و

ارادہ اور طاقت و قوت ہے۔ پس یہ لطف مجھ پر اور تمام مومنوں پر فرما کہ ہم سب تیرے ولی امر کی زیارت کریں تیرا درودان پر اور ان کی آل پر ہو۔ اس طرح ان کا فرمان ظاہر ہو۔ رہنمائی واضح ہو وہ گمراہی سے ہدایت کرنے والے اور جہالت کی بیماری سے شفاء دینے والے ہیں۔ اے رب ان مشاہدات کو آشکار کر ان کے ارکان حکومت کو مستحکم کر اور ہمیں ان لوگوں میں قرار دے جو ان کے جمال بے مثال کی زیارت کریں گے۔ اور ہمیں توفیق دے کہ ہم ان کی خدمت بجالائیں اور ان کے دین پر مریں اور ان کے زمرے میں محشور ہوں۔

اے اللہ! امام غائب کو ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھ جنہیں تو نے خلق کیا عدم سے وجود میں لایا پیدا کیا پُرورش کیا اور صورت دی اور امام کو بچا اس شر سے جو ان کے سامنے سے آئے دائیں سے بائیں سے آئے اوپر سے آئے نیچے سے آئے اپنی حفاظت میں رکھ کہ اس حفاظت میں آنے کے بعد کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا اور ان کے وجود کے ذریعے رسول اور وصی رسول کے احکامات کی حفاظت فرما اے اللہ امام عصر کی عمر طویل فرما ان کی حیات میں اضافہ فرما اور اپنی اس ولایت و حکومت میں جو تو عنایت کرے گا ان کی مدد فرما ان پر اپنا کرم فرما وہ ہادی، مہدی اور امر حق کو قائم کر نیوالا ہدایت یافتہ پاک، صاحب تقدیر، خالص و پاکیزہ خوشنود، پسندیدہ، صابر راہ خدا میں کوشاں اور شاکر ہیں۔

اے اللہ! ہمارے یقین کو ان کی مدت غیبت کی طوالت اور ان کے خبر کے منقطع ہونے کے باعث سلب نہ کر اور ان کی یاد میں اور ان کے انتظار کے

بارے میں یقین کامل، ان کے لیے دعا اور ان پر درود و سلام کے فریضہ کو ہمارے دل کو محو نہ کرنا یہاں تک کہ ہم ان کی طوالت غیبت کے باعث ان کے ظہور سے مایوس نہ ہو جائیں۔ اور ہمیں امام عصر کے قیام کا اسی طرح یقین کامل ہو جیسے ہمیں تیرے رسول ﷺ کے قیام کا یقین ہے اور جیسے ان چیزوں کا جو وحی اور نزول کے ذریعہ (حضور اکرم ﷺ تک) آئیں ہمارے قلوب میں (ان کے ظہور) کے ایمان کو قوی فرما۔ یہاں تک کہ تو ہمیں اس راہ پر چلا جو شاہراہ ہدایت، حجت عظمیٰ اور درمیانی راستہ ہے ہمیں ان کی اطاعت کی طاقت دے اور ان کی اتباع پر ثابت قدم رکھ۔ اور ہمیں ان کے لشکر ان کے دوستوں کی مددگاروں میں قرار دے۔ اور ان لوگوں میں قرار دے جو ان کے ہر عمل سے راضی ہو اور اس سعادت سے نہ ہمیں ہماری زندگی میں محروم رکھ۔ نہ مرتے وقت یہاں تک کہ جب ہمیں موت آئے تو ہم اس ایمان و یقین پر ہوں۔ نہ ہم شک کرنے والوں میں ہوں اور عہد شکنی کرنے والوں میں نہ سستی عمل کرنے والوں میں اور نہ تکذیب کرنے والوں میں ہوں۔

اے اللہ! ان کے ظہور میں تعجیل فرما اور ان لوگوں کی نصرت فرما جو ان کی مدد کریں۔ انہیں چھوڑ دے جو انہیں چھوڑ دیں۔ ان کو تباہ و برباد کر جو انجناب ﷺ سے دشمنی رکھیں اور ان کی تکذیب کریں۔ ان کے وجود اقدس سے دین حق کو ظاہر فرما۔ ان کے ذریعے باطل کا خاتمہ فرما۔ اور ان کے ذریعے مومنوں کو ذلت و خواری سے نجات دلا۔ شہروں کو ان کی برکت سے آمادہ فرما۔ ان کے

ہاتھوں کفر کے جباروں کو قتل کر۔ اپنوں کے روسا کی طاقت کو توڑ اور ان کے ذریعے جابرین و کافرین کو ذلیل فرما اور ان کے ذریعے منافقین عہد شکنی کرنے والوں اور تمام مخالفوں بے دینوں کو جو مشرق و مغرب، خشکی اور سمندر، بیابانوں اور پہاڑوں میں جہاں بھی رہتے ہوں تباہ و برباد کر دے۔ یہاں تک کہ نہ ان کے شہر بچیں اور ان کے آثار اور ان سے تیرے شہر پاک ہو جائیں۔ اور ان کے ناپاک وجود سے اپنے بندوں کے سینوں کو شفا بخش۔ (کیونکہ ان کا وجود مرض کی علامت ہے) اور جو چیزیں تیرے دین سے منادی گئی ہیں امام عصر کے ذریعے ان کی تجدید کر اور تیرے وہ احکام جو بدل دیئے گئے ہیں اور تیری وہ سنت جس میں تبدیلی کی گئی ہے امام عصر کے وسیلے سے ان کی فلاح فرما۔ یہاں تک کہ امام کے وجود کی برکت سے تیرا دین پھر سے تروتازہ اور صحیح و کامل ہو جائے۔ بغیر کجی اور بدعت کے قابل عمل ہو جائے اور ان کی حکومت عدل کے باعث کفر کی آگ بجھ جائے کیونکہ امام عصر تیرے وہ بندے ہیں جن کو تو نے اپنے لیے مخصوص کر لیا ہے اور اپنے نبی کی نصرت کیلئے پسند کیا ہے اور اپنے علم کیلئے چن لیا اور انہیں گناہوں سے محفوظ رکھا۔ اور ہر قسم کے عیوب سے مبرا رکھا اور اسرار غیب سے ان کو مطلع کیا اور ان پر اپنی نعمتیں نازل کیں۔ ان کو ہر نجس و نجاست سے پاک رکھا اور ہر طرح کے جہل اور عصیان سے طاہر رکھا۔

اے اللہ! درود بھیج ان پر ان کے آباء آئمہ طاہرین پر اور ان کے برگزیدہ شعویں پر اور ان کی امیدیں آرزو کو کامل فرما اور ہماری اس دعا کو ہر شک و

شبہ اور ریا کاری و خود نمائی سے پاک رکھ۔ یہاں تک کہ ہم تیرے علاوہ کسی غیر کا ارادہ نہ کریں اور صرف تیری رضا و خوشنودی طلب کریں۔

اے اللہ! ہم تیری بارگاہ میں فریاد کرتے ہیں اس بات کی کہ ہمارے درمیان ہمارے نبی بھی نہیں ہیں اور ہمارے سرپرست بھی غیبت میں ہیں۔ ہم زمانہ کی سختیوں اور آزمائشوں میں گھرے ہوئے ہیں۔ دشمن ہم پر غالب آ گئے ہیں۔ ہمارے دشمنوں کی کثرت ہے۔ ہماری تعداد کم ہے۔

پس اے اللہ! جلد اپنی طرف سے ہمیں ان مصائب سے نجات فرما اور امام عدل کے ذریعے ہمیں غلبہ عطا فرما۔ اے معبود برحق ہماری دعا قبول کر۔ اے اللہ! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ تو اپنے ولی کو اجازت دے کہ وہ اپنے بندوں میں تیرے عدل کا اظہار کریں اور تیرے دشمنوں کو قتل کریں یہاں تک کہ ظلم کا کوئی دعویدار باقی نہ رہے۔

اے اللہ! ظلم کے ستون مسمار کر دے اور ظلم کی بنیادوں کو فنا کر دے اور ان کے ارکان کو منہدم کر دے۔ اور ان کی تلوار کو کند کر دے اور ان کا اسلحہ ناکارہ کر دے۔ ان کا جھنڈا نیچے کر دے ان کے لڑنے والوں کو قتل کر دے۔ ان کے لشکر میں پھوٹ ڈال دے۔ اے رب سخت پتھروں کی ان پر بارش کر دے۔ اپنی تیز دھار تلوار سے ان پر ضرب لگا اور اپنے عذاب کی شدت کو قوم مجرمین سے نہ پھیر۔ اپنے اور اپنے ولی علیہ السلام اور اپنے رسول ﷺ کے دشمنوں اور اپنی ولی اور مومن بندوں کے ہاتھوں سے عذاب نازل فرما۔

اے پروردگار! تو اپنے ولی اور اپنی حجت کی زمین پر کفایت فرما اور ان کے دشمنوں کو خوف و ہراس سے ان کے حیلوں سے اور جو ان کے ساتھ مکرو فریب کرے تو اس مکرو فریب کا توڑ کر۔ جو امام قائم علیہ السلام کے ساتھ بدی کا ارادہ کرے تو اس کو بدی کے دائرے میں قید کر دے۔ ان کے وجود مبارک سے زمانے کے فتنے کو دور رکھ اور دشمنوں کے دلوں پر ان کا رعب و دبہ ڈال۔ ان کے دشمنوں کے اقدام کو متزلزل کر دے۔ ان کے دشمنوں کو سرگردان چھوڑ دے اور ان پر اپنا شدید عذاب و عتاب نازل فرما۔ اپنے بندوں میں ان کو ذلیل و رسوا کر۔ اپنے شہروں میں ان کیلئے لعنت قرار دے۔ اور جہنم کے انتہائی پست مقام میں ان کو ڈال دے۔ اور ان پر اپنا بدترین عذاب نازل فرما اور ان کو آگ سے باندھ دے اور ان کی اموات کی قبور کو آگ سے بھر دے اور انہیں آتش دوزخ سے باندھ دے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے نماز کو حقیر جانا۔ شہوات کا اتباع کیا اور تیرے بندوں کو ذلیل کیا۔

اے اللہ! قرآن کو اپنے ولی کے وسیلے سے زندہ کر دے۔ اور اس کے نور مبارک کو جو نورِ دائمی ہے اور جس میں تاریکی نہیں ہوتی ہمیں دکھا اور ان کے ذریعے مردہ دلوں کو زندہ کر۔ کینہ پرور سینوں کو شفا عطا فرما اور ان کے ذریعے مختلف خواہشاتِ نفسانی کو حق پر جمع فرما۔ ان کے ذریعے سے معطل شدہ حدود اور متروک احکام کو قائم فرما یہاں تک کہ حق ظاہر اور عدل قائم ہو جائے۔

اے پروردگار! ہم کو ان لوگوں میں قرار دے جو ان کی مدد کریں۔ ان

کی حکومت کے باعث تقویت اور ان کے احکامات کے فرمانبردار اور ان کے ہر فعل سے راضی۔ ان کے احکام کو تسلیم کرنے والے ہوں اور ان لوگوں میں سے ہوں جن کو تیری مخلوق سے تقیہ کی ضرورت نہ ہوگی۔

اے پروردگار! تو ہی ہر نقصان سے بچانے والا ہے اور مضطر کی دعا قبول کرتا ہے۔ عظیم قرب و تکلیف سے نجات دلانے والا ہے۔ پس اے رب اپنے ولی علیہ السلام سے ہر ضرر کو برطرف کر دے اور ان کو زمین پر اپنا خلیفہ قرار دے جیسا کہ تو نے ان کیلئے فیصلہ فرمایا ہے۔

اے پروردگار! مجھے آل محمد ﷺ سے جھگڑا کرنے والوں میں قرار نہ دے اور نہ دشمنوں میں قرار دے اور مجھے آل محمد ﷺ پر غضبناک ہونے والوں اور غصہ کرنے والوں میں قرار نہ دے۔ اے مالک ان باتوں سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں پس مجھے پناہ دے۔ تجھی سے فریاد کرتا ہوں۔ میری فریاد سن لے۔

اے اللہ! درود بھیج محمد ﷺ و آل محمد علیہ السلام پر اور مجھے ان کے ساتھ دنیا اور آخرت میں کامیاب فرما اور اپنی بارگاہ میں مقرب قرار دے۔

کتاب وسائل الشعیہ کی پہلی جلد میں اور مستدرک الوسائل میں اسلام کی بنیاد پر احادیث موجود ہیں ان سب میں فروعات دین کیساتھ ولایت کو اہم ترین بنیاد سمجھا گیا ہے۔ اس کی وضاحت پیش ہے جیسا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔ اسلام کی بنیاد نماز، زکوٰۃ، حج، روزے اور ولایت پر قائم ہے زرارہ نامی ایک شخص جو امام علیہ السلام کے بڑے صحابیوں میں شمار ہوتا

ہے۔ امام علیہ السلام سے دریافت کرتا ہے۔

قال زراره: فقلت وأى من ذلك افضل؟

فقال الولاية أفض لانها مفتاحين والوالی

هو الدليل علیہن۔

کہ ان بنیادوں میں سے کوئی سب سے زیادہ اہمیت کی حامل ہے؟

حضرت امام علیہ السلام فرماتے ہیں ولایت سب سے زیادہ اہم ہے اور پھر آپ

علیہ السلام نے اس کی وضاحت ان الفاظ میں فرمائی:

لانها مفتاحين والوالی هو الدليل علیہن

کیونکہ ولایت نماز روزے اور حج کی کنجی ہے۔

(وسائل الشیعیہ ج: ۱ ص: ۸)

وفی الخصالکن محمد بن الحسن عن سعد

بن عبد اللہ عن احمد بن محمد بن عیسیٰ

عن القاسم بن الحسن بن علی بن یقطينعن

ابن أبی نجران و جعفر بن سلیمان حمیماً

عن العلابن رزین عن ابی حمزہ الشمالی

قال: ابو جعفر علیہ السلام: نبی الاسلام علی

خمس: إقام الصلاة وإیتا الذکاة وحج البیت

وصوم شهر رمضان والولاية لنا أهل البیت

مخجل فی أربع منها رخصة ولم يجعل فی

الولاية رخصة من لم یکن له مال لم تکن

عليه الزكاة ومن لم يكن له مال فليس عليه
حج من كان مريضاً صلى قاعداً وأفطر
شهر رمضان والولاية صحيحاً كان أو مريضاً
أو ذماً مال أو لا مال له فهي لازمة

(وسائل الشعية جلد: ۱ ص: ۱۴)

کتاب الخصال میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا فرمان ہے اسلام کی
بنیاد پانچ پر ہے۔ نماز قائم کرنا۔ زکوٰۃ ادا کرنا۔ بیت اللہ کا حج کرنا۔ ماہ رمضان
کے روزے رکھنا اور ہم اہل البیت علیہم السلام کی ولایت جو ہر صورت موجود رہتی
ہے۔ اگر مال نہ ہو تو زکوٰۃ کیسی؟ اگر مال نہ ہو تو حج کیسا؟ اور اگر کوئی مریض ہو تو
نماز اور ماہ رمضان کے روزے کیسے؟ اور ولایت (اہلبیت علیہم السلام) پھر صورت
لازمی ہے اور واجب ہے چاہے کہ کوئی محمد ہو یا مریض کوئی مالدار ہو یا غریب۔
بعض روایات میں ولایت کے لفظ کی جگہ اطاعت امام کا لفظ آیا
ہے۔ جس سے اطاعت امام علیہ السلام مراد ہے۔

وعن أبيه عن محمد بن يحيى محمد بن
أحمد عن سهل بن زياده عن محمد بن
سنان عن المفضل بن عمر عن يونس بن
طبيان عن أبي عبد الله عليه السلام في
حديث: قال المحمدية السهلة (السمعة)
إقام الصلاة وإيتاء الزكاة وصيام شهر رمضان
وحج البيت الحرام والطاعة للإمام

وأداحق الوق المؤمن

(وسائل الشعية ج: ۱ ص: ۱۵)

ترجمہ: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: نماز قائم کرو، زکوٰۃ کرو،
ماہ رمضان کے روزے رکھو، خانہ کعبہ کا حج کرو اور اطاعت امام کرو اور مؤمن کے
حقوق ادا کرو۔

وفی المجالس عن محمد بن موسیٰ بن
المتوکل عن السعد آبادی عن احمد بن
ابی عبد اللہ البرقی عن أبیه عن محمد بن
سنان عن المفضل بن عمر عن الصادق
جعفر بن محمد علیہم السلام قال: بنی
الإسلام علی خمس دعائم، علی
الصلاة والذکاة والصوم والحج وولاية
أمیر المؤمنین والائمة من ولده علیہم السلام
(وسائل الشعية ج: ۱ ص: ۱۶ کتاب الطهارة)

ترجمہ: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ پردعائم
ہے۔ (نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج۔ نور ولایت)

نماز اور زکوٰۃ اور روزہ اور حج اور ولایت۔

امیر المؤمنین علی علیہ السلام اور ان کی اولاد میں آئمہ اطہار علیہم السلام کی ولایت پر۔

☆ پس احادیث مبارکہ سے واضح ہو چکا ہے کہ فروعات دین

میں اقرارِ ولایت واجب ہے۔ بالفاظ دیگر ولایت کا ظاہر نماز ہے اور نماز کا باطن ولایت ہے۔ غدیر خم کے میدان میں پیغمبر اسلام ﷺ نے نماز روزے اور حج کے احکامات بیان کرنے کیلئے نہ تو لوگوں کو جمع کیا اور نہ سب کے سامنے بہ آواز بلند اعلان کیا۔ بلکہ فقط اعلانِ ولایت، تعارفِ امامؑ اور تقرر کی غرض سے کافی دیر تک لوگوں کے جمع ہونے کا انتظار فرماتے رہے اور جیسے ہی سب لوگ اکٹھے ہو گئے تو حضرت علی ابن ابی طالبؑ کی ولایت کا اعلان علی الاعلان کر دیا۔ استاد علامہ محسن قرائیؒ اپنی کتاب مکتب رسول میں لکھتے ہیں:

اس سے قطع نظر کہ لوگ اصل مسئلہ ہی کو چھوڑ بیٹھے مجھے خوب یاد ہے کہ خانہ خدا کا طواف کرتے وقت جب میں نے کعبہ کو دیکھا تو اس خیال میں ڈوب گیا کہ یہ کعبہ امام علیؑ کی والدہ گرامی کیلئے زچہ خانہ اور خود امام علیؑ کا گہوارہ ہے کہ جنہوں نے اسی کعبے کی چھت پر سے بتوں کو توڑ پھینکا تھا پھر میں ان طواف کرنے والوں کو دیکھ کر سوچنے لگا کہ یہ لوگ بچے کو گہوارے سے باہر گرا کر کس طرح اس گہوارے کے گرد گھوم رہے ہیں۔ پھر لکھتے ہیں کہ اصول کافی کی تیسری جلد میں لکھا ہے کہ وہ لوگ جو امام حق سے تعلق کے بغیر از خود اعمال بجالانے کی زحمت اٹھاتے ہیں خدا ان کے اعمال کو قبول نہیں کرے گا اسی طرح جیسے اگر کوئی شخص کسی ادارے کی نمائندگی کے حق اور اس کی اطلاع و اجازت کے

بغیر اس کیلئے کچھ مال خریدے گا تو وہ اس کے ذمہ دار منتظمین کی مہربانی اور سرپرستی کا ہرگز مستحق نہیں ہوگا۔ غرض اسلام میں محرکات، مقاصد راہ اور رہبری کے مسئلے کو غیر معمولی اعتبار اور اہمیت حاصل ہے۔

پھر آگے بحوالہ (کتاب بحار الانوار ج: ۲۶ ص: ۱۹۰): لکھتے ہیں نیز ان کثیر روایات کے مطابق سچے امام علیہ السلام کی پیروی کے بغیر عبادت قبول نہیں ہوتی۔ انسان عمر بھر اور رات دن سخت قسم کی عبادت کرتا رہے۔

واللہ لو ان رجلا صام النهار وقام الليل ثم
لقى الله بغیر ولايتنا للقىه وهو غير راض
اوسا خط عليه۔

ترجمہ: خدا کی قسم! چاہے کوئی شخص دن کو روزہ رکھے اور رات بھر نماز پڑھا کرے لیکن جب تک وہ ہماری ولایت کو قبول نہیں کرے گا قیامت میں خدا اس سے ہرگز راضی نہیں ہوگا۔

☆ قیام نماز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ہے لیکن قبولیت ولایت امیر المؤمنین علیہ السلام کے سبب سے ہے۔

شیخ صدوقؒ نے اپنی کتاب **علل الشرائع** کے باب نمبر ۱ **علل الوضو والأذان والصلاة** میں لکھا ہے کہ:

فقال جبرئیل (ع) حی علی الصلاة حی علی
الصلاة، حی علی الفلاح حی علی الفلاح

فَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ صَوْتِينَ مَقْرُونِينَ بِمُحَمَّدٍ
تَقُومُ الصَّلَاةَ وَبَعْلَى الْفَلَاحِ۔

ترجمہ: پس جب شبِ معراج جبرئیل امین علیہ السلام نے اذان و اقامت
کہی تو جبرئیل علیہ السلام نے کہا: حی علی الصلاۃ یعنی نماز کیلئے آؤ۔ نماز کی طرف آؤ،
فلاح کی طرف آؤ فلاح کی طرف آؤ۔ پس تمام ملائکہ نے کہا یہ دونوں آپس میں
پیوستہ ہیں جڑے ہوئے ہیں لازم و ملزوم ہیں۔ کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے نماز قائم
ہوئی ہے اور علی علیہ السلام کے ذریعے کامیاب و کامران ہوتی ہے۔

☆ اب ذکر کرتے ہیں اُن لوگوں کا جو نعمت کی معرفت رکھتے
ہیں اور پھر انکاری ہیں۔ خداوند عالم قرآن پاک میں ارشاد فرماتے
ہیں:

يَعْرِفُونَ نِعْمَةَ اللَّهِ ثُمَّ

لَيَنْكُرُونَهَا وَكَثُرَ هُمُ الْكَافِرُونَ۔

(آیت ۸۳ النحل: ۱۶)

جوہ لوگ اللہ تعالیٰ کی نعمت کو پہچانتے ہیں پھر اس کا انکار کرتے ہیں اور

ان میں سے اکثر کافر ہیں۔ (ترجمہ مولانا امجد حسین کاظمی)

یہ کوئی نعمت ہے جس کی معرفت بھی رکھتے ہیں اور عمداً انکار کر دیتے

ہیں۔؟

نزول جبرئیل بهذا آلاية (اليوم اكملت لكم

دينكم واتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم

الاسلام دینا) سئل الصادق (ع) عن قول الله عزوجل (يعرفون نعمة الله ثم ينكرونها) قال يعرفونها يوم الغدير وينكرونها يوم السقيفه -
(ديکھو کتاب جامع الاخبر ص: ۱۱)

حضور ختمی مرتبت ﷺ جب علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی ولعہدی کا اعلان فرما چکے تو جبرائیل امین رضی اللہ عنہ وحی آیہ مبارکہ الیوم اکملت لکم دینکم الخ لے کر نازل ہوا۔ سائل نے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے اس آیت میں یعنی (وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی نعمت کو پہچانتے ہیں پھر اس کا انکار کرتے ہیں) سوال کیا کہ نعمت اللہ کی معرفت سے کیا مراد ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ نعمت اللہ سے مراد حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ غدیر کے روز لوگوں نے اس نعمت کو پہچانا پھر سقیفہ میں انکار کر دیا۔ اور سورہ معارج کی تین آیات کا سبب نزول یہی بتایا گیا ہے کہ حارث ابن نعمان فہری یا نفر ابن حارث عبد ری نے ولایت علی رضی اللہ عنہ سے انکار کرتے ہوئے کہا تھا کہ:

اگر علی رضی اللہ عنہ کو یہ عہدہ خدا کی طرف سے ملا ہے اور اعلان ولایت کے معاملے میں حضور پاک ﷺ سچے ہیں تو مجھ پر عذاب الہی نازل ہو۔ چنانچہ اسی وقت وہ مبتلائے عذاب ہو کر واصل جہنم ہو گیا اور قدرت نے آیات سہ گانہ سأل سائل بعذاب واقع الخ کے ذریعہ اس واقعہ کی ابدی تشہیر فرمادی گئی۔

تفسیر واحادیث کے کم و بیش 30 معتبر علماء سے اس واقعہ کی تائید ہوتی

ہے:

انزل اللہ عزوجل ”یا ایہا الرسول بلغ
 ما انزل الیک من ربک“ یعنی فی ولایتک
 یا علی (ع) وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ“
 ولولم ابلغ ما امرت به من ولایتک لحبط
 عملی ومن لقی اللہ عزوجل بغير ولایتک
 فقد حبط عمله۔

(لیکھو تفسیر البرہان ج: ۲ ص: ۱۸۸)

آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا! اے علیؑ مجھے تمہاری ولایت کے
 اعلان کا حکم دیا گیا ہے۔ اگر میں ولایت کا اعلان نہ کروں گا تو وہ میرے اعمال
 حبط کر لے گا اور جو کوئی تمہاری ولایت کے بغیر اعمال بجالاے گا تو وہ اس کے اعمال
 بھی حبط کر لے گا۔

☆ خاتم النبیین افضل المرسلین ﷺ اگر علی ابن ابی طالبؑ کی
 ولایت کا اعلان نہ فرماتے تو تمام اعمال حبط ہو جاتے اور اگر کوئی امتی
 بغیر ولایت علیؑ کے اعمال بجالاتا رہے۔ کیا اس کے اعمال باقی
 رہیں گے؟ ہرگز نہیں کیونکہ وہ فروعات دین نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ پر
 تو قائم ہے لیکن ولایت علیؑ کا منکر ہے۔

قال اخبرنا ابو جعفر محمد بن عمر الذیات

قال حدثني علي بن اسماعيل قال حدثنا
 محمد بن خلف قال حدثنا الحسين الأشعر
 قال حدثنا قيس عن ليث بن أبي سليم عن
 عبد الرحمن بن أبي ليلى عن الحسين بن
 علي عليه السلام قال: قال رسول ﷺ
 أَلْذَمُو مَوَدَّتَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَإِنَّهُ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ
 وَهُوَ يَجْنَا دَخَلَ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِنَا وَالَّذِي نَفْسِي
 بِيَدِهِ لَا يَنْتَفِعُ عَبْدٌ بِعَمَلِهِ إِلَّا بِمَعْرِفَتِنَا۔

(دیکھو کتاب امالی للشيخ مفيد ص: ۱۳)

ترجمہ: حضرت امام حسین علیہ السلام سے روایت فرماتے ہیں کہ
 آپؑ نے ارشاد فرمایا: ہم اہلبیت علیہم السلام کی مودت واجب ہے..... اور قسم
 ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں مجھ محمد ﷺ کی جان ہے۔ ہماری
 معرفت کے بغیر کسی عبد کو (کوئی) عمل نفع نہیں دیگا۔

يونس عن داؤد بن فرقد عن حسان الجمال
 عن عميدة عن أبي عبد الله عليه السلام
 قال سمعته يقول امر الناس بمعرفةنا والرد
 إلينا والتسليم لنا: ثم قال: وإن ماموا وصلوا
 وشهدوا أن لا إله إلا الله وجعلوا في أنفسهم
 أن لا يردوا إلينا كانوا بزلک مشرکین
 (کتاب اصول کافی ج: ۱۱۴ ص: ۱۱۵)

ترجمہ: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا! لوگوں کو حکم دیا گیا تھا کہ ہماری معرفت حاصل کریں۔ ہمیں اپنا آقا تسلیم کریں اور تمام معاملات میں ہماری ہی طرف رجوع کریں۔

پھر فرمایا اگر یہ (کثرت سے) نمازیں پڑھیں روزے رکھیں اور کلمہ لا الہ الا اللہ کا بے شمار مرتبہ ورد کرتے رہیں اور دل میں یہ ٹھان لیں کہ ہماری طرف رجوع نہیں کریں گے تو پھر یہ سب لوگ مشرک ہیں۔

☆ اس فرمان معصوم ع میں ان لوگوں کو جو حضرات اہلبیت ع کی معرفت حاصل نہیں کرتے۔ انہیں آئمہ ع برحق تسلیم نہیں کرتے اور نہ ہی اُن علیہم السلام کی طرف رجوع کرتے ہیں بلکہ اعمال فروعات نمازیں روزے حج بھی بکثرت بجالاتے ہیں کو کافر نہیں بلکہ مشرک کہا گیا ہے۔

خداوند عالم قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

انما المشركون نجس

(آیت ۲۸ سورة التوبة: ۹)

ترجمہ: سوائے اس کے نہیں کہ مشرک نجس ہیں۔

ہم اسلام میں داخل ہی نہیں ہو سکتے جب تک مفہوم اسلام کو نہ سمجھیں!

يا ايها الذين آمنوا ادخلو في السلم كافة۔

(آیت ۶۰۸ سورة البقرة: ۲)

ترجمہ: اے ایمان والو! سب کے سب اسلام میں داخل ہو جاؤ۔
 عن ابی بصیر قال: سمعت أبا عبد الله عليه
 السلام يقول "يا ايها الذين آمنو دخلو في
 السلم كافة ولا تتبعوا خطوات الشيطان" قال
 أتدرى ما السلم؟ قال: قلت أنت أعلم: قال:
 على والائمة الاوصياء من بعده، قال:
 خطوات الشيطان والله ولاية فلاں فلاں۔
 (تفسير العياشي جلد: ۱ ص: ۱۰۲)

ترجمہ: ابو بصیر سے روایت ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس
 آیت ”اے ایمان والو! سب کے سب اسلام میں داخل ہو جاؤ اور شیطان کی
 پیروی نہ کرو“ میں اسلام سے کیا مراد ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا علی علیہ السلام اور
 آئمہ علیہم السلام کی ولایت کا اقرار کرنا اور پیروی شیطان سے مراد فلاں فلاں کا اقرار
 کرنا ہے۔

☆ اسلام سے مراد ولایت اہلبیت علیہم السلام ہے۔
 عن أبي بكر الكلبي عن جعفر عن أبيه عليها
 السلام في قوله: "ادخلو في السلم كافة"
 هـ وولاتي نـ

(تفسير العياشي ج: ۱ ص: ۱۰۲)

☆ اسلام سے مراد معرفت اہلبیت علیہم السلام ہے۔

عن زرارہ و حمران و محمد بن مسلم عن
أبی جعفر وأبی عبد اللہ علیہما السلام قالوا
سألناهما عن قول اللہ ”یا ایہا الذین آمنوا
ادخلوا فی السلم كافة“ قال أمروا بمعرفتنا۔

(تفسیر العیاشی ج: ۱ ص: ۱۰۲)

ترجمہ: امام محمد باقر علیہ السلام اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا
اس آیت میں حضرت علی علیہ السلام اور آئمہ اطہار علیہم السلام کی ولایت کا اقرار کرنا اور ان
کی معرفت کا نام اسلام ہے۔

☆ بے دینی میں کوئی نیکی سودمند نہیں ہوگی۔

قال وحدثنی محمد بن یحی ابعادی رفع
الحديث الى امیر المؤمنین (ع) انه قال
لأنسن الاسلام نسبة لم ينسبها احل قبلى ولا
ينسبها احد بعدى الاسلام هو التسلم والتسلم
هو اليقين واليقين هو التصديق فالتصديق
هو الاقرار والاقرار هو الأدا والأدا هو العمل
والمؤمن من اخذ دينه عن ربه إن المؤمن
يعرف ايمانه فى عمله وان الكافر يعرف كفره
بألكاره یا ایہا الناس دينکم دينکم فان
السيئة فيه خير من الحسنة فى غيره وان
السيئة فيه تغفر، وان الحسنة فى غيره لا تقبل

(دیکھو تفسیر قمی ج: ۱ ص: ۹۹-۱۰۰)

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اسلام تسلیم ہے۔ تسلیم یقین ہے۔ یقین تصدیق ہے پس تصدیق اقرار ہے اور اقرار کا مطلب ادا کرنا ادا کا نام عمل ہے۔ مؤمن اپنا دین رب سے لیتا ہے۔ اے لوگو: دین اسلام کو اختیار کرو کیونکہ اس میں گناہ کرنا بے دینی کی نیکی سے بہتر ہے۔ اس لیے کہ دین کے ہوتے ہوئے گناہ بخشا جاسکتا ہے جبکہ بے دینی میں کوئی عمل قابل قبول نہیں ہوتا۔

☆ اسلام در حقیقت ولایت امیر المؤمنین علیہ السلام اور اور آئمہ اطہار علیہم السلام کی معرفت کا نام ہے اور جس نے ولایت علی علیہ السلام کا اقرار نہیں کیا گویا کہ اس کا عمل بھی باطن ہے۔ سورۃ الحمد شریف میں نعمت کا ذکر ہر نماز میں کیا جاتا ہے۔ جو در حقیقت حضرت علی علیہ السلام ہیں۔ پھر ذکر علی علیہ السلام بمطل نماز کس طرح ہو سکتا ہے؟

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے سورۃ ابراہیم کی آیت:

مَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ أَعْمَالُهُمْ

كَرَمَادٍ اشْتَمَتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ

ترجمہ: اُن کے اعمال کی مثال اس راکھ کی سی ہے جسے ایک طوفانی دن میں ہوا کا ایک زوردار جھونکاڑا لے گیا ہو۔

کی تفسیر میں ارشاد فرمایا:

قال من لم يقربو لاية امير المؤمنين عليه

السلام بطل عمله مثل الرماد الذي يحى الريح فتحمله -

(ديکھو تفسیر قمی ج: ۱ ص: ۳۶۸)

ترجمہ: جس نے ولایت علیؑ کا اقرار نہیں کیا گویا کہ اس نے اسلام کو تسلیم نہیں کیا۔ تسلیم نہ کیا تو یقین نہ کیا۔ یقین نہ کیا تو تصدیق نہ کی۔ تصدیق نہ کی تو اقرار نہ کیا۔ اقرار نہ کیا تو عمل نہ کیا۔ اس طرح کیا گیا ہر عمل باطل ہے اور اس کی مثال اس راکھ کی سی ہے جسے ہوا اڑا کر نیست و نابود کر دیتی ہے کیونکہ عمل میں ولایت شامل نہیں ہے۔

خداوند علم قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ -

(آیت: ۱۹ سورة آل عمران: ۳)

ترجمہ: بے شک اللہ کے نزدیک پسندیدہ دین اسلام ہے۔

مولائے کائنات علی ابن ابی طالبؑ فرماتے ہیں:

أنا الدين لاشك المؤمنين -

(دیوان علی ابن ابی طالب)

ترجمہ: میں دین ہوں اس میں مؤمنین کو شک نہیں کرنا چاہیے۔

☆ یہ وہی دین اسلام ہے جس کا اعلان میدان غدیر میں ختمی

مرتب حضرت محمد ﷺ نے مجمع عام میں فرمادیا تھا:

اللهم انك انزلت علي ان الامامة لعلي (ع)

وليك عندتيانى ذالك عليهم ونصبي اياه
 بما اكملت لعبادك من دينهم واتممت
 عليهم نعمتك ورضيت لهم الإسلام دينا
 فقلت ومن يتبغ غير الإسلام ديناً فلن يقبل
 منه وهو فى الآخرة من الخاسرين ۝ اللهم
 انى اشهدك الى قد بلغت معاشر الناس۔ انما
 اكمل الله عزوجل دينكم بامامته فمن لم
 ياتم به وبمن يقوم مقامه من ولدى من صلبه
 الى يوم القيامة والعرض على الله عزوجل
 فاوليك الذين خبطت اعمالهم وفى النار
 هم خالدون لا يخفف الله عنهم العذاب
 ولا هم يـنـظـرون ۝
 (كتاب الاحتجاج طبرسى ج: ۱ ص: ۶۱)

ترجمہ: اے پالنے والے: تو نے مجھے بتایا تھا کہ امامت تیرے ولی علی
 علیہ السلام کا حصہ ہے تیرا نشانہ یہی تھا نا کہ اس حقیقت کو میں لوگوں کے سامنے کھول کر
 بیان کر کے اس کے تقرر کا اعلان کر دوں۔ اس لیے کہ تو نے اپنے بندوں کے
 واسطے ان کے دین کو پورا کر دیا ہے اور اپنی نعمت کو بھی تمام کر دیا ہے ساتھ ہی
 ساتھ اسلام کو ان کیلئے اپنا پسندیدہ دین قرار دیدیا ہے چنانچہ تیرا ہی ارشاد ہے کہ:
 اگر کوئی اسلام کے علاوہ کسی اور دین کو پسند کرے گا تو وہ ہرگز ہرگز قابل قبول نہ
 ہوگا اور یقیناً قیامت کے دن اس کا شمار گھانا اٹھانے والوں میں ہوگا۔ (سورہ آل

عمر آن آیت ۸۵) پروردگار! تو گواہ رہنا کہ میں نے فرض رسالت انجام دے دیا ہے اور اے لوگو! اس بات کو نہ بھولنا کہ خدائے عزوجل نے تمہارے دین کو علیؑ کی امامت سے کمال بخشا ہے۔ لہذا جو شخص علیؑ کی یا میرے فرزندوں میں سے جو علیؑ کی ذریت اور قیام قیامت تک حق کے رہنما ہوں گے پیروی نہیں کرے گا یا ان کو ان کے مقام سے ہٹائے گا تو وہ ان لوگوں میں شمار ہوگا جن کے تمام کے تمام اعمال سلب کر لیے جائیں گے اور وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔ خدا ان کے عذاب میں ذرا بھر بھی تخفیف/کی نہیں کرے گا اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔

اور پھر آخر میں فرماتے ہیں:

فاتقوا اللہ وبالعو علیاً امیر المؤمنین والحسن
والحسین والائمة کلمہ باقیہ۔
(احتجاج ج: ۱ ص: ۶۶)

ترجمہ: اے لوگو! اللہ سے خوفزدہ رہو اور امیر المؤمنین علیؑ اور حسنؑ اور حسینؑ اور یہ آئمہ علیہم السلام (کلمہ باقیہ) ہیں۔

معاشر الناس ان فضائل علی (ع) ابن ابی طالب عند اللہ عزوجل وقد انزلها علی فی القرآن اکثر من ان احصیها فی مقام واحد فمن انباء کم بها وعرفها فصدقوه: معاشر الناس من یطع اللہ ورسوله وعلیاً

والأمة الذين ذكرتهم فقد فاز فوزاً عظيماً
 معاشر الناس۔ السابقون الى مبايعته وهوالآله
 والتسليم عليه بامرہ المؤمنین اولئک ہم
 الفائزون فی جنات النعیم معاشر الناس قولوا
 ما یرضی اللہ بہ عنکم من القول فان تکفروا
 انتم ومن فی الارض جمیعاً فلن یر اللہ
 شیعاً اللہم اغفر للمؤمنین واعضب علی
 الکافرین والحمد للہ رب العالمین ۵
 (دیکھو کتاب احتجاج ج: ۱ ص: ۶۷)

ترجمہ: اے لوگو! اللہ عزوجل نے علی ابن ابی طالب (علیہ السلام) کو جو فضیلتیں
 عطاء کی ہیں وہ قرآن میں موجود ہیں یہ خوبیاں اس حد تک ہیں کہ انہیں کسی ایک
 مجلس میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔ لہذا یہ بات یاد رکھو کہ اگر کسی شخص نے تمہارے
 سامنے ان (ہستیوں) کے فضائل بیان کیے تو تم ان کی تصدیق کرنا۔ اے لوگو!
 جو کوئی اللہ اور اُس کے رسول ﷺ علی ابن ابی طالب (علیہ السلام) اور ان تمام اماموں کا
 جن کا کہ میں ذکر کر چکا ہوں۔ اطاعت گزار ہو تو اس کا کیا کہنا اور یہ اس کی بہت
 بڑی کامیابی و کامرانی ہے۔

اے لوگو! دیکھو جو اشخاص علی (علیہ السلام) کی بیعت کرنے ان کے زیر فرمان
 ہوئے اور امیر المؤمنین (علیہ السلام) کی حیثیت سے انہیں سلام دینے میں انہیں پیش
 قدمی کریں گے وہ نعمتوں والی جنت میں اپنی کامیابی و کامرانی کی بہاریں دیکھیں

گے۔ اے لوگو! وہ بات کرو جس سے خدا کی خوشنودی حاصل ہو۔ اگر تم لوگ اور زمین کی ساری مخلوق بھی کافر ہو جائے تب بھی خدا کا کچھ نہیں بگڑے گا۔ پالنے والے تو سارے مومنین کو بخش دے اور جو کفر کی راہ پر چلنے والے ہوں ان پر اپنا غضب نازل فرما و الحمد للہ رب العالمین۔

☆ واقعتاً جو ان علیہ السلام کی معرفت حاصل کر کے اعمال بجالائے اس کا کیا کہنا۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مفضل سے فرمایا:

مصباح الأنوار باسناده إلى المفضل فقال
دخلت على الصادق عليه السلام ذات يوم
فقال لي: يا مفضل هل عرفت محمداً وعلياً
وفاطمة والحسن والحسين عليهما السلام كنه
معرفتهم؟ قلت ياسيدي وما كنه معرفتهم؟
قال: يا مفضل من عرفهم كنه معرفتهم كان
مؤمناً في السنام الأعلى۔ قال: قلت: عرفني
ذلك ياسيدي: قال: يا مفضل تعلم أنهم
علموا ما خلق الله عز وجل وذراه وبراہ
وأنتهم كلمة التقوى وخزان السماوات
والأرضين والجبال والرمال والبحار
وعلموا اسم في السماء من نجم وملك وزن
الجبال وکیل ماء البحار وأنهارها وعیونها وما

تسقط من ورقة إلا علموها ولا حبة في
ظلمات الأرض ولا رطب ولا يابس إلا في
كتاب مبين وهو في علمهم وقد علموا ذلك
فقلت: يا سيدي قد علمت ذلك وأقررت به
وآمنت: قال: نعم يا مفضل: نعم يا مكرم نعم
يا محبوب- نعم يا طيب وطابت لك الجنة
ولكل مؤمن بها-

(دیکھو کتاب بحار الانوار ج: ۲۶ ص: ۱۱۶-۱۱۷)

ترجمہ: کتاب مصباح الأنوار میں جناب مفضل سے روایت ہے کہ
جناب امام جعفر صادق علیہ السلام تشریف لائے پھر ارشاد فرمایا: اے مفضل! کیا تم
نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم علی علیہ السلام فاطمہ سلام اللہ علیہا حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام کو معرفت
کے ساتھ انہیں پہچان لیا ہے میں نے عرض کی معرفت کیا ہے؟ فرمایا اے مفضل
جو ان کی معرفت حاصل کرے گا وہ مؤمن ہوگا اور اسنام اعلیٰ میں ہوگا۔ جان لو!
یہ کلمہ تقویٰ ہیں آسمانوں اور زمینوں ریت کے ذرے اور سمندر کے خازن
ہیں..... مفضل کہتے ہیں اے میرے مولا مجھے معلوم ہو گیا ہے میں اقرار کرتا
ہوں اور اس پر ایمان لاتا ہوں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا! اے مفضل ہاں اے مكرم
ہاں اے طیب ہاں اے محبوب ہاں تم خود پاکیزہ ہو گئے اور پاک و پاکیزہ جنت
بھی تمہارے لیے ہے اور ہر اس مؤمن کیلئے جو معرفت (آئمہ اطہار علیہم
السلام) رکھتا ہے۔

جناب امیر کائنات علیہ السلام علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے حضرت ابوذر غفاری اور حضرت سلیمان محمدی سے خطبہ معرفت جو خطبہ معرفت بالنورانیہ کے نام سے مشہور ہے فصیح و بلیغ کلام کیا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(نادر فی معرفتہم صلوات اللہ علیہم بالنورانیہ)
وفیہ ذکر جمل من فضائلہم علیہم السلام۔

أقول: ذکر والدی رحمة اللہ أنہ رأى فی
کتاب عتیق جمعه بعض محدثی أصحابنا فی
فضائل أمير المؤمنين علیہ السلام هذا الخیر، ووجدته
أیضاً فی کتاب عتیق مشتمل علی أخبار كثيرة

قال: روى عن محمد بن صدقة أنه قال:
سأل أبوذر الغفاری سلمان الفارسی رضی
اللہ عنہما یا أبا عبد اللہ ما معرفة الامام أمير
المؤمنين علیہ السلام بالنورانیة؟ قال: یا جنذب
فامض بنا حتی لسأله عن ذلك، قال: فأتیناه
فلما نجا

قال: فانتظرنا حتى جاء قال صلوات

الله عليه: ما جاء بكما؟ قالوا جئناك يا أمير
 المؤمنين نسألك عن معرفتك بالنورانية
 قال صلوات الله عليه: مرحبا بكما من
 وليين متعاهدين لدينه لستما بمقصرين،
 لعمرى أن ذلك الواجب على كل مؤمن
 ومؤمنة، ثم قال صلوات الله عليه:
 يا سلمان ويا جندب قالوا: لبيك يا
 أمير المؤمنين، قال عليه السلام: إنه لا يستكمل
 أحدا لإيمان حتى يعرفني كنه معرفتي
 بالنورانية فإذا عرفني بهذا المعرفة
 فقد امتحن الله قلبه للإيمان وشرح
 صدره للإسلام وصار عارفاً مستبصراً، ومن
 قصر عن معرفة ذلك فهو شاك ومرتاب،
 يا سلمان ويا جندب قالوا: لبيك
 يا أمير المؤمنين، قال عليه السلام: معرفتي
 بالنورانية معرفة الله عز وجل ومعرفة
 الله عز وجل معرفتي بالنورانية
 وهو الدين الخالص الذي قال الله
 تعالى: وما أمروا إلا ليعبدوا الله مخلصين

له حنفاء وقيموا الصلاة ويؤتوا الزكاة (١)
وذلك دين القيمة

يقول: ماأمروا إلا نبيوة محمد ﷺ
وهو الدين الحنيفية المحمدية السمحة،
وقوله: يقيمون الصلاة، فمن أقام ولايتي فقد
أقام الصلاة وإقامة ولايتي صعب مستصعب
لا يحتمله إلا ملك مقرب أو نبي مرسل أو عبد
مؤمن امتحن الله قلبه للايمان-

فالملك إذا لم يكن مقرباً لم يحتمله، والنبي
إذا لم يكن مرسلًا لم يحتمله والمؤمن إذا لم
يكن ممتحنًا لم يحتمله، قلت: يا أمير
المؤمنين من المؤمن وما نهايته وما حده
حتى أعرفه؟ قال ﷺ: يا باعبد الله قلت:
ليك يا أخا رسول الله، قال: المؤمن
الممتحن هو الذي لا يرد من أمرنا إليه شيء
إلا شرح صدره لقبوله ولم يشك ولم يرتب (٢)-

اعلم يا اباذر أنا عبد الله عز وجل وخليفته

على عباده لاتجعلونا أربابا و قولوا فى فضلنا
 ماسئتم فانكم لاتبلغون كنه ما فىنا ولا نهايته،
 فانا الله عزوجل قد أعطانا أكبر وأعظم مما
 يصفه واصفكم أو يخطر على قلب أحدكم
 فاذا عرفتمونا هكذا فأنتم المؤمنون-

قال سلمان: قلت: يا أبا رسول الله ومن
 أقام الصلاة أقام ولايتك؟ قال: نعم يا سلمان
 تصديق ذلك قوله تعالى فى الكتاب العزيز:
 واستعينوا بالصبر والصلاة وإنها لكبيرة إلا
 على الخاشعين^(٣)، فالصبر رسول الله ﷺ
 والصلاة إقامة ولايتي، فمنها قال الله تعالى:
 وإنها لكبيرة، ولم يقل: وإنهما لكبيرة لأن
 الولاية كبيرة حملها إلا على الخاشعين،
 والخاشعون هم الشيعة المستبصرون، وذلك
 لأن أهل الأثاويل من المرجئة والاقدرية
 والخوارج وغيرهم من الناصبية يقرؤون
 لمحمد^(١) ﷺ ليس بينهم خلاف وهم
 مختلفون فى ولايتي منكرون لذلك
 جاحدون بها إلا القليل-

(١)	البينة
(٢)	في نسخة: ولم يرتد
(٣)	البقرة ٢٥

وهم الذين وصفهم الله في كتابه العزيز
فقال (إنها لكبيرة إلا على الخاشعين) وقال
الله تعالى في موضع آخر في كتابه العزيز
في نبوة محمد ﷺ وفي ولايتي فقال
عز وجل: وبئر معطلة وقصر مشيد^(٢)، فالقصر
محمد والبشر المعطلة ولايتي عطلوها
وجحدوها، ومن لم يقر بولايتي لم ينفعه
الاقرار نبوة محمد ﷺ إلا إنها مآثر نون-

(١)	في نسخة: بمحمد
(٢)	الحج: ٢٥
(٣)	البينة ٥

وذلك أن النبي ﷺ نبي مرسل وهو إمام
الخلق، وعلى من بعده إمام الخلق ووصي
محمد ﷺ، كما قال له النبي ﷺ: أنت
مني بمنزلة هارون من موسى إلا أنه لا نبي
بعدي، وأولنا محمد ﷺ وأوسطنا محمد و
آخرنا محمد، فمن استكمل معرفتي فهو

على الدين القيم كما قال الله تعالى: وذلك
دين القيمة^(٣)، وسأبين ذلك بعون الله
وتوفيقه.

ياسلمان وياجندب قالا: لبيك
يا أمير المؤمنين صلوات الله عليك، قال:
كنت أنا ومحمد نوراً واحداً من نور الله
عز وجل، فأمر الله تبارك وتعالى ذلك النور
أن يشق فقال للنصف: كن محمداً، وقال
لنصف: كن علياً، فمنها قال رسول الله
ﷺ على منى وأنا من على ولا يؤدى عنى
إلا على، وقد وجهه أبابكريراءة إلى مكة
فنزل جبرئيل عليه السلام فقال: يا محمد قال:
لبيك، قال: إن الله يأمرك أن تؤد بها أنت
أورجل عنك، فوجهنى فى استرداد أبى
بكر فردته فوجد فى نفسه وقال: يا رسول
الله أنزل فى القرآن؟ قال: لا ولكن لا يؤدى
إلا أنا وأوعلى.

ياسلمان وياجندب قالا: لبيك يا أخا رسول

”اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلْ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ
الْاَرْحَامَ وَمَا تَزِدُّا دُوْكَلْ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمَقْدَارِ
عَالَمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرِ الْمَتَعَالِ سَوَاءٌ
مِّنْكُمْ مَّنْ اَسْرَ الْقَوْلِ وَمَنْ جَهَرَ بِهِ وَمَنْ هُوَ
مُسْتَخْفٌ بِاللَّيْلِ وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ لَهُ مَعْقَبَاتُ مِّنْ
بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِّنْ اَمْرِ اللّٰهِ (۲)

”اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلْ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ
الْاَرْحَامَ وَمَا تَزِدُّدُ وَاكُلْ شَيْءٌ عِنْدَهُ بِمَقْدَارٍ
عَالَمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ سَوَاءٌ
مِّنْكُمْ مَّنْ اَسْرَ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهِ وَمَنْ هُوَ
مُسْتَخْفٌ بِاللَّيْلِ وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ لَهُ مَعْقَبَاتُ مِّنْ
بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُوْنَهُ مِّنْ اَمْرِ اللّٰهِ (٢)

قال: فضرب عليه السلام بيده على الاخرى
وقال: صار محمد صاحب الجمع وصرت أنا
صاحب النشر، وصار محمد صاحب الجنة
وصرت أنا صاحب النار، أقول لها: خذي
هذا وذري هذا، وصار محمد ﷺ صاحب
الرجفة وصرت أنا صاحب الهدية (٣) وأنا
صاحب اللوح المحفوظ ألهمني الله
عز وجل علم ما فيه -

نعم يا سلمان ويا جندب وصار محمد يسن
والقرآن الحكيم، (٤) وصار محمد ن
والقلم (٥) وصار محمد طه ما أنزلنا عليك
القرآن لتشقى (٦) وصار محمد صاحب
الدلالات، وصرت أنا صاحب المعجزات
والايات، وصار محمد خاتم النبيين وصرت -

- | | |
|-----|--|
| (١) | الرعد: ٧ |
| (٢) | الرعد: ٨-١١ |
| (٣) | الهدية: صوت وقع الحائط ونحوه وفي الخير: اعوذ بك من الهدوء والهدوء،
ويفسر الهد بالهدم والهدية بالخف، والهد: صوت ما يقع من السمل. |
| (٤) | يسن: ٢.١ |
| (٥) | القلم: ١ |
| (٦) | طه: ٢.٢ |

أنا خاتم الوصيين، وأنا الصراط المستقيم (١)
 وأنا النبا العظيم الذي هم فيه مختلفون (٢)
 ولا أحد اختلف إلا في ولايتي، وصار محمد
 صاحب الدعوة وصرت أنا صاحب السيف،
 وصار محمد نبيا مرسلا وصرت أنا صاحب أمر
 النبي ﷺ قال الله عز وجل: يلقي الروح
 من أمره على من يشاء من عباده، (٣) وهو
 روح الله لا يعطيه ولا يلقي هذا الروح إلا
 على ملك مقرب أو نبي مرسل أو وصي
 منتخب، فمن أعطاه الله هذا الروح فقد أ
 بانه من الناس وفوض إليه القدرة وأحيى
 الموتى وعلم بما كان وما يكون وسار من
 المشرق إلى المغرب ومن المغرب إلى
 المشرق في لحظة عين، وعلم ما في الضمائر
 والقلوب وعلم ما في السماوات والأرض-

يا سلمان ويا جندب وصار محمد الذكر الذي
 قال الله عز وجل: وقد أنزل الله إليكم ذكراً
 رسولاً يتلو عليكم آيات الله، (٤) إني
 أعطيت علم المنيا والبلايا وفصل الخطاب،

واستودعت علم القرآن وما هو كائن إلى
يوم القيامة، ومحمد ﷺ أقام الحجة حجة
للناس، وصرت أنا حجة الله عز وجل، جعل

ياسلمان وياجندب قالا: لبيك ياأمير المؤمنين، قال عليه السلام: أناالذى حملت نوحاً فى السفينة بأمرربى، وأناالذى أخرجت يونس من بطن الحوت باذن ربى وأناالذى جاوزت بموسى بن عمران البحر بأمرربى، وأناالذى أخرجت إبراهيم من النار باذن ربى، وأناالذى أجريت أنهارهاوفجرت عيونها وغرست أشجارها باذن ربى.

وأنا عذاب يوم الظلة، وأنا المنادى من
مكان قريب قد سمعه الثقلان: الجن والانس
وفهمهم قومه.

(١)	الفتحة: ٩
(٢)	النبل: ٢.٢
(٣)	المؤمن: ١٥
(٤)	الطلاق: ١١.١٠

إني لأسمع كل قوم (١) الجبارين
والمنافقين بلغاتهم وأنا الخضر عالم موسى
وأنا معلم سليمان بن داود وأنا ذوالقرنين
وأنا قدرة الله عز وجل -

ياسلمان وياجندب أنا محمد ومحمد أنا
وأنا من محمد ومحمد مني، قال الله
تعالى: مرج البحرين يلتقيان بينهما برزخ
لا يبغيغيان (٢)

ياسلمان وياجندب قال: لييك يا أمير
المؤمنين، قال: إن ميتنا لم يموت وغائبنا لم
يغيب وإن قتلنا لن يقتلوا -

ياسلمان وياجندب قال: لييك صلوات الله
عليك، قال: أنا أمير كل مؤمن ومؤمنة

ممن مضى وممن بقى، وأيدت بروح
العظمة، وإنما أنا عبد من عبيد الله لا تسمونا
أرباباً وقولوا فى فضلنا ما شئتم فانكم لن
تبلغوا من فضلنا كنه ما جعله الله لما، ولا
مستعار العشر-

لأننا آيات الله ودلائله، وحجج الله وخلفاؤه
وأمناءؤه وأئمته، ووجه الله وعين الله ولسان
الله، بنا يعذب عباده وبنا يثيب ومن بين
خلقه طهرنا واختارنا وأصطفانا، ولوقال
قائل: لم وكيف وفيه؟ لكفر وأشرك، لأنه
لا يسأل عما يفعل وهم يسألون-

يا سلمان ويا جندب قال: لبيك يا أمير
المؤمنين صلوات الله عليك، قال عليه السلام من
آمن بما قلت وصدق بما بينت وفسرت
وشرحت وأوضحت ونورت وبرهنت فهو
مؤمن ممتحن امتحن الله قلبه للايمان
وشرح صدره للاسلام وهو عارف مستبصر قد
انتهى وبلغ وكمل، ومن شك وعند وجدو
وقف وتحير وارتاب فهو مقصرو ناصب

يا سلمان ويا جنوب قالا ليك
يا امير المؤمنين صلوات الله عليك قال عليه
السلام أنا أحى وأميت باذن ربى، وأنا
أنبئكم بما تأكلون وما تدخرون فى بيوتكم
باذن ربى، وأنا عالم بضماير قلوبكم والأئمة
من أولادى عليه السلام يعلمون ويفعلون هذا
إذا أحبوا وأرادوا لأنك كلنا واحد، أولنا
محمد و آخرنا محمد و أوسطنا محمد وكلنا
محمد فلا تفرقوا بيننا ونحند إذا شئنا شاء الله
وإذا كرهنا كره الله، الويل لمن الويل لمن
أنكر فضلنا وخصوصيتنا ومما أعطانا الله فقد
أنكر شينا مما أطانا الله فقد أنكر قدرة الله
عز وجل ومشيتة فينا -

(١) فى سخة: كل يوم

(٢) الرحمن: ١٩ - ١٠

يا سلمان ويا جندب، قالا: ليك يا امير
المؤمنين صلوات الله عليك، قال عليه السلام: لقد
أعطانا الله ربنا ما هوأجل وأعظم وأعلى
وأكبر من هذا كله - قلنا: يا امير المؤمنين
ما الذى أعطاكم ما هو أعظم وأجل من هذا

كله؟ قال: قد أعطانا ربنا عز وجل علمنا
 لاسم الأعظم الذى لو شئنا خرقت
 السماوات والأرض والجنة والنار ونخرج به
 إلى السماء ونهبط به الأرض ونغرب ونشرق
 وننتهى به إلى العرش فنجلس (١) عليه بين
 يدي الله عز وجل ويطيعنا كل شئ حتى
 السماوات والأرض والشمس والقمر والنجوم
 والجبال والشجر والدواب والبحار والجنة
 والنار، أعطانا الله ذلك كله بالاسم الأعظم
 الذى علمنا وخصنا به، ومع هذا كله نأكل
 ونشرب ونمشي في الأسواق ونعمل هذه
 الأشياء بأمر ربنا ونحن عباد الله المكرمون
 الذين لا يسبقونه بالقول وهم بأمره يعملون-

وجعلنا معصومين مطهرين وفضلنا على كثير
 من عباده المؤمنين، فنحن نقول:
 الحمد لله الذى هدانا لهذا وما كنا لنهتدى
 لولا أن هدانا الله وحقت كلمة العذاب
 على الكافرين، أعنى الجاحدين بكل
 ما أعطانا الله من الفضل والاحسان، يا سلمان
 ويا جندب فهذا معرفتى بالنورانية فتمسك

بہار اشدا فانه لا يبلغ أحد من شيعتنا حد
الاستبصار حتى يعرفني بالنورانية فاذا
عرفني بها كان مسبصراً بالغاً كاملاً قد خاض
بحر امن العلم، وارتقى درجہ من الفضل،
واطلع على سر من سر الله، ومكتون خزائنه (۲)

(دیکھو کتاب بحار الانوار ج: ۲۶ ص: ۷۰۱)

(۱) هذا كتابة عن شدة قربهم وعظم منزلتهم عند الله، أو كناية عن احاطتهم العلمية
بأمور السماوات والأرضين بإفاضة الله تعالى إياهم أو قدرتهم بها ومطاعتهم عندها.
(۲) لم نجد هذا الكتاب

ترجمہ: حضرت ابوذر غفاریؓ نے حضرت سلمان رضوان اللہ علیہما سے پوچھا
کہ اے ابو عبد اللہ حضرت امیر المؤمنینؑ کی معرفت بالنورانیہ کیا ہے؟
حضرت سلمان نے کہا کہ اے جندب آؤ چلیں حضرتؑ کی خدمت میں اور
خود انہیں سے سوال کریں کہ یا مولاؑ آپ کی معرفت نورانیہ کیا ہے؟ لہذا یہ
دونوں صحابی مولاؑ کے در اقدس پر حاضر ہوئے لیکن اتفاق سے مولاؑ کو
نہ پایا پس انتظار میں بیٹھے۔ یہاں تک کہ مولاؑ تشریف لائے۔ جب سرکار
تشریف لائے تو فرمایا کیسے آنا ہوا؟ ان دونوں نے عرض کیا یا امیر المؤمنینؑ
ہم اس لیے حاضر ہوئے ہیں کہ آپ سے پوچھیں کہ آپ کی معرفت بالنورانیہ
کیا ہے۔ یہ سن کر آپؑ نے فرمایا! مرحبا لائق تحسین ہو تم دونوں آپس میں
دوست ہو اور تکمیل دین کی سعی کرنے والے تم ہرگز مقصر نہیں ہو۔ مجھے اپنی جان
کی قسم ہماری معرفت بالنورانیہ ہر مومن اور مومنہ پر واجب ہے پھر ارشاد فرمایا

اے سلمان اے جندبؓ ہم نے عرض کیا البیک یا امیر المؤمنین تو فرمایا کہ بالتحقیق کسی کا ایمان کامل نہیں ہوتا جب تک ہماری نورانیت کی معرفت نہ کرے اور جب وہ شخص ہمیں ہماری معرفت بالنورانیہ کے حصول میں کوتاہی کرتا ہے وہ شکی و مرتا ہے اور اس کا ایمان ناقص ہے پھر فرمایا اے سلمان اور جندبؓ ہم نے عرض کیا البیک یا امیر المؤمنین قال علیہ السلام معرفتی بالنورانیہ معرفت عزوجل و معرفت اللہ عزوجل معرفتی بالنورانیہ دھوالدین الخاص۔ فرمایا اے سلمان اے جندب رضوان اللہ علیہما بالتحقیق میری معرفت بالنورانیہ خدا کی معرفت ہے اور خدا کی معرفت میری معرفت ہے اور خدا کی معرفت میری معرفت ہے اور یہی دین خالص ہے وہ دین جس کے مارے میں خدا فرماتا ہے۔

”اور انہیں حکم دیا گیا کہ خالص خدا کی عبادت کریں سچے دل سے اور قائم کریں نماز اور ادا کریں زکوٰۃ اور یہ دین قیم ہے اس سے مراد خداوندی یہ ہے کہ وہ اقرار کریں محمد ﷺ کی نبوت کا اور ان پر ایمان لائیں۔ لہذا وہ دین محمدیہ حنیف ہے اور دین حنیف آسان اور سہل ہے اور اقامت نماز سے مراد خداوندی یہ ہے کہ میری ولایت کو قائم کریں پس جس نے میری ولایت کو قائم کیا اس نے نماز کو قائم کیا لیکن ولایت قائم کرنا نہایت مشکل امر ہے ہر کوئی یہ نہیں برداشت کرتا مگر مقرب اور بنی مرسل اور مؤمن کامل الایمان کہ اگر فرشتہ بارگاہ خداوندی میں مقرب نہیں تو وہ بھی متحمل نہیں ہوگا۔ اگر بنی مرسل نہیں تو وہ بھی متحمل نہیں ہو سکتا اگر مؤمن کامل الایمان نہیں تو وہ بھی ہرگز متحمل نہیں ہو سکتا۔

سلمان محمد رضوان اللہ علیہا نے فرمایا اے امیر المؤمنین! مومن کی تعریف کیا ہے؟ تاکہ ہم پہچان سکیں۔ حضرت نے فرمایا ابا عبد اللہ۔ سلمان محمدی نے عرض کیا البیک یا اخاء رسول اللہ ﷺ فرمائیں۔ حضرت امیر المؤمنین نے فرمایا کہ مومن وہ ہے کہ جب ہمارے حکم اس تک پہنچے تو وہ فراخ دلی کے ساتھ قبول کر کے ذرہ برابر بھی شک نہ کرے اور ہمارے امر کو رد بھی نہ کرے۔

پھر حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا! اے ابوذرؓ میں اللہ کا بندہ ہوں اور اللہ کا خلیفہ ہوں۔ اس کے تمام بندوں پر لہذا ہمیں خدا نہ بناؤ یعنی ہمیں خدا نہ سمجھو اور اس کی علاوہ جو چاہو ہماری فضیلت میں ہماری تعریف و توصیف میں کہہ دو پھر بھی تم ہماری کہنہ حقیقت تک نہیں پہنچ سکتے۔ اس لیے خدائے عز و جل نے ہمیں وہ اعظم و اکبر فضائل و مقامات عطا فرمائے ہیں کہ کوئی واصف ہماری کامل توصیف اور کوئی مداح ہماری جامع مدحت نہیں کر سکتا۔ تم جتنی بھی ہماری تعریف و توصیف کرو تم کا حقہ نہیں کر سکتے۔ ہم تمہاری بیان کردہ تعریف و توصیف سے بہت بلند اعلیٰ و افضل ہیں۔ حتیٰ کہ خدا نے ہمیں وہ بلند مقام عطاء فرمایا ہے کہ جو کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں آ سکتا۔ جب تم ہمیں اس طرح پہچانو گے اس وقت تمہارا ایمان کامل ہوگا اور تم کامل الایمان مومن بنو گے۔

سلمان محمد رضوان اللہ علیہا کہتے ہیں نے عرض کی اے برادر رسول مقبول ﷺ فرمائیں جو شخص نماز قائم کرتا ہے وہ آپ کی ولایت قائم کرتا ہے۔

یعنی نماز پڑھتا ہے اور آپ کی ولایت کا اقرار کرتا ہے۔

حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا! ہاں یہ درست ہے اس کی تصدیق اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمادی ہے۔

واستعينو بالصبر والصلوة وانها الكيرة

الاعلى الخاشين۔ (البقرہ: ۴۵)

مدد مانگو صبر سے اور نماز سے اور وہ بہت بزرگ اور مشکل ہے مگر سوائے خاشعین کیلئے کہ ان پر آسان ہے۔

فالصبر رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم والصلوة اقامته

ولايتي فمنها قال الله تعالى وانهما الكيرة۔

اور اس صبر سے مراد رسول خدا سے اور اقامت نماز سے مراد میری ولایت کا اقرار ہے۔ بس اسی سے خدا عظیم و حکیم نے فرمایا کہ وہ ایک نہایت مشکل کام ہے اور یہ نہیں فرمایا کہ وہ دونوں مشکل ہیں۔ اسی لیے کہ میری ولایت کا متحمل رہنا سخت کام ہے نہ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا۔ مگر خاشعین کیلئے آسان ہے۔ اس لیے کہ خاشعین سے مراد ہمارے وہ شیعہ ہیں جو مستبصر ہیں۔ یہ اس طرح ہے کہ مختلف مذاہب کے لوگ یعنی مرجیہ و قدریہ، خوارج اور نواصب سب کے سب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اقرار کرتے ہیں۔ میری ولایت کے منکر ہیں۔ (یعنی نواصب و خوارج مرجیہ قدریہ وغیرہ ولایت کے منکر اور دشمن ہیں) اور جو میری ولایت کا اقرار کرے یہ اس کے بھی دشمن ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ وہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے قائل ہیں انہیں تو میری ولایت سے دشمنی ہے۔ کوئی یہودی ہو یا نصرانی ترک ہو یا کوئی اور ان سب کے یہ دوست بن

جاتے ہیں۔ مگر ولایت ان کیلئے وبال جان بن جاتی ہے۔ لہذا بہت تھوڑے لوگ میری ولایت کے قائل ہیں۔ میرے متعلق یہ خالق نے ارشاد فرمایا ہے۔
یہ لوگ نبیاً عظیم کے متعلق سوال کرتے اس سے اختلاف کرتے ہیں۔
اس سے مراد میری ولایت ہے جس سے اکثریت نے اختلاف کیا اور اقلیت نے اقرار کیا۔ اور جنہوں نے میری ولایت کا اقرار کیا اس کی تعریف خدا نے فرمادی۔

وانھا لکیرہ الاعلیٰ الاخاشعین ۵
یعنی ولایت امیر المومنینؑ مشکل اور دشوار ترین امر ہے۔ مگر خاشعین پر دشوار نہیں یعنی صرف لوگوں کیلئے ولایت امیر المومنینؑ کا متحمل ہونا مشکل ہے مگر شیعوں کیلئے آسان ہے۔ (اس لیے کہ ان کے قلوب حضرات محمد و آل محمد علیہما السلام کی بچی ہوئی طینت سے بنائے گئے ہیں) اور خدا تعالیٰ نے دوسرے مقام پر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی نبوت اور میری ولایت کے متعلق فرمایا:

وبشر معطلته وقصر مشید۔

یعنی بہت سے کنوئیں ہیں کہ ان کو معطل کر دیا ہے یعنی اس سے پانی نہیں نکالا گیا۔ والقمر محمد والبشر المعطلۃ ولایتی قصر مشید
سے مراد میرے بھائی حضرت محمد ﷺ ہیں اور بشر معطلۃ سے مراد میری ولایت ہے کہ جسے لوگوں نے ترک کر دیا اور اس کا انکار کر دیا۔

من لم يقر بولايتي لم ينفعه الاقرار بنبوة
محمد ﷺ ألا إنها مقرونان۔

یاد رکھو کہ محمد ﷺ کی نبوت اور میری ولایت ایک دوسرے سے بالکل جدا نہیں۔ کسی نے میری ولایت کا اقرار کیا مگر محمد ﷺ کی نبوت کا اقرار نہ کیا تو اس کو کوئی فائدہ نہیں ہوا اور جس نے نبوت محمد ﷺ کا اقرار کیا مگر میری ولایت کا اقرار نہ کیا اسے بھی کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ جب محمد ﷺ کی نبوت کا اقرار کرے اور میری ولایت کا بھی اقرار کرے۔

اس لیے حضرت محمد ﷺ بنی مرسل اور مخلوق کے پیشوا ہیں اور میں ان کے بعد مخلوق کا امام ہوں اور محمد مصطفیٰ ﷺ کا وصی ہوں اور میرے بارے میں نبی ﷺ نے فرمایا ہے۔

انت منی بمنزلہ ہارون من موسیٰ
الا ان الانبیاء بعدی ۵

اے علیؑ! تو ہارون کی مثل ہے جس طرح موسیٰ کے وصی ان کے خلیفہ ہارون تھے اس طرح میرے بعد وصی میرا خلیفہ اے علیؑ! آپ ہیں۔ مگر ہارون نبی تھے۔ اس لیے کہ موسیٰؑ کے بعد ختم نبوت نہیں تھی مگر اب باب نبوت ختم ہو چکا ہے۔ لہذا تو میرے بعد وصی ہے۔ سوائے نبوت کے ہم سب ایک مقام رکھتے ہیں۔

اولنا محمد اوسطا، محمد و آخرنا، محمد ۵

محمد ہمارا اول بھی محمد ہے اور ہمارا آخر بھی محمد ہے۔ ہم سارے کے

سارے محمد ہیں۔ (آئمہ اہل بیت حضور اکرم ﷺ کے تمام حقائق میں شریک ہیں مگر نبوت میں نہیں اور مخصوص مقامات جو حضور پاک ﷺ کیلئے مختص ہیں اس میں شریک نہیں)۔ پس جس نے میری معرفت اس طرح حاصل کی اس نے دین قیم کو حاصل کر لیا۔

قال الله تعالى وذالك دين القيم۔
اور عنقریب میں خدا کی تائید و توفیق سے دین قیم کی وضاحت تمہارے لیے بیان کروں گا۔

پھر فرمایا! اے سلمانؓ اے جندبؓ ابوذر غفاریؓ سلمان محمدی ابوذر غفاری رضوان اللہ علیہما نے عرض کیا البیک یا امیر المؤمنین علیہ السلام ارشاد فرمائیں۔

قال كنت انا و محمد نور و
احد من نور الله عز وجل۔
حضرت امیر المؤمنین نے فرمایا کہ ہم اور حضور پاک ﷺ ایک ہی نور تھے۔ خداوند عز و جل کے نور سے پس خدا تعالیٰ نے امر فرمایا کہ اس نور کے دو حصے ہو جائیں وہ نور دو حصوں میں منقسم ہوا۔

وقال النصف كن محمد
وقال النصف اخر كن عليا۔
ایک حصہ کو فرمایا کہ محمد ﷺ ہو جا اور دوسرے نصف حصہ کو فرمایا کہ علیؓ ہو جا۔ بس ہم ہو گئے۔ اس لیے حضور پاک ﷺ نے فرمایا علی منی وانا من علی علیؓ مجھ سے ہے اور میں علیؓ سے ہوں۔ اور نہیں

پہنچا سکتا میرے دین کو میری طرف سے کوئی اور جناب ابو بکرؓ کو سورۃ برات دے کر مکہ روانہ کیا کہ وہاں جا کر میری طرف سے مشرکین کو یہ پڑھ کر سناؤ کہ جبرائیل امین علیہ السلام اللہ کا حکم لے کر نازل ہوئے عرض کی اے محمد ﷺ بعد درود و سلام کے اللہ نے فرمایا کہ حضرت ابو بکر کو واپس بلا لو اس لیے کہ ہمارے دین کو کوئی نہیں سمجھا سکتا سوائے آپ ﷺ یا اس کے جو آپ ﷺ سے ہو۔ آپ وہاں جائیں یا جو آپ سے ہے اور کسی دوسرے کو اس امر پر مامور نہ کریں۔ پس آنحضرت ﷺ نے مجھے فرمایا کہ سورۃ برات کی خود جا کر تبلیغ کرو اور حضرت ابو بکر کو واپس بھیج دوں۔ میں نے راستے میں جا کر واپس لوٹا دیا تو حضرت ابو بکر صدیقؓ کے دل میں طرح طرح کے خیالات پیدا ہوئے اور خدمت رسول اکرم ﷺ میں آ کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ قرآن کا کوئی حکم نازل ہوا تھا۔ جس کی وجہ سے مجھے بلایا۔ فرمایا قرآن نہیں نازل ہوا بلکہ جبرائیل علیہ السلام نے خدا کا حکم پہنچایا کہ تشریع کے احکام یا میں خود پہنچاؤں یا علیؓ پہنچائیں۔ حضرت امیر علیؓ نے فرمایا! اے ابو ذر اے سلمان! ان دونوں نے عرض کی لیک یا اخاء رسول اللہ ارشاد فرمائیں۔ فرمایا جو شخص ایک صحیفہ پہنچانے کا حقدار نہیں ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی طرف سے پڑھ کر سنائے پس وہ کیوں کر حقدار ہو سکتا ہے کہ بعد رسول ان کا خلیفہ بن کر تمام دین کو پہنچا سکے جو رسول کی زندگی میں صحیفہ کی تبلیغ کرنے کا حقدار نہیں پوری امت مسلمہ کی امامت کا کیسے حقدار ہو سکتا ہے۔ حضرت امیر علیؓ نے فرمایا اے سلمان! اے ابو ذر غفاری! انہوں نے عرض کی

لیک یا اخاء رسول اللہ ارشاد فرمائیں۔ حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا میں اور رسول دونوں ایک نور ہیں۔ پس محمد مصطفیٰؐ رسول ہوئے اور میں علی مرتضیٰؑ وصی ہوں محمد ناطق ہوئے اور میں صامت ہوا۔ اس لیے ہر زمانے میں ایک صامت اور ایک ناطق کا وجود ہونا ضروری ہے۔ اے سلمان محمد مصطفیٰؐ منذر اور میں ہادی ہوں اور یہ بھی فرمایا:

انما انت منذر ولكل قوم هاد

محمد رسول اللہؐ منذر ہیں اور میں ہادی ہوں۔

اور اللہ بڑا جاننے والا اور اسے علم ہے کہ شکم مادر میں کیا ہے۔ وہ اس کے مقدار کے ساتھ ہے۔ وہ عالم الغیب ہے۔ وہ عالم شہادت ہے اور بزرگ و برتر ہے اس کے نزدیک برابر ہیں کہ تم میں کوئی شخص کسی بات کو چھپائے یا ظاہر کرے وہ سب جانتا ہے اور ہر شخص کیلئے اللہ تعالیٰ نے دو محافظ لگادیئے ہیں۔ ایک آگے کی طرف اور ایک پیچھے کی طرف جو خدا کے حکم کے مطابق اس کی حفاظت کرتے ہیں تاکہ وہ اپنی آخری عمر تک پہنچے۔ سلمان محمدؑ کہتے ہیں اس وقت امیر المومنینؑ نے اپنے دست حق پرست کو دوسرے دست مبارک سے مار کر فرمایا اے سلمان! پس محمد مصطفیٰؐ صاحب جمع اور میں صاحب نشر ہوں۔ محمد مصطفیٰؐ صاحب جنت ہیں اور میں تقسیم نار ہوں۔ میں جہنم میں جھونک دوں یہ میرا مخالف ہے اور اسے چھوڑ دو یہ میرا شیعہ ہے۔ میرا حیدر ہے سیدھے اسے جنت لے جاؤ۔ پس محمد مصطفیٰؐ صاحب زلزلہ ہیں اور میں صاحب عذاب

ہوں اور لوح محفوظ ہوں جو کچھ لوح محفوظ میں ہے مجھے خدا نے بطور الہام عطا فرمایا ہے۔ اے سلمانؓ محمدؐ یٰسین والقرآن الحکیم ہیں اور میں والقلم ہوں۔
 محمد طہ ما انزلنا القرآن لتشقی محمد صاحب دلالت ہیں اور
 میں صاحب معجزات ہوں۔ محمد خاتم النبیین ہیں اور میں خاتم الوصیین ہوں۔ میں
 صراط مستقیم ہوں اور میں نباء عظیم ہوں۔ جس کے متعلق لوگ اختلاف کرتے
 ہیں۔ نہیں ہے اختلاف مگر میری ولایت کے متعلق لوگوں میں اختلاف ہوئے
 ہیں محمد صاحب دعوت ہیں اور میں صاحب امر ہوں ان کا خلیفہ ہوں اور وہ
 امر میں ہوں۔

قال اللہ عزوجل یلقى الروح من امرہ علی
 من یشاء من عباده۔

خدا نے عزوجل نے ارشاد فرمایا کہ وہ روح نہیں اپنے مقام سے جس
 پر چاہتا ہے اس پر القا کرتا ہے پس روح روح اللہ ہے جس کا تعلق براہ راست
 خدا سے ہے۔ یہ سوائے ملک مقرب بنی مرسل یا وصی منتخب کے اور کسی کے پاس
 نہیں اور کسی کو خدا نہیں دیتا۔

جسے خدا یہ روح عطاء فرماتا ہے اسے ممتاز افضل بنا دیتا ہے اپنی قدرت
 اسے تفویض فرماتا ہے یعنی اسے قدرت اللہ بنا دیتا ہے۔ پس جسے خدا روح امر
 دے وہ قدرت اللہ اس روح کے ذریعے مردے زندہ کر دیتا ہے۔ علم
 ماکان وما یکون کا عالم ہوتا ہے گویا گزشتہ اور آئندہ کا علم اس کے پاس

ہوتا ہے وہ مشرق سے مغرب اور مغرب سے مشرق تک آن واحد میں جاتا ہے اور آتا ہے یعنی امکانہ متعددہ میں حاضر و ناظر ہوتا ہے۔ لوگوں کے قلوب کی باتوں کو بھی جانتا ہے اور ارض و سماء میں جو کچھ ہے اس کا عالم ہوتا ہے۔

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم نے ان کی طرف ذکر نازل کیا جو رسول ہے پس تم میں آیات خدا پڑھتا ہے اور مجھے خدا نے علم منایا اور بلایا یعنی مخلوق کی موت کا علم اور فصل الخطاب مخلوقات کی زبان اور فیصلے مجھے عطا فرمائے۔ علم اور ان جملہ اشیاء کا علم جو قیامت تک ہونے والے ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حجت اللہ مخلوقات پر قائم فرمایا اور میں بھی اللہ کی تمام مخلوقات میں حجت خدا ہوں اور جو کچھ خدائے جل شانہ نے مجھے عطا فرمایا اور اولین آخرین میں کسی کو بھی نہیں دیا۔ نہ کسی بنی مرسل کو نہ ملک مقرب کو۔

فرمایا! اے سلمان اے جندب رضون اللہ علیہما انہوں نے عرض کیا لبیک یا امیر المؤمنین فرمائیں:

سنو غور سے سنو میں نے نوح علیہ السلام کو کشتی میں سورا کیا یعنی ان کی کشتی کو بچایا۔ میں نے اللہ کے اذن سے موسیٰ بن عمران علیہ السلام کو دریا سے پار کیا اور لشکر فرعون سے انہیں بچایا میں نے باذن اللہ ابراہیم علیہ السلام کو آگ سے باہر نکالا میں نے نہروں کو جاری کیا چشمے بہائے درخت میں نے لگائے۔ اللہ کے حکم سے اس قوم پر آسمان سے آگ برسائی اور میں ہی ترا کروں گا مکان قریب سے مجھ کو تمام جن و انس اس طرح سنیں گے۔ جیسے بالکل قریب کھڑا صدادے رہا ہوں۔

اس بنداکو سن کر سب سمجھ جائیں گے اور میں تمام جباروں اور منافقوں کی زبان جانتا ہوں اور سنتا ہوں جو کچھ وہ کہتے ہیں۔

اور میں ہی وہ خضر ہوں جس سے موسیٰ علیہ السلام تعلیم حاصل کرتے تھے اور میں سلیمان بن داؤد علیہ السلام کا استاد ہوں اور میں ہی ذوالقرنین ہوں۔

وانا قدرة الله عزوجل میں اللہ کی قدرت ہوں (یعنی قدرت خداوندی کا مظہر ہوں)۔ اے سلمان محمدیؑ اور اے ابوذر رضوان اللہ علیہما انا محمد ﷺ و محمد ﷺ منی قال میں محمد ﷺ ہوں اور محمد ﷺ میں ہوں اور محمد سے ہوں اور مجھ سے محمد ﷺ ہیں۔ اس لیے خدا عزوجل فرماتے ہیں۔

مرج البحرين يلتقيان بينهما برزخ لا يبغيان ۝

اے سلمانؑ اے جندبؑ انہوں نے عرض کیا یا امیر المؤمنین علیہ السلام ارشاد فرمائیں۔ ارشاد فرمایا مرنے والا مرتا نہیں بلکہ وہ زندہ ہوتا ہے اور ہمارا غائب غائب نہیں بلکہ حاضر ہوتا ہے اور ہمارا مقتول قتل نہیں ہوتا بلکہ وہ زندہ ہے سلامت ہے پھر فرمایا اے سلمان علیہ السلام اور اے ابوذرؑ انہوں نے عرض کی۔ لیک یا امیر المؤمنین۔

اے سلمان علیہ السلام اور جندب علیہ السلام سنو میں امیر ہوں تمام مومنین کا اور مومنات کا جو گزر چکے ہیں موجود ہیں اور آنے والے ہیں۔ میں روح عظمت سے موید ہوں اور میں نے ہی عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم علیہ السلام کی زبان سے (گو و مریم

میں) کلام کیا تھا۔ میں آدم علیہ السلام ہوں میں نوح علیہ السلام ہوں میں موسیٰ علیہ السلام ہوں میں عیسیٰ علیہ السلام ہوں او میں محمد ﷺ ہوں۔ میں جس صورت میں چاہتا ہوں حاضر ہو جاتا ہوں۔ جس نے انہیں دیکھا یعنی آدم سے لے کر خاتم الانبیاء کو اس نے مجھے دیکھا اور جس نے مجھے دیکھا اس نے انہیں دیکھا اور جس نے مجھے دیکھا اس نے انہیں دیکھا۔ اگر میں مخلوق کی ہدایت کیلئے ایک ہی صورت میں حاضر ہوتا تو لوگ گمراہ ہو جاتے کہ جس میں نہ تغیر ہے نہ تبدل۔ لہذا میں صورت تبدیل کر کے یعنی مختلف صورتوں میں ظاہر ہوتا رہا۔ یہ صرف صورت ہی تبدیل کی درحقیقت ہم اللہ کا نور ہیں جسے نہ زوال ہے اور نہ تغیر ہے اور یاد رکھو میں عباد اللہ سے ایک اللہ کا عبد ہوں۔ ہمیں صرف اللہ نہ کہو اور اس کے علاوہ جو تمہاری مرضی کہہ لو ہمارے یہ فضائل خدا نے خود ہمیں عطا فرمائے ان کے بارے میں تم ایک بھی نہیں بیان کر سکتے۔ اس لیے کہ ہم آیت اللہ ہی یعنی خدا کی آیات ہیں اللہ تعالیٰ کے دلائل و براہین ہیں اللہ کی رحمت ہیں۔ یعنی حجتہ اللہ اور ہم خلیفۃ اللہ یعنی اللہ کا قائم مقام ہیں۔ ہم عین اللہ ہیں اور لسان اللہ ہیں۔ ہماری وجہ سے خدا بندے کو عذاب دیتا ہے اور ہمیں جملہ مخلوقات سے برگزیدہ بنایا ہے اور ہمیں اصطفیٰ اور ظاہر بنایا ہے۔ پس اگر کوئی شخص یہ کہے کہ خدا نے ایسا کیوں کیا؟ تو کہنے والے نے کفر کیا اور ساتھ شرک بھی کیا۔ اس لیے کہ خداوند جل شانہ سے نہیں پوچھا جاسکتا کہ اس نے ایسا کیوں کیا ہے۔

پھر حضرت امیر علیہ السلام نے پوچھا اے سلمانؓ اور اے جنابؓ ان دونوں

نے عرض کی بلیک یا امیر المؤمنین۔ حضرت نے فرمایا جو شخص ایمان لائے میرے اس کلام پر جو میں نے بیان کیا ہے اور تصدیق کرے میرے بیان کی جو میں نے واضح کیا اور میں نے تفسیر کی ہے جو میں نے شرح بیان کی اور میں نے وضاحت کی جو میں نے اجاگر کیا ہے جو میں نے دلائل و براہین سے بیان کیا جو اس پر ایمان لائے۔ پس وہی مؤمن متحن ہے۔ اس کے قلب کا اللہ نے ایمان کی واسطے امتحان لیا ہے وہ عارف بصیر ہے وہ انتہا کو پہنچا۔ اور کمال ایمان تک وہ پہنچ گیا ہے۔ جس نے میرے بیان کی تصدیق کی اور ان پر ایمان لائے اور جو شخص ان باتوں پر شک کرے اور عناد و انکار کرے یا رک جائے اور قبول کرنے میں متحر ہو جائے کہ باہر سے اوصاف میں پھر شہادت پیدا کرے تو وہ شخص مقصر اور ناصبی ہے۔

پھر حضرت امیر المؤمنین (علیہ السلام) نے فرمایا: اے سلمان اور اے ابوذر رضوان اللہ علیہما انہوں نے عرض کی بلیک یا امیر المؤمنین علیہ الصلوٰۃ والسلام قال (علیہ السلام) حضرت نے فرمایا میں اللہ کے اذن سے زندہ کرتا ہوں اور مارتا ہوں۔ میں ہی خلق کرتا ہوں اور میں ہی رزق دیتا ہوں۔ میں جانتا ہوں تم نے کیا کیا ہے میں بتاتا ہوں۔ جو گھروں میں جمع کرتے ہو اللہ تعالیٰ کے ان سے بتا دوں۔ میں مافی الضمیر سے آگاہ ہوں۔ یہ میری اولاد کے آئمہ علیہما السلام بھی جانتے ہیں۔ ان میں بھی یہ صفات ہوں گی۔ وہ بھی یہ تمام کام کریں گے۔ وہ جب چاہیں یا ارادہ کریں کہ یہ کام ہو یعنی خلق رزق احیاء و اموات جب چاہیں گے کریں گے۔ اس

الويل كل الويل لمن انكر فضلنا وخصوصيتنا
وما اعطانا الله فقد انكر قدرة الله عزوجل و
مشيئته فبئسنا

پھر فرمایا اے سلمان اے جناب انہوں نے عرض کی لیک یا امیر المؤمنین علیہ الصلاۃ والسلام فرمائیں۔ حضرت نے فرمایا! خدا نے ہمیں ان جملہ فضائل کے علاوہ ایک عظیم اعلیٰ اور بڑی چیز عطا فرمائی ہے۔ جو ان سب سے افضل ہے۔ سلمان اور جناب نے عرض کی مولا وہ کون سی شے ہے جو ان جملہ فضائل سے بھی اعظم اور افضل ہے۔

حضرت نے فرمایا! خدا نے ہمیں اسم اعظم کا علم عطا فرمایا ہے لہذا ہم

چاہیں تو زمین و آسمان جنت و نار کو شگافتہ کریں اور عروج کریں آسمانوں پر اور
 نازل فرمائیں زمین پر اور مشرق و مغرب میں جائیں اور عرش پر جائیں ایوان
 خداوندی میں جلوہ افروز ہو جائیں۔ عالم امکان کی ہر شے ہماری اطاعت کرتی
 ہے۔ حتیٰ کہ آسمان و زمین شمس و قمر ستارے اور پہاڑ درخت و حیوانات جنت و نار
 سب ہماری اطاعت کرتے ہیں۔ خدا نے ہمیں اسم عظیم کا علم عطا فرمایا ہے اور
 صرف ہمیں اس کی تعلیم کیلئے مخصوص فرمایا ہے۔ باوجود ان سب باتوں کے تمام
 فضائل کے باوجود ہم کھاتے ہیں پیتے ہیں اور بازاروں میں چلتے پھرتے ہیں۔
 اور ان تمام چیزوں کو ہم اپنے خدا کے حکم سے کرتے ہیں۔

ونحن عباد الله المکرمون الذین لا یسبقونہ
 بالقول وهم بامرہ یعملون وجعلنا معصومین
 مطہرین وفضلنا علی کثیر من عبادہ
 المومنین۔

اور ہم ہیں وہ مکرم جو عبد خدا ہیں جو کبھی قول کیساتھ سبقت نہیں کرتے
 اور صرف اس کے امر کی اطاعت کرتے ہیں۔

ہمیں خدا نے تمام مخلوقات پر فضیلت دی ہے اور ہمیں معصوم و مطہر قرار
 دیا ہے۔ اس لیے ہم کہتے ہیں۔ ہم حمد کرتے ہیں اس کی ذات کی جس نے ہمیں
 ہدایت فرمائی ان باتوں کی کہ ہم ان باتوں کی ہدایت حاصل کرتے اگر ہمیں
 ہدایت نہ کرتا اور

و حق کلمۃ العذب علی الکافرین اعنی

الجاحدين بكل ما اعطانا الله من الفضل

والاحسان

اور کلمہ عذاب کافرین پر یعنی ان لوگوں پر جو ہمارے فضائل اور خصوصیات کا انکار کرتے ہیں۔ جو خدا نے اپنے فضل و احسان سے ہمیں عطا فرمائی ہیں۔

اے سلمانؓ اور اے جندبؓ پس یہ ہماری معرفت بالنورانیہ ہے۔ اس سے تمسک رکھو اس وقت تم ہدایت یافتہ ہو گئے۔ بالتحقیق ہمارے شیعوں میں کوئی بھی حد بصیرت تک نہ پہنچے گا۔ جب تک وہ اس معرفت نورانیہ کے ساتھ نہیں پہنچانے گا۔ پس جس نے ہماری معرفت بالنورانیہ حاصل کر لی تو وہ مستبصر اور ایمان کے اعلیٰ درجات پر فائز ہو جائے گا۔ اور وہ بحر علم میں غواصی کرے گا اور فضل کمال کے اعلیٰ مرتبہ پر فائز ہوگا اور اللہ کے رازوں پر اور اللہ کے خزانوں سے مالا مال ہو جائے گا۔

☆ جناب امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے خطبہ معرفت بالنورانیہ میں کئی رازوں سے پردہ اٹھایا ہے۔

(۱) معرفت بالنورانیہ ہر مؤمن اور مؤمنہ پر واجب ہے۔

(۲) جس نے بھی ان ذات مقدسہ کو معرفت بالنورانیہ سے نہ

پہچانا وہ مقصر ہے۔

(۳) حضرت علیؑ کی معرفت درحقیقت خدا کی معرفت ہے۔

(۴) نماز قائم کرنے سے مراد حضرت علیؑ کی ولایت کو قائم کرنا

ہے۔

(۵) آئمہ علیہ السلام کے فضائل میں جہاں تک تعریف و توصیف

کر سکتے ہو کرو لیکن خدا نہ کہو۔

(۶) بنیاد عظیم سے مراد حضرت علیؑ ہیں۔

(۷) خلق موت حیات اور رزق حضرت علیؑ کے اختیار میں

ہے۔

(۸) حضرت علیؑ کی ولایت۔ حضرت محمد ﷺ کی نبوت سے

ہرگز ہرگز جدا نہیں ہو سکتی کیونکہ اقرار نبوت کے ساتھ اقرار ولایت

لازم و ملزوم ہیں اور جس نے حضرت محمد ﷺ کی نبوت کے ساتھ

حضرت علیؑ کی ولایت کا اقرار نہ کیا گویا کہ اسے اعمال کوئی نفع

نہ دیں گے۔

(۹) قرآن مجید میں والقلم حضرت علیؑ ہیں۔

(۱۰) قرآن مجید میں صراط مستقیم حضرت علیؑ ہیں۔

(۱۱) حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کو حضرت علی علیہ السلام نے بچایا۔

(۱۲) حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دریا عبور حضرت علی نے کرایا۔

(۱۳) حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ سے حضرت علی علیہ السلام نے

بچایا۔

(۱۴) وہ حضرت جن سے موسیٰ بن عمران علیہ السلام تعلیم حاصل کرتے تھے

حضرت علی علیہ السلام تھے۔

(۱۵) حضرت سلمان بن داؤد علیہ السلام کے استاد حضرت علی

علیہ السلام تھے۔

(۱۶) حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن مریم کی زبان میں گویا ہونے والے

حضرت علی علیہ السلام تھے۔

(۱۷) حضرت آدم علیہ السلام بھی حضرت علی علیہ السلام تھے۔

(۱۸) حضرت نوح علیہ السلام بھی حضرت علی علیہ السلام تھے۔

(۱۹) حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی حضرت علی علیہ السلام تھے۔

(۲۰) حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی حضرت علی علیہ السلام تھے۔

(۲۱) حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی حضرت علی علیہ السلام تھے۔

جس نے انہیں دیکھا گویا کہ اس نے مجھے دیکھا اور جس نے مجھے دیکھا گویا کہ اُس نے انہیں دیکھا۔ میں محمد ﷺ ہوں جس صورت میں چاہتا ہوں حاضر ہو جاتا ہوں ہمیں صرف اللہ نہ کہو باقی جو تمہاری مرضی ہو کہہ لو۔

(۲۲) حضرت علی ﷺ زندہ کرتے ہیں موت دیتے ہیں۔

(۲۳) حضرت علی ﷺ رزق دیتے ہیں۔

(۲۴) ویل ہے اس کیلئے جو حضرت علی ﷺ کے بیان کردہ فضائل کا انکار کرے گا۔

(۲۵) اس کیلئے عذاب جہنم ہے جو حضرت علی ﷺ اور آئمہ اطہار ﷺ کی عظمت اور فضیلت کا انکاری ہوگا۔

(۲۶) آئمہ اطہار ﷺ کو تمام مخلوقات پر فضیلت عطاء کی ہے۔

(۲۷) اسم اعظم کا علم آئمہ اطہار ﷺ کے پاس ہے۔

(۲۸) شعیان حیدر کرار پر آئمہ اہلبیت ﷺ کی معرفت بالنورانیہ

لازم ہے تاکہ ایمان کے اعلیٰ و ارفع درجات پر فائز ہو سکیں۔

(۲۹) وہ شخص مومن ممتحن (جس کا امتحان ہو چکا ہو) ہے عارف بصیر

ہے، کمال ایمان تک پہنچا ہوا ہے جو حضرت علیؓ کے بیان کردہ کلام میں ذرہ برابر بھی شک نہ کرے اور وہ شخص مقصر اور نا صبی ہے۔ جو کلام امام علیؓ پر شک کرے گا۔

بقول شاعر:

یہ فیصلہ نہ ہوا آج تک کہ کیا ہیں علیؓ
کہ نا خدا ہیں علیؓ اور کہیں خدا ہیں علیؓ
سوال نوح سے گر ہو تو نا خدا کہہ دیں
جناب حضرؓ سے پوچھو تو رہنما ہیں علیؓ
قر مجھے تو تعجب یہ ہے شبِ معراج
نبی ﷺ سے پہلے سرِ عرشِ کبریا ہیں علیؓ

اُستادِ قمرِ جلالوی

حضرت علیؓ کے کلام کی جھلک شمس تبریزؒ کے کلام میں بھی واضح ہے۔

تا صورتِ پیوند جہاں بود علیؓ بود
تا نقشِ زمیں بود زماں بود علیؓ بود

شاہ ہے کہ ولی بود وصی بود علیؓ بود
سلطان سخا و کرم و جود علیؓ بود

ہم آدم و ہم شیث و ہم ایوب و ہم ادریس
ہم یوسف و ہم یونس و ہم ہود علیؑ بود

ہم موسیٰ و ہم عیسیٰ و ہم خضر و ہم الیاس
ہم صالح پیغمبر داؤد علیؑ بود

ہم اول و ہم آخر و ہم ظاہر و باطن
ہم عابد و ہم معبد و معبود علیؑ بود

عیسیٰؑ بوجود آمد و فی الحال سخن گفت
آں نطق و فصاحت کہ بدو بود علیؑ بود

موسیٰؑ و عصا و ید بیضا و نبوت
در مصر بہ فرعون کہ بمنوہ علیؑ بود

آں لحمک لحمی بشنو تا کہ بدائی
آں یار کہ اوقس نبی ﷺ بود علیؑ بود

چنداں کہ نظر کر دم و دیدم بہ حقیقت
از روئے یقین برہمہ موجود علیؑ بود

خاتم کہ در انگشت سلمان الطہیؑ نبی کرد
آں نور خدائی کہ براد بود علیؑ بود

آں شاہ سرافروز کہ اندر شب معرج
یا احمد مختار یکے بود علیؑ بود

سر دو جہاں پر تو انوار الہی
از عرش بہ فرش آمد و بنمود علیؑ بود

جبریلؑ کہ آمد زیر خالق بے چوں
در پیش محمدؐ شد و مقصود علیؑ بود

آں معنی قرآن کہ خدا در ہمہ قرآن
کردش صفت عصمت و بستور علیؑ بود

ایں کفر نہ باشد خن کفر نہ نیست
تا هست علیؑ باشد و تا بود علیؑ بود

آں قلعه کشائے کہ در قلعه خیبر
بر کند بہ یک حملہ و بکشد علیؑ بود

آں مرد سرافروز کہ اندر رہ اسلام
تا کار نہ شد راست نیا سود علیؑ بود

آں شیر دلدار کہ برائے طمع نفس
برخوان جہاں پنچہ نیا بود علیؑ بود

سر دو جہاں جملہ زپنہاں و زپیدا
شمس الحق تبریز کہ بنمود علیؑ بود

بارون ولایت زپس موسیٰ و عمراں
بالہ کہ علیؑ بود علیؑ بود علیؑ بود

اس یک دو سہہ جیتے کہ بگفتم بہ معما
 تھا کہ مراد من و مقصود علیؑ اور
 (دیکھو شعرائے اردو اور عشق علیؑ)

ترجمہ:

☆ تخلیق جہاں ابھی نہ تھی علیؑ موجود تھے۔ زمین و زمان کے صرف
 نقوش تھے علیؑ موجود تھے۔

☆ وہ بادشاہِ جو زمانے کا ولی ہے جو نبیؑ کا وصی ہے وہ علیؑ تھے۔
 سخاوت عطاء و کرم کے سلطان و سر تاج علیؑ تھے۔

☆ حضرت آدمؑ و حضرت شعیبؑ و حضرت ایوبؑ و
 حضرت ادریسؑ و حضرت یوسفؑ و حضرت یونسؑ اور حضرت
 ہودؑ یہ سب علیؑ ہی تھے۔

☆ حضرت موسیٰؑ و حضرت عیسیٰؑ و حضرت الیاسؑ و حضرت
 صالحؑ اور حضرت داؤدؑ انبیاء یہ سب علیؑ ہی تھے۔

(یعنی حضرت علیؑ بصورت انبیاءؑ ظاہر تھے)

☆ اول و آخر، ظاہر و باطن عبادت گزار مقام عبادت اور سب معبود
 علیؑ ہیں۔

☆ حضرت عیسیٰؑ پیدا ہوتے ہی تکلم فرمایا! اور وہ گویائی وہ کلمہ و
 فصاحت حضرت علیؑ نے بیان کی تھی۔

☆ مصر میں فرعون کے مقابل حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبوت اور معجزہ عصاء اور ید بیضا جس نے ظاہر کیا تھا وہ علی علیہ السلام ہی تھے۔

☆ لَحْمِکَ لَحْمِی ارشاد پیغمبر ﷺ کو سنوتا کہ یہ سمجھ سکو کہ نبی ﷺ کا وہ دوست جو نفس رسول ﷺ ہے وہ علی علیہ السلام ہی تھے۔

☆ جب تمام موجوداتِ عالم پر میں نے نظرِ حقیقت ڈالی تو یقین کی حد تک میں نے یہی دیکھا کہ ہر موجود سے علی علیہ السلام ہی ظاہر تھے۔

☆ وہ انگوٹھی جو حضرت سلمان علیہ السلام کی انگلی میں تھی اس کے نگینے پر جو حلال خداوندی کا نور تھا وہ نور علی علیہ السلام ہی تھے۔

☆ وہ شاہِ سرفراز جو شبِ معراج میں حضرت احمد مختار علیہ السلام کے ساتھ تھے وہ حضرت علی علیہ السلام ہی تھے۔

☆ دونوں عالم کا راز جو پر تو علم الہی تھا جو عرش سے فرش پر ظاہر ہوا وہ علی علیہ السلام ہی تھے۔

☆ جبرائیل امین علیہ السلام ذاتِ لائقین کی بارگاہ سے حضرت محمد مصطفیٰ علیہ السلام کی خدمت میں جو ظاہر ہوئے اس نزول کی علت نمائی علی علیہ السلام تھے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے پورے قرآن مجید میں جس کے اوصاف حمیدہ اور عصمت کو سراہا ہے وہ علی علیہ السلام ہی تھے۔

☆ نہ یہ کفر ہے اور نہ کلمہ کفر جو کچھ تھے وہ علی علیہ السلام ہی تھے۔ اور جو کچھ ہیں وہ علی علیہ السلام ہی ہیں۔

☆ وہ فاتحِ خیبر کہ جس نے ایک ہی حملے میں درِ خیبر اکھاڑ کر دروازہ کھول دیا وہ علیؑ ہی تھے۔

☆ وہ اشجع الناس وہ رجل جو اسلام کی راہ میں جب تک کے راہِ دین درست نہ ہو چشمن سے نہیں بیٹھ سکے وہ علیؑ ہی تھے۔

☆ وہ بہادر شیر جس نے طمعِ نفس کی خاطر اس دنیا کے دستِ خوان پر اپنے ہاتھ کو آلودہ نہیں کیا وہ علیؑ ہی تھے۔

☆ شمسِ تبریز کو جس نے دونوں عالم کے ظاہر اور باطن کے سرستہ رازوں سے واقف فرمایا وہ علیؑ ہی تھے۔

☆ حضرت ختمی مرتبت ﷺ کے ارشاد کے مطابق یا علیؑ تم ہارون ہو اور میں مثلِ موسیٰؑ کیج تو یہ ہے کہ جس طرح موسیٰؑ کے خلیفہ ہارون تھے اسی طرح پیغمبر کے بعد خلیفہ علیؑ ہیں۔ اللہ کی قسم علیؑ تھے علیؑ تھے علیؑ تھے۔

☆ یہ دو تین آیات جو میں نے کنایتاً کہی ہیں حق ہے کہ میری مراد علیؑ تھے۔

☆ مذہبِ تشیع کے بنیادی عقائد میں ولایت کی اہمیت کسی بھی شخص سے ڈھکی چھپی ہوئی نہیں ہے اور یہ حقیقت ہے کہ ولایتِ امیر المؤمنین علیؑ ہی روحِ عباداتِ اصلِ اسلام اور اساسِ ایمان

۶۔

وفی تفسیر الامام علیہ السلام انه قال: انه
لا یكون مسلماً من قال ان محمداً رسول
الله فأتعرف به ولم یعترف ان علیاً (ع) وصیه
وخلیفته و خیر أمتہ وقال: ان تمام الاسلام
باعتماد ولاية علی (ع) ولا ینفع الاقرار
بالنبوة مع جحد امامة علی کما لا ینفع
الاقرار بالتوحید من جحد النبوة وفي کتاب
فضائل امیر المؤمنین (ع) عن محمد بن
صدقة ان سلمان الفارسی و اباذر الغفاری
رضی الله عنهما سئلا علیاً (ع) عن معرفة
الامام بالنورانية فقال (ع) وساق الکلام الی
ان قال: ومن لم یقترب ولا یتبى لم ینفعه الاقرار
نبوة محمد ﷺ الا انهما مقرران۔
(دیکھو تفسیر مرآة الانوار ص: ۲۴)

ترجمہ: بحوالہ تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام
کا ارشاد ہے: وہ شخص مسلمان نہیں ہو سکتا جو رسالت حضرت محمد ﷺ کا اعتراف
تو کرتا ہو مگر یہ اعتراف نہ کرے کہ علی علیہ السلام آپ کے وصی اور خلیفہ اور افضل
امت ہیں۔ تکمیل اسلام و تمام دین ولایت علی علیہ السلام کے ساتھ ہے۔ امامت امیر
المؤمنین علیہ السلام کا انکار کرنے والے کو اقرار نبوت فائدہ نہ دے گا جس طرح کہ

اقرار تو حیدر انکار رسالت کے ساتھ نفع نہیں دیتا۔ (یعنی اقرار تو حیدر لا الہ الا اللہ تب قبول ہوگا فائدہ مند ہوگا جب اقرار رسالت یعنی محمد رسول اللہ ﷺ ہو اور اقرار رسالت تب فائدہ مند ہوگا جب اقرار ولایت علیؑ ولی اللہ وصی رسول اللہ و خلیفہ بلا فصل ہوگا)

کتاب فضائل امیر المؤمنینؑ میں ہے کہ حضرت سلمان فارسیؓ اور حضرت ابوذر غفاریؓ نے امیر المؤمنینؑ سے معرفت امام بالنورانیہ سے متعلق سوال کیا۔ آپؑ نے فرمایا: جس نے میری ولایت کا اقرار نہ کیا اُسے اقرار نبوت حضرت محمد ﷺ ہوئی فائدہ نہ دے گا آگاہ ہو جاؤ۔

یہ دونوں شہادتیں لازم و ملزوم ہیں۔

حضرت رسول خدا ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ:

من انکر امامتہ علیٰ بعدی کان کمن انکر
نبوتی فی حیوتی ومن انکر نبوتی کان
کمن انکر ربوبیتہ ربہ۔

(دیکھو کتاب الامامی شیخ صدوق ص: ۶۵۶ صحیفۃ الابرار ج: ۱ ص: ۲۹)

ترجمہ: جس نے میرے بعد علیؑ کی امامت کا انکار کیا گویا کہ اس نے میری نبوت کا انکار کر دیا اور جس نے میری نبوت کا انکار کیا گویا کہ اس نے توحید الہی کا انکار کر دیا۔

☆ حضور ﷺ کے ارشاد سے واضح عیاں ہو چکا ہے کہ شہادت

نبوت اور شہادت ولایت علیؑ (مقرونان) یعنی لازم و ملزوم ہیں۔ اب جہاں اور جس مقام پر شہادت توحید ہوگی وہاں شہادت نبوت ﷺ دینا ہوگی اور جہاں شہادت نبوت ﷺ دی جائے گی وہاں شہادت ولایت علیؑ بھی لازماً دینا ہوگی۔ بغیر شہادت ولایت علیؑ اقرار توحید و اقرار نبوت و رسالت ﷺ ہرگز ہرگز سودمند نہ ہوں گے۔ اب اگر اذان میں شہادت توحید کے ساتھ شہادت نبوت حضرت محمد ﷺ دی تو شہادت ولایت علیؑ مقرونان (لازم و ملزوم) ہے۔ لازماً دینا ہوگی۔ اسی طرح اقامت اور اسی طرح نماز کے ارکان جہاں شہادت توحید اور شہادت نبوت حضرت محمد ﷺ ہوگی وہاں مقرونان لازماً شہادت ولایت علیؑ دینا ہوگی۔ یہی فرمان حکم سرکار امیر المؤمنین علیؑ ہے اور یہی ارشاد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہے جو آغاز کتاب میں بحوالہ کتاب الاحتجاج بیان ہو چکا ہے اور یاد رکھیں کہ شہادت ولایت علیؑ متقین کیلئے لازم کلمہ ہے۔

الشیخ فی امالی قال اخبرنا محمد بن محمد عن ابی جعفر عن آبائه قال قال

رسول اللہ ﷺ ان اللہ عہدالی عہدا
 فقلت بینہ لی قال اسمع قلت سمعت: قال
 یا محمد ان علیاً رایۃ الہدیٰ بعدک و امام
 اولیائی و نور من اطاعنی و هو الکلمۃ الی
 الزمتہا المتقین ممن احبہ فقد احبنی و من
 البغضہ فقد البخفی مبشرہ بذلك۔

(دیکھو کتاب امالی شیخ مفید ص: ۱۵۴ تفسیر البرہان ج: ۴ ص: ۱۹۹)

مدینۃ المعاجز ص: ۱۶۱ بحار الانوار ج: ۲۴ ص: ۱۷۶ حیات القلوب ج: ۲

ص: ۲۸۹ کنز الفوائد ص: ۳۰۵ وسیلۃ انبیاء ص: ۳۰۱)

ترجمہ: بحوالہ کتاب امالی ابن مابویہ نے بسند معتبر روایت کی ہے کہ جناب
 رسول خدا ﷺ نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ (خداوند عالم نے آسمانوں
 میں مجھی پر بہت سے پوشیدہ راز بیان فرمائے) کہا اے محمد ﷺ جان لو علیؑ
 میرے دوستوں کے امام اور پیشوا ہیں اور وہ ایک نور ہیں۔ اس کیلئے جو میری
 اطاعت کرے اور وہی وہ کلمہ ہیں جس کو میں نے متقین کے لیے لازم قرار دیا
 ہے۔ جس نے ان علیؑ کی اطاعت کی گویا کہ اس نے میری اطاعت کی اور
 جس نے ان حضرت علیؑ کی نافرمانی کی گویا کہ اس نے میری نافرمانی کی۔ لہذا
 یہ خوشخبری علیؑ کو پہنچا دو۔

☆ ارکان اسلام میں معرفت ولایت بھی اہم ترین رکن ہے
 جس کے بغیر ارکان اسلام نامکمل ہیں۔

قال: كميل بن زياد: سألت أمير المؤمنين
 عن قواعد الاسلام ماهي؟ فقال: قواعد
 الاسلام سبعة فأولها العقل: وعليه بنى الصبر
 والثاني صون العرض وصدق اللهجة والثالثة
 تلاوة القرآن على جهته والخامسة حق آل
 محمد ومعرفة ولايتهم والسادسة حق
 الاخوان والمحامات عليهم والسابعة
 مجاورة الناس بالحسنى

(ديوهو بحار الانوار ج: ٦٨ ص: ٣٨١)

ترجمہ: حضرت کمیل ابن زیاد سے روایت ہے کہ آپ نے جناب امیر
 المؤمنین علیہ السلام سے سوال کیا کہ ارکان اسلام کیا ہیں؟ آپ علیہ السلام نے ارشاد
 فرمایا: اسلام کے سات رکن ہیں پہلا رکن عقل ہے اسی پر صبر کی بنیاد رکھی گئی
 ہے۔ دوسرا رکن عزت کی حفاظت ہے اور صدق بیانی ہے۔ تیسرا رکن صحیح انداز
 میں تلاوت قرآن پاک ہے۔ چوتھا رکن راہ خدا میں محبت اور اسی کی راہ میں دشمنی
 ہے۔ پانچواں رکن آل محمد علیہم السلام کا حق اور ان علیہم السلام کی ولایت کی معرفت
 ہے۔ چھٹا رکن بھائیوں کا حق اور ان کی حفاظت و پاسداری ہے۔ ساتواں رکن
 اچھے انداز میں لوگوں کی ہمسائیگی ہے۔

اسی طرح اسلام کے تین بنیادی ستون بیان کیے گئے ہیں۔

عن محمد بن علی وأبی الخرج معاً، عن
 سفیان بن ابراهیم الجویری۔ عن ایہ عن

أبى صادق قال سمعت علياً (ع) يقول:
أثافي الاسلام ثلاث لاتنفع واحدة منهن
دون صاحبتهما: الصلاة والزكاة والولاية.

(ديکھو بحار الانوار ج: ۶۸ ص: ۳۸۶ بحوالہ المحسن ص: ۲۸۶)

ترجمہ: جناب ابوصادق علیہ السلام نے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ
آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسلام کے تین بنیادی ستون ہیں: ان میں سے کوئی ایک
چیز بھی دوسری چیزوں کے بغیر نفع نہیں دیتی۔ نماز، روزہ اور ولایت
حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن سری نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی
خدمت میں عرض کیا کہ مجھے اسلام کے ان ستونوں کے بارے میں بتائیں:

عن عيسى بن السري قال: قلت لأبي
عبدالله عليه السلام أخبرني بدعائم الاسلام الذي
بنى الله عليه الدين لايسح أحداً التقصير
في شيء منها الذي من قصر عن معرفة شيء
منها فسد عليه دينه ولم يقبل منه عمله ومن
عرفها وعمل بها صالح له دينه وقبل منه
وعمله لم يضره ما هو فيه بجهل شيء من
الأمر إن جهله فقال: نعم شهادة أن لا اله
الا الله والايمان برسوله صلى الله عليه وآله والاقرار بما
جاء من عند الله وحق من الأموال الزكاة
الولاية التي أمر الله بها ولاية آل محمد عليهم السلام.

(بحار الانوار ج: ۶۸: ص: ۲۸۷)

جن پر اللہ تبارک نے دین کو استوار فرمایا اور جن سے کوتاہی کسی کو معاف نہیں۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

ہاں:

- (۱) شہادت وحدت یعنی لا الہ الا اللہ
- (۲) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان
- (۳) اُس کا اقرار جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف سے لے کر آئے۔
- (۴) مال میں بننے والا حق زکوٰۃ
- (۵) اور ولایت جس کا اللہ نے حکم دیا ہے یعنی ولایت آل محمد علیہم السلام۔
- (۶) حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا:

عن أبيه عن عبد الله بن القاسم عن مدرك
[بن عبد الرحمن] عن أبي عبد الله عليه السلام قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم الاسلام عريان فلباسه الحياء
وزينته الوفاء ومروئته العمل الصالح وعماده
الورع ولكل شيء أساس وأساس الاسلام
حبنا أهل البيت۔

(بحار الانوار ج: ۶۸: ص: ۲۸۱: ص: ۲۸۲ بحوالہ محاسن ص: ۲۸۶)

ترجمہ: اسلام عریاں ہے جس کا لباس حیاء ہے جس کی زینت وفا ہے جس

کی مردانگی عمل صالح ہے جس کا سہارا پرہیزگاری ہے۔ ہر چیز کی بنیاد ہوتی ہے اسلام کی بنیاد ہم اہلبیت علیہم السلام کی محبت ہے۔

(i) ارکان اسلام میں آل محمد علیہم السلام کا حق اور ان کی ولایت کی معرفت شامل ہے۔

(ii) اسلام کے ستونوں میں نماز روزہ عبادات کے ساتھ ولایت شامل ہے۔ جس کے بغیر کوئی ایک عمل سودمند نہیں رہتا۔

(iii) دین اسلام جن ستونوں پر استوار ہے ان میں ولایت اہم ترین ستون ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

(iv) بنیاد اسلام میں اہلبیت علیہم السلام کی محبت شامل ہے۔

معرفت ولایت اور محبت اہلبیت علیہم السلام آل محمد علیہم السلام کا حق

ہی اسلام کا ستون بنیاد اور ارکان اسلام ہیں۔ جنکے بغیر اسلام عریاں ہے ادھورا ہے اور نامکمل ہے۔ کیونکہ شہادت نبوت اور شہادت

ولایت امیر المؤمنین علیہ السلام علی ابن ابی طالب علیہ السلام مقرون ہیں

یعنی لازم و ملزوم ہیں۔ جیسا کہ سابقہ بیان میں آچکا ہے تاہم یہاں

لفظ مقرونان کا لفظی ترجمہ معنی و مفہوم کو سمجھنا اشد ضروری ہے۔

جو عربی زبان کا لفظ ہے کے معنی ہیں Connected-Joined۔

جفت: Allied

(دیکھو ص: ۸۳۶)

نسیم اللغات اور نور اللغات میں لفظ مقرونان کے معنی ہیں مقرونان
یعنی قریب ملا ہوا وہ عدد جس کا محدود بھی اس کے ساتھ ہو۔

(دیکھو نور اللغات ج: ۴ ص: ۷۱۷ نسیم اللغات ص: ۹۰۸)

کلام امیر المؤمنین علیہ السلام میں بھی کئی مقامات پر لفظ مقرونان استعمال
ہوا ہے۔ چند مثالیں درج ہیں:

العقل والعلم مقرونان فی قرن۔

ترجمہ: عقل اور علم دونوں ایک ہی رسی سے بندھے ہوئے ہیں۔

لا یفترقان ولا یتباینان۔

یہ دونوں کبھی جدا نہیں ہوتے اور نہ دور ہوتے ہیں۔

(دیکھو کتاب غرر الحکم و ذر الکلم)

اصول کافی ج: ۳ ص: ۱۶۶ میں ہے:

الایمان والحباء مقرونان فی قرن ولا یفترقان

ترجمہ: ایمان اور حبیاء دونوں مقرونان ہیں یعنی دونوں ایک رسی سے
بندھے ہوئے ہیں جدا نہیں ہوتے۔

☆ اب جناب امیر المؤمنین علیہ السلام نے خطبہ معرفت بالنورانیہ

میں جو ارشاد فرمایا ہے کہ:

لَمْ يَنْفَعِهِ الْاِقْرَارُ نُبُوَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ

أَلَا إِنَّهُمَا مَقْرُونَانِ -

یاد رکھو کہ محمد ﷺ کی نبوت اور میری ولایت مقرونان ہیں
یعنی ایک دوسرے سے ہرگز ہرگز جدایا علیحدہ یا الگ نہیں کیونکہ اقرار
نبوت محمد ﷺ اور اقرار ولایت علی ﷺ لازم و ملزوم ہیں۔ جدو ہیں
connected ہیں joined ہیں جڑے ہوئے ہیں۔

فقط اقرار نبوت محمد ﷺ میری ولایت کے بغیر نفع نہیں دیتا
اسی طرح صرف میری ولایت کا اقرار۔ اقرار نبوت محمد ﷺ کے بغیر
فائدہ مند نہیں ہوگا۔ کیونکہ اقرار نبوت محمد ﷺ اور اقرار ولایت
علی ﷺ مقرونان ہیں اور یہ وہ کلمہ ہے جو متقین کیلئے لازم ہے۔
اگر ہم ناچیز ارکانِ صلوٰۃ میں ایک اقرار کریں اور دوسرا نہ کریں گویا
کہ نفی ہوگی اور نافرمانی ہوگی قول امیر کائنات علی ﷺ کی جس کا کم از کم
مومن متحمل ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اور یہ جسارت مقصر اور ناصبی ہی
کر سکتا ہے۔

حضرت محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

لَا يَقْبَلُ اِيْمَانُ عَبْدًا اَبُو لَا يَنْتَه

(دیکھو امالی شیخ صدوق ص: ۱۳۸)

کسی بندے کا ایمان بغیر ولایت علیؑ قبول نہیں کیا جائے گا۔
کتاب امالی صدوق میں حضور پاک ﷺ کا ارشاد ہے کہ خداوند عالم نے حضرت
علیؑ کے بارے میں فرمایا کہ:

وَحَجَّتِي فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ عَلِي
جَمِيعٍ مَنْ فِيهِنَّ مَنْ خَلَقِي لَا أَقْبِلُ عَمَلٍ
عَامِلٍ مِنْهُمْ إِلَّا بِالْإِقْرَارِ وَوَلَايَتِهِ مَعَ نُبُوَّةِ
أَحْمَدَ رَسُولِي۔

(ص: ۲۲۳)

ترجمہ: اور زمینوں اور آسمانوں میں بسنے والی تمام مخلوق پر میری حجت ہے
کسی عمل کرنے والے کے عمل کو قبول نہیں کیا جائے گا جب تک وہ میرے حبیب
ﷺ کی نبوت کے ساتھ اس (علیؑ) کی ولایت کا اقرار نہ کرے۔
صبح نے جب حضرت امیر المؤمنینؑ سے عرض کیا کہ مولیٰ مجھے
تقویت دل کیلئے اپنے معارف سے آگاہ فرمائیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ
اے صبح!

فَقَالَ لِي: يَا أَصْبَحُ مَنْ شَكَّ فِي وَلايَتِي فَقَدْ
شَكَّ فِي إِيمَانِهِ: وَمَنْ أَقْرَلَ وَلايَتِي فَقَدْ أَقْرَلَ
بِوَلَايَةِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ: وَوَلَايَتِي مُتَصِلَةٌ: بِوَلَايَةِ
اللَّهِ كَهَاتَيْنِ۔ وَجَمَعَ بَيْنَ أَصْبَعِيهِ يَا أَصْبَحُ

من اقر بولایتی فقد فاز، ومن أنکر ولایتی
فقد خاب وخسر وهوی فی النار ومن دخل
فی النار بسث فیها احقاباً۔

(دیکھو الاحتجاج طبرسی ج: ۱ ص: ۲۴۰)

ترجمہ: جس نے میری ولایت میں شک کیا اس نے اپنے ایمان کو مشکوک کیا
اور جس نے میری ولایت کا اقرار کیا اس نے خدا کی ولایت کا اقرار کیا کیونکہ
میری ولایت خدا کی ولایت سے اس طرح متصل ہے جیسے دو انگلیاں۔ اے
اصغ! جس نے میری ولایت کا اقرار کیا وہ کامیاب و کامران ہوا اور جس نے
انکار کیا وہ گمراہ ہوا اور خسارے میں رہا اور وہ سیدھا و اصل جہنم ہوا۔

ابو حمزہ ثمالی امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ حضور پاک

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا!

ان الله جل جلاله بعث جبرئیل الی
محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان یشهد لعلی ابن ابی طالب
علیه السلام بالولاية فی حياته۔

(دیکھو امالی شیخ مفید ص: ۱۸۰ - کتاب الیقین ص: ۵۲ - مدینة المعاجز ص: ۸۰)

☆ حضرت علی علیہ السلام کی ولایت کا اقرار خدا کی ولایت کا اقرار

ہے۔

☆ بغیر ولایت علی علیہ السلام کسی بھی شخص کا ایمان قبول نہیں کیا جائے

گا۔

☆ حضرت علیؑ تمام آسمانوں اور زمینوں پر بسنے والی مخلوقات پر حجتِ خدا ہیں۔ کسی عمل کرنے والے کا عمل بجز اقرار نبوت محمد ﷺ و اقرار ولایت علیؑ قبول نہیں کیا جائے گا۔

حضرت محمد ﷺ نے خطبہ غدیر میں ارشاد فرمایا:

معاشر الناس! فضلو علیاً فانہ افضل الناس
بعدی من ذکر وأنثیٰ بنا انزل اللہ الرزق
وبقی الخلق ملعون ملعون مغضوب مغضوب
علیٰ من رد قولی هذا ولم یوافقہ ان
جبرئیل خبرنی عن اللہ تعالیٰ بذلك ویقول
من عادى علیاً ولم یتولہ فعلیہ لعنتی وغضبى
ولتنظر نفس ما قدمت لغد۔ واتقوا اللہ ان
تخالفوه فتزل قدم بعد ثبوتها ان اللہ خیر
بماتعلمون۔

(سورة الحشر ۱۸)

(دیکھو کتاب الاحتجاج ج: ۱ ص: ۶۰)

ترجمہ: اے لوگو! علیؑ کے فضل و کمال کا اعتراف کرو کیونکہ میرے بعد دنیا بھر میں سب سے زیادہ حسن و خوبی کے مالک (علیؑ) ہی ہیں۔

یاد رکھو پاک پروردگار ہمارے ہی وجہ سے رزق دیتا ہے اور ہمارے ہی سب سے مخلوقات عالم کی بقاء ہے۔ ملعون ہے ملعون ہے مغضوب ہے مغضوب

ہے لعنتی ہے اور زیرِ عتاب ہے وہ شخص جو میری اس بات کی تائید کرنے کی بجائے اس کی تردید کرے کیونکہ جبریل علیہ السلام نے خدا کی جانب سے مجھے یہ خبر دی ہے اس کا ارشاد ہے کہ جو شخص علی علیہ السلام سے دشمنی کرے گا اور ان کے اقتدار و اختیار کو تسلیم نہیں کرے گا وہ میری نفرین اور میرے غضب کا سزاوار ہوگا۔ لہذا ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ اپنے توشہ آخرت پر نظر رکھے۔

اے لوگو! تم اللہ سے ڈرو کہ کہیں اس کے حکم کی خلاف ورزی نہ ہو جائے اور جہنم کے بعد کہیں پیر ڈمگانے نہ لگیں۔ یقیناً خداوندِ عالم تمہارے ہر عمل سے باخبر ہے۔

(سورۃ الحشر ۱۸)

معاشر الناس انه خيب الله الذي نزل في كتابه يا حسرتي على ما فرطت في جنت الله معاشر الناس تدبروا القرآن وافهموا آياته وانظروا الى محكماته ولا تتبعوا متشابهه فوالله لن بين لكم زواجره ولا يوضح لكم تفسيره الا الذي انا اخذ بيده ومصحده ابي وشائل بعضه ومعلمكم ان من كنت مولاه فهذا علي مولاه وهو علي ابن ابي طالب اخي ووصيي وموالاته من الله عز وجل انزلها علي السلام

دوسرے سے موافقت کل بھی رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ ایک دوسرے سے اس وقت تک جدا الگ نہیں ہوں گے جب تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر نہ پہنچ جائیں۔

یہ تھا خاتم النبیین افضل المرسلین سرکار رحمۃ اللعالمین حضرت محمد ﷺ کا آخری خطاب پیغام جس میں واضح ارشاد ہے کہ:

☆ علیؑ جب اللہ (یعنی تقرب الہی کا وسیلہ) ہیں۔
☆ علیؑ میرے بعد دنیا میں سب سے زیادہ حسن و خوبی کے مالک ہیں۔

☆ علیؑ کے فضل و کمال کا اعتراف کرو۔

☆ علیؑ ہی آیات قرآنی کی تشریح و توضیح کرنے والے ہیں۔

☆ علیؑ میرے بھائی میرے جانشین ہیں جن کی پیروی کرنے کا

فرمان پہنچانے کیلئے اللہ نے مجھے (محمد ﷺ) کو مامور کیا ہے۔

☆ جس کا میں مولا ہوں اس کا یہ علیؑ مولا ہے۔

☆ قرآن اور علیؑ ایک دوسرے سے موافقت کلی رکھتے ہیں۔

☆ قرآن ثقل اکبر ہے علیؑ ثقل اصغر ہیں یہ دونوں ایک دوسرے سے

ہرگز ہرگز جدا نہیں ہوں گے۔

بقول شاعر:

دھوپ کی شدت میں اپنا حکم منوا کر رہا

معاشر الناس! ان علیاً والطیسن من ولدی
هم الثقل الا صغر والقرآن هو الثقل الا کبر
فکل واحد منبی عن صاحبه وموافق له لن
یفترقا حتی یردا علی الحوض۔

(دیکھو الاحتجاج طبرسی ج: ۱ ص: ۶۰)

اے لوگو! علیؑ جب اللہ ہیں جس کی مخالفت کرنیوالے کے
بارے میں قرآن کہتا ہے کہ یہی لوگ قیامت کے دن کہیں گے کہ وحسرت
وادردا! ہماری اس کوتاہی پر جو ہم لوگوں نے جب اللہ کے بارے میں روارکھی۔
(سورۃ زمر ۵۶)

اے لوگو! قرآن میں غور و فکر سے کام لو۔ اس کی آیتوں کو سمجھو محکمات
پر نظر رکھو مشابہات کی پیروی نہ کرو۔ تم بخدا اس دنیا میں اور کوئی ایسا نہیں جو ان
آیتوں کی توضیح و تشریح کر سکے جو برائیوں کی روک تھام اور اچھائیوں کی اشاعت
کے سلسلے میں نازل ہوئی ہیں سوائے اس ایک شخص کے بارے میں جس کے بازو
تھام کر میں بلند کر رہا ہوں اور جس کے بارے میں تم سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ:
جس کا میں مولا ہوں اس کے یہی علیؑ مولا ہیں“ اور یہ علیؑ ابن ابی
طالب میرے بھائی اور میرے جانشین ہیں۔ نیز جن کی پیروی کرنے کا فرمان
پہنچانے کیلئے اللہ نے مجھے مامور کیا ہے۔

اے لوگو! علیؑ اور میری پاک ذریت ہی ثقل اصغر ہیں اور
قرآن ثقل اکبر ہے۔ یہ ایک دوسرے کی خبر دینے والے ہیں۔ نیز یہ ایک

دشت کی روح الامین علیہ السلام سے خاک چھنوا کر رہا
 اپنے آگے جس نے پیغمبر ﷺ کی بھی چلنے نہ دی
 مولا حیدر علیہ السلام کو غدیر خم میں بنوا کر رہا
 جب چند بار آمدِ جبرائیل علیہ السلام ہو گئی
 آخر کو حکم خاص کی تعمیل ہو گئی
 اس شان سے غدیر میں مولا بنے علی علیہ السلام
 صورت یہ تھی کہ دین کی تکمیل ہو گئی
 جب دین کی غدیر میں تکمیل ہو گئی
 یعنی وصولِ محبتِ جبرائیل علیہ السلام ہو گئی
 کس ناز سے رسول ﷺ نے اللہ سے کہا
 اب تو تمہارے حکم کی تعمیل ہو گئی

استاد فقر جلالوی

☆ نقطہ بائے بسم اللہ حضرت علی علیہ السلام ہیں:

..... بقول امیر المؤمنین (علی) علیہ السلام

أنا النقطة التي تحت الباء المسبوطة..... الخ-

(دیکھو مشارق انوار الیقین فی اسرار امیر المؤمنین علیہ السلام ص: ۲۱)

جناب امیر المؤمنین علی علیہ السلام کا فرمان ہے کہ

(بائے بسم اللہ) ب کے نیچے کا نقطہ میں علی علیہ السلام ہوں۔

☆ صراط المستقیم سے مراد حضرت علیؑ ہیں۔ یعقوب
دین سے مراد حضرت علیؑ ہیں۔ باب اللہ حضرت علیؑ
ہیں۔

قال رسول الله ﷺ.....فانه باب الله
والصراط المستقيم على ويعوب الدين وقائد
الغرمحجلين ومولى من انا مولاه لا يحبه
إلا طاهر الولادة ذاكي العنصر ولا يبغضه إلا
من خبث أمله وولادته۔

(دیکھو مشارق انوار الیقین فی اسرار امیر المؤمنینؑ ص: ۵۴)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علیؑ باب اللہ ہیں صراط مستقیم
علیؑ ہیں۔ یعوب دین علیؑ ہیں قائد غر المحجلین ہیں۔ میں ان کا یہ علیؑ مولا ہے۔ اس
علیؑ (علیؑ) سے وہی محبت رکھے گا جس کی ولادت پاک ظاہر ہوگی اور وہی بعض
رکھے گا جس کی ولادت کی اصل میں خباثت ہوگی۔

☆ حضرت علیؑ مثل قل هو اللہ احد ہیں۔

طینت علیؑ طینت نبیؑ ہے۔

قال رسول الله ﷺ.....يا ابن سمره ان
علياً مني وأنامنه روحه روحي وطينته
طينتي.....وهو صالح المؤمنين امره امرى

حکمه حکمی و طاعته طاعتی قال

رسول اللہ ﷺ لعلی: یا علیؑ مشک فی

أمتی کمثل (قل هو اللہ احد)۔

(دیکھو مشارق انوار الیقین - فی اسرار امیر المؤمنینؑ ص: ۵۶)

ترجمہ: رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابن سمرۃ بے شک علیؑ

مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں۔ اس کی روح میری روح ہے۔ اس کی

طینت میری طینت ہے اور وہ صالح المؤمنین ہیں۔ اس کا امیر الامر ہے۔ اس کا

حکم میرا حکم ہے۔ اس کی اطاعت (درحقیقت) میری اطاعت ہے۔ اور رسول

اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا! اے علیؑ آپ کی مثال میری امت میں مثل

قل هو اللہ احد کی ہے۔

☆ حضرت علیؑ کا مشرک (درحقیقت) خدا کا مشرک ہے۔

قال رسول اللہ ﷺ لحذیفہ بن ایمان:

یا حذیفہ ان علیاً حجة اللہ الایمان به ایمان

باللہ والكفر به کفر باللہ والشک به شک

باللہ والشک فیہ شک فی اللہ۔

(دیکھو مشارق انوار الیقین فی اسرار امیر المؤمنین ص: ۵۹)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے حذیفہ یمانی سے ارشاد فرمایا: اے

حذیفہ! بے شک علیؑ حجت خدا ہیں۔ علیؑ پر ایمان خدا پر

ایمان ہے۔ علیؑ سے کفر خدا کا کفر ہے۔ اور علیؑ کا مشرک

خدا کا مشرک ہے اور جس نے علیؑ میں شک کیا گویا کہ اس نے اللہ میں شک کیا۔

☆ مثل الاعلیٰ: باب رحمت، کلمہ تقویٰ، معدن حکمت، اول و آخر (عروة الوثقی) اللہ کی طرف وسیلہ آئمہ الطہرہ ہیں۔

قال رسول الله ﷺ اول ما خلق الله نوري
ثم فتق منه نور عليؑ..... ثم خلق
العرش، وللوح والشمس والقمر والنجوم و
ضوء النهار. وضوء الابصار والعقل والمعرفة
وأبصار العباد، وأسماءهم وقلوبهم من نوري
ونوري مشتق من نوره فنحن الأولون ونحن
الآخرون ونحن السابقون ونحن الشافعون
ونحن كلمة الله ونحن خاصة الله ونحن
أحب الله ونحن وجه الله ونحن آمناء الله
..... ونحن السيل والسلسيل والمهنج
القيوم والصراط المستقيم..... ونحن
الوسيلة الى الله..... ونحن كلمة التقوى
والمثل الاعلى والحجة العظمى والعروة
الوثقى التى من تمسك بهانجا..... عن
ابن عباس قال: كنا عند رسول الله ﷺ
..... ثم جعلنا عن يمين الوش فسبحنا

فبحث الملائكة -

(دیکھو مشارق انوار الیقین فی اسرار امیر المؤمنین علیہ السلام)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے اول اللہ نے میرا نور خلق فرمایا: پھر میرے نور سے علی علیہ السلام کا نور خلق کیا۔ پھر عرش خلق ہوا پھر لوح اور چاند اور ستارے اور صبح کی روشنی اور عقل اور معرفت یہ تمام میرے نور سے خلق ہوئے اور میرا نور اس (اللہ) کے نور سے مشتق ہے۔ پس ہم (اہلبیت علیہم السلام) اول ہیں۔ آخر ہیں سابق ہیں۔ اللہ کا کلمہ ہیں وجہ اللہ ہیں۔ عین الحیاة ہیں۔ سبیل و سلسیل ہیں۔ صراط مستقیم ہیں۔ اللہ کی طرف وسیلہ ہم ہیں۔ حکمت کی کان ہم ہیں اور رحمت کا دروازہ ہیں۔ تقویٰ کا کلمہ ہم ہیں۔ اللہ کی اعلیٰ مثل ہم ہیں۔ عظیم حجت ہم ہیں۔ عروۃ الثقلین ہم ہیں۔ جس نے ان کے ساتھ تمسک رکھا نجات پا گیا۔ ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ سب سے اول ہم (اہلبیت علیہم السلام) نے تسبیح خدا کی پھر ملائکہ نے ہم سے تسبیح سیکھی۔

اب ملاحظہ فرمائیں کتاب روضة من الکافی ج: ۸ ص: ۶۸ و تفسیر

نوالثقلین ج: ۴ ص: ۱۲ میں حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب

علیہ السلام اپنے خطبہ وسیلہ میں ارشاد فرمایا:

بالبیتنی لم ألتخذك خلیلاً لقد اضللتنی عن
الذکر بعد اذ جاءنی وکان الشیطان للانسان
خذولاً فأنا الذکر الذی عنه ضل والسیل
الذی عنه مال والایمان الذی به کفر

والقرآن الذی إیاه هجر والذین به کذب
والصراط الذی عنه نکب ولئن رتعا فی
الحطام المنصرم۔

ترجمہ: یقیناً اس نے مجھ ذکر سے بہکا دیا بعد اس کے وہ میرے پاس آچکا
تھا اور شیطان تو ہے ہی انسان کو مصیبت کے وقت تنہا چھوڑ دینے والا۔ آپ
ﷺ نے فرمایا! پس میں وہ ذکر ہوں جس سے وہ منہ پھیر گئے وہ راستہ ہوں
جس سے لوگ منحرف ہو گئے وہ ایمان ہوں جس کے لوگ منکر ہو گئے وہ قرآن
ہوں جس کو چھوڑ دیا وہ دین ہوں جس کو لوگوں نے جھٹلایا وہ صراط مستقیم ہوں جس
سے لوگ بھٹک گئے۔

☆ پس جس نے بھی علی ﷺ کو چھوڑ دیا گویا کہ وہ اللہ کے ذکر،
ایمان، قرآن اور صراط مستقیم سے ہاتھ دھو بیٹھا کیونکہ سرکار
امیر المؤمنین علی ﷺ ہی ذکر، ایمان قرآن اور صراط مستقیم ہیں وہ صراط
مستقیم جس کا ہر مؤمن پانچ وقت نماز میں ذکر کرتا ہے۔

سورۃ مبارکہ اعراف آیت: ۱۷۲ میں خدا فرماتا ہے۔

وَإِذْ أَخَذْنَا مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ
ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ أَسْتَ
بِرِكُمْ، قَالُوا بَلَىٰ شَهِدْنَا أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَمَةِ
إِنْ كُنَّا عَنْ هَذَا غَافِلِينَ۔

ترجمہ: اور (وہ وقت یاد کرو) جب کہ تیرے رب نے اولادِ آدم کی پشتوں سے ان کی اولاد کو لیا اور انہیں ان کی اپنی اپنی ذات پر گواہ قرار دیا (اور ان سے پوچھا) کیا میں تمہارے پروردگار نہیں ہوں انہوں نے کہا ہاں! ہم گواہی دیتے ہیں (یہ اقرار اس لیے لیا) تاکہ تم قیامت کے دن یہ نہ کہو کہ ہم اس سے بے خبر تھے۔
اس آیت کی تفسیر سرکارِ باقر العلوم حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمائی کہ:

عن جابر عن ابی جعفر علیہ السلام قال قلت لہ لم
سمی امیر المؤمنین علیہ السلام امیر
المؤمنین! قال سماہ اللہ وهذا انزلہ فی
کتابہ واذا اخذ ربک من بنی آدم من
ظہورہم ذریعتہم واشہدہم علی انفسہم
الست بربکم وان محمدا رسولی وان علیاً
امیر المؤمنین علیہ السلام۔

(دیکھو تفسیر البرہان ج: ۲ ص: ۴۷)

ترجمہ: حضرت جابر کی روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کیا کہ امیر المؤمنین کو کب امیر المؤمنین کہا گیا؟ تو امام علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نے آپ علیہ السلام کو امیر المؤمنین اس وقت کہا جیسا کہ اس آیت میں ہے کہ اے حبیب یاد کرو اس وقت کو جب تیرے رب نے نبی آدم سے ان کے ظہور پر یہ عہد لیا تھا اور انہیں ان کے نفوس پر گواہ ٹھہراتے ہوئے یہ کہا تھا کہ میں

تمہارا رب ہوں، محمد ﷺ میرا رسول ہے اور علیؑ امیر المؤمنین ہیں۔

قال الصادقؑ فی قوله تعالى (واذا اخذ ربك

من بنی آدمؑ) كان الميثاق ماخوذاً عليهم

لله بالربوبية ولرسوله بالنبوة ولامير المؤمنين

والائمة بالامامة فقال (الست بربكم)

ومحمد ﷺ نبيكم وعلىؑ امامكم وآلائمة

الهادون ائمتكم؟ (فقالوا بلى)

(ديكھو بحار الانوار ج ۲۶: ص ۲۶۸)

ترجمہ: حضرت امام جعفر صادقؑ نے واذا اخذ ربك من

بنی آدم کے متعلق فرمایا کہ خدا نے ان سے اپنے رب محمد ﷺ کے نبی اور علیؑ

اور دیگر آئمہ کے امام ہونے کا ميثاق لیا۔ خدا نے فرمایا کہ میں تمہارا رب

نہیں ہوں۔ محمد ﷺ تمہارے نبی، علیؑ تمہارے امام اور علیؑ کی اولاد

میں سے باقی آئمہ تمہارے ہادی رہیں نہیں ہیں سب نے کہا ہاں۔

☆ اولادِ آدمؑ سے ميثاق (الست بربكم) جو لیا گیا تھا وہ

عہدِ ربوبیت و نبوت و امامت و ولایت حضرت علیؑ و آئمہؑ

کا تھا۔ اور یہ وہ عہد و ميثاق تھا جو نہ صرف تمام نبی نوعِ آدمؑ

سے لیا گیا بلکہ تمام انبیاء کرامؑ کو معبوثِ بررسالت بھی

عہدِ ولایت علیؑ سے کیا گیا ہے۔

حد ثنا حمزہ بن یعلیٰ عن محمد بن

الفضیل عن ابی حمزہ الشمالی عن ابی
جعفر علیہ السلام قال ولاتینا ولایۃ اللہ الّتی لم
یبعث نبیاً قط الا بها۔

(دیکھو بصائر الدرجات ص: ۹۵)

ترجمہ: حضرت ابو حمزہ ثمالی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ
علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ ہماری ولایت اللہ کی ولایت ہے وہ ولایت ہے جس
کے بغیر اللہ نے کسی نبی کو ہرگز مبعوث نہیں کیا۔

☆ ولایت علی علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے
صحائف میں لکھ دیا ہے۔

حدثنا یعقوب بن یزید عن الحسن بن
محبوب عن محمد بن الفضیل عن ابی
الحسن علیہ السلام قال ولایۃ علی علیہ السلام مکتوب فی
جميع صحف الانبیاء ولن یبعث اللہ
نبیاً الا نبوة محمد صلی اللہ علیہ وسلم وولایۃ وصیہ علی۔

(کتاب بصائر الدرجات ص: ۹۲)

ترجمہ: حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ اللہ نے ولایت علی
علیہ السلام کو تمام انبیاء کے صحیفوں میں لکھ دیا ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ نے کسی بھی نبی کو
مبعوث برر سالت بغیر عہد نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وولایت علی علیہ السلام نہیں کیا۔

(سورۃ مبارکہ آل عمران آیت ۸۱) میں ارشاد خداوندی

ہے:

واذا اخذ الله ميثاق النبين لملأوا ايتكم من
كتاب وحكمة ثم جاءكم رسول مصدق لما
معكم لتؤمنن به ولتنصرنه قال ء اقررتم
واخذتم على ذلكم اصري قالوا اقررنا ؕ قال
فاشهدوا وانما معكم من الشهدين ٥

ترجمہ: اور (وہ وقت یاد کرو) جب کہ اللہ نے تمام انبیاء سے عہد لیا تھا کہ
میں تمہیں کتاب و حکمت میں سے دوں گا۔ پھر ایک رسول آئیگا جو مصدق ہوگا۔
ان چیزوں کا جو تمہارے ساتھ ہوں گی تو تم ضرور اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد
کرنا فرمایا! کیا تم نے اقرار کیا اور اس اقرار پر میرا بوجھ اٹھایا (تو) ان سب نے
کہا ہم نے اقرار کیا فرمایا کہ تم گواہ رہنا (اس اقرار پر) اور میں بھی تمہارے
ساتھ گواہ ہوں۔

اس آیت میں ميثاق النبين سے مراد ولایت علیؑ ہے۔
آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ شب معراج مجھے آسمانوں کی طرف لے جایا گیا۔
واوحی اللہ عزوجل ان سئل من قد ارسلنا
قبلك من رسلنا علی ما قد بعثوا فقلت لهم
علی ما بعثتم فقالو علی نبوتك ولایة علی بن
ابی طالبؑ۔

(دیکھو تفسیر مرآة الانوار ص: ۲۸ کتاب حق البقین علامہ شیرج: ۱۰)

ص: ۱۵۱ - کفایة الموحدين ج: ۲ ص: ۲۹۳ حلیة الشیخ ص: ۱۰۴)

ترجمہ: تو اللہ عزوجل نے مجھے وحی کی کہ میں انبیاء مرسلین سے پوچھوں کہ تمہیں کس شرط پر نبوت و رسالت دی گئی۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ ہمیں آپ کی نبوت اور علیؑ کی ولایت پر نبوت و رسالت دی گئی ہے۔

حضرت امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں:

ان الله اخذ ميثاق النبيين علي' ولاية عليؑ

واخذ عهد النبيين علي' ولاية عليؑ۔

(تفسیر مرآۃ الانوار ص: ۲۶ بصائر الدرجات ص: ۹۳)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرامؑ سے ميثاق اور عہد ولایت علیؑ پر لیا تھا۔

سماعۃ بن مہران روایت کرتے ہیں کہ میں نے صادق آل محمدؑ سے

قول باری: **اوفوابعہدی اوفوبعہدکم** (اوفوابعہدی سے مراد

ولایت علیؑ ہے) کے بارے میں دریافت کیا تو آپؑ نے ارشاد فرمایا:

اوفو بولاية علي فرضاً من الله اوف لكم الجنة

(دیکھو تفسیر العیاشی ج: ۱ ص: ۴۲)

ترجمہ: اس سے مراد ہے کہ تم اپنے کیے ہوئے عہد کو ایفا کرو ولایت علیؑ

کے ذریعہ یعنی تم ولایت علیؑ کو جو خدا کی طرف سے تم پر فرض ہے مانو تو میں

تمہیں جنت میں پہنچانے کا وعدہ پورا کروں گا۔

اس روایت کو درج ذیل کتب میں بھی ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

(بحار الانوار ج: ۹ ص: ۱۰۱ تفسیر البرہان ج: ۱ ص: ۹۱)

(تفسیر فرات ص: ۸ اصول کافی ج: ۲ ص: ۳۰۷)

بقول مولانا نذر حسین قمر علی اللہ مقامہ لکھتے ہیں: ایمان اور کوئی عمل بغیر ولایت علیؑ مقبول نہیں۔ پھر دلیل میں امام الانبیاء حضرت محمد ﷺ کا ارشاد گرامی تحریر فرمایا ہے۔

النظر الى علي بن ابي طالب عليه السلام
عبادة وذكره عبادة ولا يقبل ايمان عبداً الا
بـولايتهـ

(املی شیخ صدوق ص: ۱۳۸)

ترجمہ علیؑ کے چہرہ پر نظر ڈالنا عبادت ہے اور اس کا ذکر بھی عبادت ہے۔ خدا کسی بندے کا ایمان بغیر ولایت علیؑ مقبول نہیں کرے گا۔
☆ جس علیؑ کا ذکر عبادت ہو اس کا ذکر نماز میں مبطل نماز قرار پائے

آگے مولانا نذر حسین قمر وزیر آبادی خوبصورت بات تحریر کرتے ہیں کہ جب ولایت علیؑ کے اقرار کے بغیر کسی کا بھی ایمان قبول نہیں تو اسی ولایت کے بغیر کسی کا عمل قبول کیونکر ہو سکتا ہے۔

(دیکھو کتاب شہادت ولایت علیؑ ص: ۸۹)

☆ باب ۸ سے مراد حضرت علیؑ ہیں۔

(سورۃ مبارکہ البقرہ کی آیت ۵۸)

واذ قلنا ادخلوا هذه القرية فكلوا منها حيث
شئتم رغداً وادخلوا الباب سجداً وقولوا

حطۃ نغفر لکم خطیکم وسنزید المحسنین۔

(البقرہ آیت: ۸)

ترجمہ: اور جب ہم نے کہا کہ اس بستی میں داخل ہو جاؤ اور اس میں سے جہاں چاہو با فراغت کھاؤ اور دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا اور کہنا حطۃ ہم تمہاری خطائیں معاف کر دیں گے اور اچھے کام کرنے والوں کو ہم زیادہ عطاء کریں گے۔

علامہ طالب جوہری مدظلہ العالی اپنی تفسیر احسن الحدیث ج: ۱ ص: ۳۳۳ میں اس آیت کی تفسیر تحریر فرماتے ہیں:

مذکورہ بالا تحریر سے یہ واضح ہو گیا کہ باب حطۃ وہ دروازہ تھا جس سے مغفرت طلب کرتے ہوئے گزر کر شہر میں داخل ہونا تھا۔ اس سلسلے میں پیغمبر اکرم ﷺ کی بعض روایات بہت معنی خیز اور ایمان افروز ہیں۔

عن ابن عباسؓ ان النبی ﷺ قال علی باب
حطۃ من دخل فیہ کان مومنًا ومن خرج منه
کان کافرًا۔

ترجمہ: ابن عباس نے رسول اللہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا کہ علیؓ باب حطۃ، جو اس میں داخل ہوا وہ مومن ہے اور جو اس سے خارج ہوا وہ منکر ہے۔

(الحوالہ اہلسنت والجماعت الصواعق محرقہ ابن حجر ص: ۷۵)

(الجامع الصغیر سیوطی ج: ۲ ص: ۱۴۰)

(کنز العمال متقی ہندی ج: ۵ ص: ۲۹ بر حاشیہ مسند چاپ مصر)

ان علیاً سفینہ نجاتها و باب حطتها۔

(تفسیر نور الثقلین ج: ۱ ص: ۸۲)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ علی اس امت کا سفینہ نجات اور بابِ حطہ

ہیں۔

اخرج ابن ابی شیبہ عن علی ابن ابی

طالب رضی اللہ عنہ قال انما مثلنا فی هذه الامة

کسفینة نوح و کباب حطة فی بنی اسرائیل۔

(بحوالہ تفسیر نرمنشور سیوطی ج: ۱ ص: ۷۲)

ترجمہ: ابن ابی شیبہ نے علی رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے کہ اس امت میں ہماری

مثال نوح کے سفینے اور بنی اسرائیل کے بابِ حطہ کی مثال ہے۔

☆ صراطِ مستقیم سے مراد حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔

عن الصادق رضی اللہ عنہ قال الصراط المستقیم

امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ۔

(دیکھو تفسیر احسن الحديث ج: ۱ ص: ۱۳۵ بحوالہ تفسیر العیاشی)

امام صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صراطِ مستقیم سے مراد امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ ہیں:

☆ ابوابِ خدا سے مراد محمد و آلِ محمد رضی اللہ عنہ ہیں۔ حضرت امام جعفر صادق

رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صراطِ مستقیم سے مراد امیر المؤمنین ہیں۔

عن السجاده عليه السلام قال نحن ابواب

الله ونحن الصراط المستقیم ونحن عینہ

علمہ ونحن تراجمہ و حبیہ ونحن اركان

توحیدہ ونحن موضع سرہ۔

(دیکھو تفسیر احسن الحديث ج: ۱ ص: ۱۳۴)

(بحوالہ معانی الخبر بحوالہ المیزان ج: ۱ ص: ۳۹۰ چاپ اوّل)

ترجمہ: امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم ابواب خدا ہیں اور ہم صراطِ مستقیم ہیں اور ہم اس کے علم کا ظرف ہیں اور ہم اس کی وحی کے ترجمان ہیں اور ہم اس کی توحید کے ارکان ہیں اور ہم اس کے راز کا محل ہیں۔

☆ سورۃ مومنون کی آیت ۷۲ میں صراط سے مراد اہلبیت علیہم السلام کی ولایت ہے۔

عن علی کرم اللہ وجہہ فی هذه الایة قال

الصراط ولایتنا اهل البيت۔

(تفسیر احسن الحديث ج: ۱ ص: ۱۳۴ بحوالہ ینابیع المودة ص: ۱۲۴)

ترجمہ: حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ اس آیت میں صراط سے مراد ہم اہل البیت علیہم السلام کی ولایت ہے۔

علامہ طالب جوہری مدظلہ العالی احسن الحديث ج: ۱ ص: ۱۳۵ حاصل

نظر بیان فرماتے ہیں کہ:

اس کے ذخیرہ احادیث میں اس مفہوم کی بکثرت روایات پائی جاتی

ہیں جن میں سے چند اس مقام پر نقل کی گئیں۔ چونکہ محمد آل محمد علیہم السلام کے

احکامات اور دین و شریعت کی بشری تجسیم ہیں۔ لہذا اگر صراطِ مستقیم سے وہ خود

بھی مراد ہوں ان کی سنت و سیرت بھی مراد ہو اور ان کی ولایت و محبت بھی مراد ہو

تو اس میں کوئی فطری یا عقلی استبعاد نہیں ہے۔ یہی سبب ہے کہ اس آیت مبارکہ کے فوراً بعد صراطِ مستقیم کی تشریح خود پروردگار عالم نے ان الفاظ میں کی ہے کہ یہ نعمت پانے والوں کا راستہ ہے۔

☆ نباءِ عظیم سے مراد حضرت علیؑ ہیں۔

حدثنا احمد بن محمد عن ابی عمیر وغیره
عن محمد بن المفضل عن ابی حمزہ
الشمالی عن ابی جعفرؑ قال قلت جعلت
فداک ان الشیعة یسئلونک عن تفسیر هذه
الایة عم یتسألون عن النباء العظیم۔
(سورۃ نبا ایت: ۱۱..... قال هو اللہ امیر المؤمنینؑ)

(دیکھو کتاب بصائر الدرجات ج: ۲ ص: ۹۷)

ترجمہ: حضرت ابو حمزہ ثمالی نے امام ابو جعفر صادقؑ سے دریافت کیا کہ میری جان آپؑ پر فدا ہو۔ شیعہ سورہ نبا کی آیت سے متعلق پوچھتے ہیں کہ نباءِ عظیم کیا ہے؟ تو آپؑ نے قسم کھا کر فرمایا: نباءِ عظیم سے مراد امیر المؤمنینؑ ہیں۔

☆ میزان سے مراد حضرت علیؑ ہیں:

حدثنا عمران بن موسیٰ عن موسیٰ بن
جعفر عن علی بن اسباط عن محمد بن
الفضیل عن ابی حمزۃ الشمالی عن ابی
عبد اللہؑ قال سئلته عن قول عزوجل

وان هذا صراطى مستقيماً فاتبدوه۔ قال هو
والله على الميزان والصراط۔

(سورة الانعام: ۱۰۲)

ترجمہ: ابو حمزہ ثمالی سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سورۃ انعام کی آیت کے متعلق سوال کیا۔ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم علی علیہ السلام میزان اور صراط ہیں۔

☆ **الحسنة** سے مراد ولایت علی علیہ السلام ہیں۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین نے آیت
من جاع بالحسنة فله خير منها^۱ کی تفسیر میں فرمایا:

الحسنة معرفة الولاية وحبنا اهل البيت
عليهم السلام۔

(دیکھو اصول کافی ج: ۱ ص: ۲۶۳)

ترجمہ: حسنة سے مراد معرفت ولایت اور محبت اہلبیت ہے۔
بحرہ تفسیر قی علامہ کاشانی^۲ لکھتے ہیں۔

الحسنة واللہ ولایۃ امیر المؤمنین علیہ السلام۔

(دیکھو تفسیر الصلفی ج: ۲ ص: ۲۵۰)

ترجمہ: خدا کی قسم حسنة (نیکی) سے مراد ولایت امیر المؤمنین علیہ السلام ہے۔

☆ **ذكر الله** حضرت علی علیہ السلام ہیں۔

آئمہ معصومین علیہم السلام نے اس آیت ان الصلوة تنهى
عن الفحشاء والنمكر والذكر الله اکبر کی تفسیر فرماتے ہیں۔

نحن ذكر الله ونحن اكبر۔

ترجمہ: ہم اللہ کا ذکر ہیں اور ہم ہی اکبر ہیں۔

(دیکھو مرآة الانوار ص: ۸ تفسیر البرہان ج: ۴ ص: ۱۶۵)

(کفاية المصلحين ج: ۱ ص: ۲۵۲)

حضرت امام باقر علیہ السلام سورۃ الجمعہ کی آیت یا ایہا الذین امنو

اذا نودی الصلوۃ من يوم الجمعة فاسعوا الى ذکر

اللہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ذکر اللہ امیر المؤمنین علیہ السلام ہیں۔

ترجمہ: اللہ کا ذکر امیر المؤمنین علیہ السلام ہیں۔

☆ اب چونکہ ذکر اللہ حضرت علی علیہ السلام ہیں اور نماز میں علماء و فقہاء اس امر پر

متفق ہیں۔ ذکر کی نماز میں کوئی ممانعت نہیں ہے بلکہ نماز میں تین ہی تو چیزیں

ہیں:

(۱) قرآن (۲) ذکر (۳) دُعا

پھر نماز میں شہادت و ولایت علی علیہ السلام دنیا عین ذکر اللہ کرنا ہے۔

☆ الصلوۃ حضرت علی علیہ السلام ہیں۔

حضرت امام باقر علیہ السلام نے حضرت جابر الجعفی سے ارشاد فرمایا:

والصلوۃ امیر المؤمنین علیہ السلام یعنی بالصلوۃ

الولاية وهی الولاية الكبرى ۵

(دیکھو الاختصاص ص: ۱۲۹)

ترجمہ: نماز امیر المؤمنین علیہ السلام ہیں یعنی صلوۃ سے مراد ولایت ہے اور یہی

ولایت کبریٰ ہے۔

مزید حوالا جات ملاحظہ فرمائیں:

(تفسیر مرآۃ الانوار ص: ۲۶ تفسیر البرہان ج: ۴ ص: ۲۶۵)
(کفایۃ الموحدین ج: ۱ ص: ۶۴۱ تفسیر العیاشی ج: ۱ ص: ۱۲۸)
(القطرۃ من بحر ص: ۱۷۶)

☆ وجودِ علیؑ خود نماز ہو اور اس کے ذکر سے جو خود ذکر اللہ ہو۔ پھر اس کا ذکر مبطل نماز ہو۔ یہ بات فہم و ادراک سے بالاتر ہے۔

مولانا نذر حسین قمر وزیر آبادی اعلیٰ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب شہادت ولایت علیؑ کے ص: ۱۸۲ پر لکھا ہے کہ جس کا ذکر اور قرآن جس سے مملو ہو اور جسے جزو ایمان بلکہ مدار ایمان بیان کیا گیا ہو اور زبان قدسی جسے نجات کی ضمانت اور شرط قبولیت اعمال قرار دے اور (حضرت) امام جعفر صادقؑ نے جس کیلئے تاکید حکم دیا ہو کہ تم میں سے جب بھی کوئی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے وہ ساتھ علیؑ ولی اللہ بھی کہے اور جس کی محبت و اقرار کے بغیر نماز بھی قبول نہ ہو۔ اسے نماز سے باہر رکھنا اور اس پر اصرار کرنا بلکہ شہادت ولایت کو مبطل نماز قرار دینا سمجھ میں نہ آنے والی بات ہے۔ اہل میں نماز تو وہی ہے جس کے تشہد میں ولایت علیؑ کی شہادت ہو اور اس کیلئے قرآن میں حکم ایذی ہے۔

وہ لوگ جو اپنی شہادتوں (جمع کا صیغہ ہے جو عربی میں تین سے کم پر

استعمال نہیں ہوتا) پر قائم رہتے ہیں (یہ) وہی لوگ ہیں جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں (شہادت ولایت سے) اور (یہی لوگ) جنت میں مکرم ہوں گے۔
(پ ۲۹ المعارج آیات: ۲۲-۲۵)

☆ اس کے بعد جس کا دل چاہے تشہد میں شہادت ولایت علیؑ دے اور جو متفق نہ ہو وہ اپنی راہ خود نکالے اور پھر جو شک کرے گا اس سے فقط ذال ایمان کا نقصان ہوگا جیسا کہ سرکارِ حجت عمل فرجہ کی توفیق مبارک میں ہے کہ:

الثالثة من التوقيعات وفيه عن ابي عمرو
العمري قال تشاجر ابن ابي غانم القرويني
وجماعة من الشعية في الخلف و ذكر ابن
ابي غانم ان ابي محمد مضى ولا خلف له
ثم انهم كتبوا في ذلك كتابا و انفذوه الى
الناحية و اعلموه بما تشاجروا فيه فورد
جواب كتابهم بخطه عليه السلام و على آله
و آبائه بسم الله الرحمن الرحيم عافانا الله
و اياكم من الفتن و وهب لنا و لكم روح
اليقين و اجادنا و اياكم من سوء المتعطل
انه انهى الى ارياب جماعة منكم في
الدين و ما دخلهم الشك و الحيرة في ولاة
امرهم فغمنا ذلك لكم لالتا و سائنا فيكم
لا فينا لان معانفا لافاقة بنا الى غيره و الحق

معنا فلن بوحشنا من قعدونحن صنایع ربنا
والخلق بعد صنایعنا۔

(دیکھو کتاب الزام الناصب فی اثبات الحجة الغائب ص: ۴۳۸۔ ۴۳۹)

ترجمہ: سرکارِ حجت العظمیٰؑ فرماتے ہیں کہ تم شیعوں کی ایک جماعت کے شک کا حال مجھ تک پہنچا اور جو انہوں نے اپنے ولی الامر (امام) کے بارے میں شک کیا حیرت کا اظہار کیا مجھے بہت دکھ پہنچا۔ اپنے لیے نہیں بلکہ تمہارے لیے اور یہ بات ہمیں بری لگی اپنے لیے نہیں بلکہ تمہارے لیے۔ اگر تم ہم سے دور ہو تو اللہ ساتھ ہے ہمیں غیر اللہ کی طرف کوئی حاجت ہی نہیں ہمیں کوئی وحشت نہیں ہوتی اگر کوئی کم بخت ہم سے منہ موڑے ہم چودہ اللہ کی صنعت ہیں اور باقی جتنی خلق ہے وہ ہماری صفت ہے۔

آنحضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

عن ابن عباس [رحمة الله] قال: قال رسول
الله ﷺ الشاك في فضل علي بن ابي
طالب عليه السلام يحشر يوم القيامة من قبره وفي
عنقه طوق من نار فيه ثلاثمائة شعبة: على
كل شعبة منها شيطان يكلح في وجهه ويتفل
فيهِ۔

(دیکھو أمالی شیخ مفید ص: ۱۴۴۔ ۱۴۵)

ترجمہ: ابن عباس سے روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے فضائل میں شک کرنے والا قیامت کے دن یوں محشور ہوگا کہ

اس کی گردن میں آگ کا طوق ہوگا۔ جس کے 100 گوشے ہوں گے ہر گوشے میں ایک شیطان ہوگا جو اس کا منہ چڑا کر اس پر تھو کے گا۔
☆ جس طرح نماز خود و حضرت علی ؑ ہیں۔ اسی طرح اذان بھی خود امیر المؤمنین ؑ ہیں۔

واذان من الله ورسوله الى الناس يوم
الحج الاكبر-
(سورة توبه آیت: ۳)

ترجمہ: اور یہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے حج اکبر کے دن تمام لوگوں کے لیے اعلان (اذان) ہے۔

اس آیت کی تشریح میں حضرت امام علی زین العابدین ؑ فرماتے ہیں۔

الاذان امير المؤمنين عليه السلام-
(دیکھو تفسیر العیاشی ج: ۲ ص: ۷۶)

ترجمہ: اذان امیر المؤمنین حضرت علی ؑ ہیں۔
مزید حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

(تفسیر لصفی ج: ۱ ص: ۶۸۳ بحار الانوار ج: ۹ ص: ۵۷ تفسیر البرہان ج: ۲ ص: ۱۰۲)

حضرت امام جعفر صادق ؑ نے ارشاد فرمایا:

هو اسم في كتاب الله لا يعلم ذلك احد غيري-
(تفسیر العیاشی ج: ۲ ص: ۷۶)

ترجمہ: قرآن پاک میں ایک ایسا نام ہے جس کو میرے سوا کوئی نہیں جانتا اور فرماتے ہیں وہ نام اذان ہے جو حضرت علی ؑ کا ہے۔

مزید حوالہ جات کیلئے ملاحظہ فرمائیں:

(تفسیر الصافی ج: ۱ ص: ۶۸۲ تفسیر البرہان ج: ۲ ص: ۱۰۲)

☆ جس علی علیہ السلام کا نام نامی اسم گرامی خالق کائنات نے اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں اذان رکھا ہو اور جو خود اذان ہو اس کا نام بطور شہادت ولایت علی علیہ السلام جزو اذان نہ ہو۔ عجیب مضحکہ خیز تاثر ہے اور مسخرہ پن ہے۔ خداوند عالم نے قرآن کی (سورۃ الماعون آیت: ۴-۵) میں ایسے نمازیوں کا ذکر بھی کر دیا ہے جو نمازی تو ہیں مگر حقیقت صلوٰۃ سے غافل ہیں۔

فویل للمصلین ۵ الذین ہم عن صلاتهم

س ————— اھ ————— ون ۵

ترجمہ: پس (خرابی) ہے نمازیوں کیلئے یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی نمازوں سے غافل ہیں۔

اس مقام پر اس امر کی وضاحت اشد ضروری ہے کہ اس آیت میں تارکین صلوٰۃ کی ہرگز ہرگز مذمت نہیں کی گئی بلکہ لفظ مصلین واضح دلیل ہے کیونکہ تارکین صلوٰۃ کیلئے لفظ مصلین استعمال نہیں ہو سکتا۔

مصلین کا معنی ہے نمازی جنہیں خدا نمازی نہیں سمجھتا کہہ رہا ہے۔ انہیں بے نماز نہیں کہا جاسکتا، پس واضح وعیاں ہو چکا۔ عذاب کی وعید ان لوگوں کیلئے ہے۔ جو نماز تو پڑھتے ہیں مگر (حقیقت) صلوٰۃ سے بے بہرہ ہیں۔ جو نمازی تو ہیں مگر روح صلوٰۃ سے بے بہرہ ہیں۔ جو نمازی تو ہیں مگر روح صلوٰۃ سے بے خبر ہیں

یعنی (حقیقت صلوٰۃ) کے تارک اور اس سے غافل ہیں۔

مولانا نذر حسین قمر وزیر آبادی اعلیٰ اللہ مقامہ نے اپنی کتاب شہادت

ولایت علیؑ ص: ۱۷۱ پر نتیجہ اخذ کیا ہے کہ

☆ نماز کو صلوٰۃ کہا ہی اس لیے جاتا ہے کہ اس میں صلوٰت ہے۔ (محمد ﷺ)

آل محمد ﷺ پر درود) اور یہ کہاں کا انصاف ہے کہ صلوٰت میں تو آل کو شامل کیا

جائے مگر شہادت میں ان کے ذکر کو مطلق نماز گردانا جائے؟

ایک قسم تو نماز پڑھنے والوں کی یہ ہوئی کہ نماز پڑھنے کے باوجود انہیں

وعید جہنم سنائی جا رہی ہے اب دوسری قسم کے نمازیوں پر بھی نظر ڈالتے جائیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے!

اور جو لوگ اپنی شہادتوں پر قائم رہنے والے ہیں اور جو لوگ اپنی

نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں ایسے لوگ ہی جنتوں میں عزت پانے والے ہوں

گے۔

(پ: ۹۲ المعارج آیت: ۳۳-۳۵)

پہلی قسم کے نمازیوں کیلئے کہا گیا ہے کہ وہ نماز تو پڑھتے ہیں مگر چونکہ

حقیقت و روح نماز سے بے خبر و غافل ہیں۔ اس لیے وارد جہنم ہوں گے جب کہ

دوسری قسم کے نمازیوں کی بابت کہا گیا وہ چونکہ اپنی شہادتوں پر قائم رہنے والے

ہیں۔ (اس قائم رہنے کی وجہ سے) اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں اور چونکہ

ان کی نمازیں (بوجہ شہادتوں پر قائم رہنے کے) ضائع ہونے سے محفوظ رہتی

ہیں۔ لہذا یہی لوگ جنت میں مکرم ہوں گے۔ اس بحث کا لب لباب یہ ہوا کہ نمازوں کی حفاظت ان سے ممکن اس لیے ہو سکی کہ وہ اپنی شہادتوں (بشہد تہم جمع کا صیغہ ہے جو عربی میں تین سے کم پر استعمال نہیں ہوتا) (یعنی شہادتِ توحید شہادتِ نبوت اور شہادتِ ولایت) پر قائم رہنے والے ہوئے۔ اگر وہ شہادتوں پر قائم نہ رہتے تو ان کی نمازیں بھی محفوظ نہ رہتیں جو شہاداتِ نمازوں کی حفاظت کا ذریعہ بنی۔

☆ آئمہ اہلبیت علیہم السلام کی ولایت لامتناہی ہے جس کو دنیا کی کسی بھی چیز پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

روی عن الصادق علیہ السلام انه قال له یونس
لولاى لکم وما عرفنہ اللہ تعالیٰ من حقکم
احب الی من الدنیا بخدا فیرھا قال: یونس
متیئنت الغضب فیہ قال یا یونس مستنا بغير
قیاس ما الدنیا وما بهاہل ہی الاسد فورۃ
اوستر عورۃ وانت لك بمحتنا الحیوۃ الدائمۃ
(دیکھو سفینۃ البحار ص: ۶۹۲)

ترجمہ: یونس نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا! آپ اہلبیت علیہم السلام کی ولایت خدا نے ہم پر فرض کی ہے۔ میرے نزدیک یہ نعمتِ دنیا اور تمام چیزوں سے بہتر ہے۔ امام ناراض ہوئے۔ فرمایا تم نے غلط قیاس کیا دنیا اور ہر چیز کیا ہے؟ ماسوائے کچھ وقتی کھانے پینے کے کیا ہے؟ اور تم اس کا مقابلہ

ہماری محبت سے کر رہے ہو جو ایک دائمی حیات ہے۔

☆ بوجہ ولایت آئمہ اطہار علیہم السلام ہماری خلقت پاک ہوئی۔

فاذا أتيت قبر الاثمة عليهم السلام بالبقيع
فاجعله بين يديك ثم قل: السلام عليكم
يا ائمة الهدى السلام عليكم يا اهل التقوى
السلام عليكم يا حجج الله على اهل
الدنيا۔ السلام عليكم أيها القوامون في
البرية بالقسط..... طبتم وطاب منبتكم أنتم
الذين من بكم عينا ديان الدين فجعلكم في
بيوت أذن الله أن ترفع ويذكر فيها اسمه
وجعل صلوأتنا عليكم رحمة لنا وكفارة
لذنوبنا إذا اختاركم لنا وطيب خلقنا بما من
علينا من ولايتكم۔

(دیکھو من لا يحضره الفقيه ج: ۲ ص: ۳۴۴)

ترجمہ: حضرت امام حسن علیہ السلام، حضرت امام زین العابدین علیہ السلام،

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام بمقام جنت البقیع

زیارت قبور ائمہ علیہم السلام ہمیں پڑھنے کا حکم ہے۔ آپ علیہ السلام پاک ہیں۔ آپ کی

بنیاد بھی طاہر و مطہر ہے۔ آپ علیہ السلام پر درود بھیجنے کو خود ہمارے لیے اللہ نے

رحمت اور ہمارے گناہوں کا کفارہ قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہمارے

لے منتخب کیا۔ آپ علیہ السلام کی ولایت کے سبب سے ہم لوگوں کی خلقت پاک

ہوئی۔

☆ حضرت علیؑ اور آئمہؑ کی مودت کی وجہ سے عبادتیں شرفِ قبولیت کو پہنچیں گی اور انہی کی معرفت کے سبب سے ہمیں ایمان نصیب ہوا۔

وتقول عند أمير المؤمنين عليه السلام أيضاً
”الحمد لله الذي اكرميني بمعرفته ومعرفته
رسوله ومن فرض طاعته رحمة منه لي وتطؤلاً
منه علي ومن علي بالايمان الحمد لله الذي
سير في بلاده وحملتني علي دوابه۔

(دیکھو من لا يضره الفقيه ج: ۲ ص: ۳۵۲)

ترجمہ: امیر المؤمنینؑ کی صریح اقتداس کے پاس یہ کہو اُس خدا کی حمد جس نے اپنی مہربانی اور اپنے جو دو کروم سے مجھے اپنی معرفت اپنے رسول کی معرفت اور ان ہستیوں کی معرفت دے کر جن کی اطاعت اس نے فرض کی ہے میری عزت افزائی کی مجھے ایمان سے نوازا حمد اس اللہ کی جس نے مجھے اپنے ملکوں کی سیر کرائی۔

أمرکم رشدو ومیتکم التقویٰ وفعلکم الخیر
وعادتکم الاحسان وسبحیتکم الکرم وشأنکم
الحق والصدق والرفق وقولکم حکم
وعظمت النعمة والتلفت الفرقة وأصلح ماکان
فسد من دنیانا وبموالاتکم تمت الكلمة
وعظمت النعمة وأتلفت الفرقة وبموالاتکم

تقبل الطاعة المعرفة ولكم المودة الواجبة
والدرجات الرفیة والمقام المحمور
یا ولی اللہ ان ینى وین اللہ عزوجل ذنوباً
لا یأتى علیها إلا رضاکم منیع من أتمنکم علی
سرہ واسترعاکم أمر خلقہ۔
(دیکھو من لا یحضرہ الفقیہ ج: ۲ ص: ۳۷۴ - ۳۷۵)

آپ ﷺ کا حکم ہدایت ہے اور آپ کی وصیت تقویٰ ہے۔ آپ
ﷺ کا فعل خیر ہے۔ آپ ﷺ کی عادت احسان ہے۔ آپ
ﷺ کی مودت واجب ہے۔ آپ ﷺ کی مودت کی وجہ سے عبادتیں قبول
ہوں گی۔ اے اللہ کے ولی میرے اور اللہ کے درمیان کچھ گناہ ہیں جو
بغیر آپ ﷺ لوگوں کی مرضی کے نہیں ہو سکتے۔

☆ لا الہ الا اللہ شروط کے ساتھ ہے جس کی ایک شرط امام بھی ہیں۔
حضرت امام ﷺ نے بمقام نیشاپور (ایران) ارشاد فرمایا کہ

قال: سمعت أبی موسیٰ بن جعفر یقول:
سمعت أبی جعفر بن محمد یقول سمعت
أبی محمد بن علی یقول: سمعت أبی علی
بن الحسین یقول سمعت أبی الحسین ابن
علی بن أبی طالب یقول: سمعت أبی
أمیر المؤمنین علی بن أبی طالب یقول:
سمعت رسول اللہ ﷺ یقول: سمعت

جبرئیل یقول: سمعت اللہ جل جلالہ
 یقول: لا إله الا اللہ حصنی فمن دخل
 حصنی أمن من عذابی۔

قال: فلما مرت الراحلة نادانا: بشروطها رو أنا
 من شروطها قال مصنف هذا الكتاب: من
 شروطها الاقرار للرضاعليه السلام بأنه إمام
 من قبل الله عزوجل على العباد مفترض
 الطاعة عليه۔

(دیکھو کتاب التوحید ص: ۲۵)

ترجمہ: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے پدر بزرگوار موسیٰ بن
 جعفر ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے اپنے پدر بزرگوار
 جعفر بن محمد ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے اپنے پدر بزرگوار
 محمد بن علی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے اپنے پدر بزرگوار
 علی ابن الحسین ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے اپنے پدر
 بزرگوار حسین ابن علی ابن ابی طالب ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا وہ فرماتے تھے کہ
 میں نے اپنے پدر بزرگوار حسین ابن علی ابن ابی طالب ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا
 وہ فرماتے تھے کہ میں نے اپنے پدر بزرگوار امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب
 ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے

ہوئے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو کہتے ہوئے سنا اور جبرائیل علیہ السلام کہتے تھے کہ میں نے اللہ جل جلالہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ لا الہ الا اللہ میرا قلعہ ہے جو شخص میرے قلعہ میں داخل ہو وہ عذاب سے محفوظ رہا۔ روای کا بیان ہے کہ جب آپ جناب علیہ السلام کی سواری آگے بڑھی تو آپ علیہ السلام نے ہم لوگوں کو پکار کر کہا یہ شروط کیسا تھ ہے اور میں بھی ان شروط میں سے ایک ہوں (یا اسکی ایک شرط میں بھی ہوں)۔ اس کتاب (التوحید) کے مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ان شروط سے حضرت امام رضا علیہ السلام کے متعلق اقرار کے معنی ہیں کہ وہ بھی بندوں پر اللہ کی طرف سے امام ہیں جن کی اطاعت بندوں پر فرض ہے۔

☆ قول حضرت امام رضا علیہ السلام شہادات پر واضح دلیل ہے کہ لا الہ الا اللہ کی شرطیں ہیں جن میں ایک شرط اقرار امامت بھی ہے۔

شہادات پر تاکید حکم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے قاسم بن برید کے جواب میں فرمایا کہ (جب) خداوند عالم نے عرش کو خلق فرمایا تو اس پر لکھا:

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علیہ السلام امیر المؤمنین

جب پانی کو پیدا کیا تو یہ لکھا:

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علیہ السلام امیر المؤمنین

جب کرسی کو خلق فرمایا تو کناروں پر لکھا:

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علیہ السلام امیر المؤمنین

جب لوح کو خلق کیا تو اس پر لکھا:

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ﷺ امیر المؤمنین

اور حضرت اسرافیل کو خلق کر کے اس کے جسم پر لکھا:

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ﷺ امیر المؤمنین

اور حضرت جبرائیل کو پیدا کیا تو اس کے پروں پر لکھا:

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ﷺ امیر المؤمنین

اور آسمانوں کو بنایا تو اس کے کناروں پر لکھا:

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ﷺ امیر المؤمنین

زمینوں کو پیدا کیا تو اس کے اطباق پر لکھا:

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ﷺ امیر المؤمنین

پہاڑوں کو بنایا تو ان کو چوٹیوں پر لکھا:

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ﷺ امیر المؤمنین

سورج کو خلق کیا تو اس پر لکھا:

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ﷺ امیر المؤمنین

چاند کو خلق کیا تو اس پر لکھا:

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ﷺ امیر المؤمنین

اور وہ سیاہی جو اس میں دکھائی دیتی ہے اس تحریر کا عکس ہے:

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ﷺ امیر المؤمنین

فاذا قال احدکم لا الہ الا اللہ محمد رسول

اللہ فلیقل علی ﷺ امیر المؤمنین

پس تم میں سے جب کوئی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ زبان سے
 سلسل جاری کرے تو فوراً بلا فصل علیؑ امیر المؤمنین بھی کہے۔

☆ فرمان حضرت امام جعفر صادقؑ بھی بہت واضح ہے کہ اس ارشادِ
 امام حق کو کسی بھی خاص موقعہ محل کیلئے مخصوص نہیں کیا جاسکتا بلکہ یہ تاکیدِ حکم عام
 ہے یعنی تم میں جب بھی کوئی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے تو وہ فوراً
 ساتھ ہی علیؑ امیر المؤمنین بھی کہے۔ لہذا اذان، اقامت تشہد سے حکم امام
 ہرگز ہرگز خارج نہیں کیا جاسکتا ہے۔ ورنہ مفہوم و اذاقاں احد کم : تم
 میں سے جب بھی کوئی کہے: بے مقصد و بے معنی ہوگا۔

اس لیے امیر المؤمنین علی ابن ابی طالبؑ نے خطبہ معرفت
 بالنورانیہ میں ارشاد فرمایا کہ:

ومن لم یقر بولایتی لم ینفحہ الاقرار نبوة
 محمد ﷺ ألا إنها مقرونان۔

(دیکھو مقدمہ مرآة الانوار ص: ۲۴)

جو میری ولایت کا اقرار نہیں کرتا اسے آنحضرت ﷺ کی نبوت کا اقرار
 کوئی فائدہ نہیں دے گا۔ یاد رکھو یہ دونوں شہادتیں (اقرار) یعنی (شہادت نبوت
 اور شہادت ولایت) لازم و ملزوم ہیں:

☆ فرآمین آئمہ اطہار حضرت امام علیؑ حضرت امام جعفر
 صادقؑ اور حضرت امام رضاؑ کی روشنی میں شہادت

ولایت علیؑ نہ صرف اشد ضروری ہے بلکہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا جزو ہے جس کے بغیر کسی بھی عمل کرنے والے کا عمل قبول نہیں ہو سکتا۔

اب جو کوئی کلام الامام تاکید حکم کے باوجود اس سے گریزاں ہے گویا کہ اس کا عمل سنت الہیہ سنت نبویہ اور فرامین آئمہ معصومینؑ کی صریحاً نفی ہے۔ لہذا ایسا عمل کرنے والے کا عمل ہرگز ہرگز قبول نہ ہوگا۔ اب الحمد للہ اس موضوع کی آخری منزل تک آپہنچے ہیں جو مسئلہ خاص توجہ طلب ہے اور جس کا سمجھنا اشد ضروری ہے وہ ہے ارکان نماز میں شہادت آئمہؑ اور خصوصاً (ذکر) ولایت علی ابن ابی طالبؑ۔

من لا یحضرہ الفقیہ ج: ۱ ص: ۲۰۸ تہذیب

الاحکام ج: ۱ ص: ۱۳۱ حضرت امام جعفر صادقؑ سے طہی نے دریافت کیا:

وقال الحلبي: له أسمى الأئمة في الصلاة؟

قال: أجمعهم۔

ترجمہ: کیا میں نماز میں آئمہ اطہارؑ کے نام لے سکتا ہوں۔

امامؑ نے ارشاد فرمایا تم ان کے اجمالی طور پر لو (خوب سجا سجا کر

(لو۔)

☆ معلوم ہوا کہ نہ صرف تشہد بلکہ نماز میں کئی مقامات پر نام آئمہ اطہار علیہم السلام لینے کا واضح حکم موجود ہے۔ لہذا اب شہادات سے پہلو تہی ہچکچاہٹ کرنے والا نہ صرف نا فرمان ہے اور بے ادب بھی۔

زیر نری نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا مسجد میں داخل ہو کر اور آغاز نماز سے قبل یہ دعا پڑھو!

اللھم انی اتوجه الیک بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم وعلى
امیر المؤمنین صلوات اللہ علیہما من اوجه
من توجه الیک بہما واقرب من تقرب الیک
بہما وقربنی منہما ذلّٰف ولا تباعدنی عنک
آمین رب العالمین۔

(دیکھو مستدرک الوسائل ج: ۱ ص: ۲۷۱)

ترجمہ: نماز کیلئے سمت قبلہ یعنی قبلہ رخ ہونا بھی بلاشبہ ضروری ہے۔ بقول علامہ محمد سبطین صاحب قبلہ سرسوی اعلیٰ اللہ مقامہ لکھتے ہیں اس کی بندگی کیلئے سمت مقررہ ضرور ہوئی۔ اس کو عربی میں قبلہ کہتے ہیں یعنی سمت توجہ اور دین الہی میں جہت عبادت اور سمت توجہ الی اللہ مکہ قرار پایا کہ مرکز زمین ہے اول جائے عبادت ہے۔ اول مقام سجدہ ہے کہ ملائکہ نے اس عالم دہری میں حضرت آدم علیہ السلام کو جو سجدہ تعظیمی ادا کیا تھا اسی مقام پر کیا تھا..... زبان قدرت نے اس کی خصوصیت کو مقبول و منظور کر کے اس کو اپنا گھر اور حرم کہا۔ جہت عبادت و قبلہ ہوا۔

جس کی حکمت و موزونیت واضح ہے اور اب یہ خصوصیت اور بڑھ چکی ہے کہ ہادی اسلام کا وطن ہے اور بالخصوص بنائے کعبہ اس کے نائب و وزیر بھائی علیؑ کی جائے ولادت ہے۔ جو اس کے بعد پیشوائے کل اور روحانی قبلہ انام و کعبہ اسلام ہے۔

ومثل علی مثل الکعبة یوتی الیہ ولایاتی۔

(حدیث رسول علیؑ کی مثال کعبہ کی ہے کہ اس کی طرف لوگ آتے ہیں اور متوجہ ہوتے ہیں۔ اس کا کام نہیں ہے کہ وہ لوگوں کی طرف جائے اور ان کی طرف متوجہ ہو۔ جو کعبہ سے منہ موڑے گا وہ اپنا دین کھوئے گا جو علیؑ سے منہ موڑے گا وہ اپنے ایمان سے ہاتھ دھوئے گا۔

(دیکھو اسلامی نماز ص: ۴۸ - ۴۹)

☆ معلوم ہوا نیت نماز کے وقت بندگی خدا کے وقت ضرور منہ مسجد حرام بیت اللہ کی طرف ہوں ورنہ عبادت ہرگز قبول نہ ہوگی۔ اور پانچوں اوقات نماز میں کل عالم کے مسلمان اپنے مرکز محور اسلام یعنی کعبہ کی طرف متوجہ مشغول عبادت نظر آتے ہیں جو درحقیقت جائے ولادت مولائے کائنات حضرت علیؑ ہے۔

فقہاء اور مجتہدین نے گیارہ نجاسات کا ذکر اپنی توضیحات میں فرمایا ہے

جو کہ درج ذیل ہیں:

(۱) پیشاب (۲) پانچخانہ (۳) منی (۴) خون (۵) مردہ (۶) کتا

(۷) سور (۸) مسکر (نشہ دینے والی چیز) (۹) فناع (یعنی جو

کی شراب)

(۱۰) کافر (۱۱) پنے

ان متذکرہ بالانجاسات کے علاوہ ایک نجاست اور بھی ہے جس کا ذکر توضیحات میں نہیں ملتا اور جو کتے سے بھی زیادہ نجس تر ہے۔

محمد بن علی بن الحسین فی (لعل) عن

محمد بن الحسن عن سعد ابن عبد اللہ۔

عن أحمد بن الحسن بن علی بن فضال:

عن الحسن بن علی۔ عن عبد اللہ ابن لکیر

عن عبد اللہ بن ای یعفور عن ابی عبد اللہ

علیہ السلام (فی حدیث) قال: وإياك أن

تخسل من غسالة الحمام ففيها تجتمع غسالة

اليهووی والنصرانی والمجوسی والناصب لنا

أهل البيت فهو شرهم: قال الله تبارك

وتعالى لم يخلق خلقاً أنجس من الكلب وأن

الناصب لنا أهل البيت لا نجس منه۔

(دیکھو وسائل الشعیہ ج: ۱ ص: ۱۵۹)

ترجمہ: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ..... آپ علیہ السلام

نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ نے کوئی چیز کتے سے زیادہ نجس پیدا نہیں کی

لیکن جو شخص ہم اہلبیت علیہم السلام سے دشمنی رکھے وہ کتے سے بھی زیادہ نجس ہے۔

☆ اذان و اقامت:

۵ ۴ ۳ ۲ ۱

نماز پنجگانہ میں (صبح، ظہر، عصر، مغرب، عشاء) ہر ایک کے لیے اذان کہنا

سنت مؤکدہ ہے۔ بعض علماء کے نزدیک اذان واجب ہے۔ سنت ہے کہ تین مرتبہ الصلوٰۃ کہا جائے اقامت کہنا سنت مؤکدہ ہے اور اذان سے اس کا ثواب زیادہ ہے اور جناب مرتضیٰ کے نزدیک نماز ہائے پنجگانہ میں اقامت واجب ہے اور بے وضو اقامت کہنا حرام ہے اور اقامت کہہ چکنے کے بعد بات کرنا حرام ہے۔ سوائے اس ضروری بات کے جو نماز ہی کے متعلق ہو مثلاً کسی کی پیش نمازی کے متعلق رائے دینا یا مؤمنین کی صفوں کو سیدھا کرنا۔

(دیکھو نماز شعیہ مترجم ۲۷-۲۸)

مطابق فتاویٰ حضرات علماء کرام نجف اشرف۔

فصول اذان:

اللہ اکبر

اشھدان لا الہ الا اللہ

چار مرتبہ

دو مرتبہ

اشھد ان محمد رسول اللہ

اشھدان امیر المؤمنین و امام المتقین علیاً

ولی اللہ وصی رسول اللہ خلیفہ بلا فصل

و آل محمد علیہم السلام خیر البریہ

دو مرتبہ

(فأما قول: أشهد أن علياً أمير المؤمنين وآل محمد ﷺ خير البرية على ما ورد في شوذ الأخبار فليس بمعمول عليه في الأذان ولو فعله الانسان لم ياثم به۔
(ديکھو کتاب المبسوط ج: ۱ ص: ۹۹)

ترجمہ: اذان واقامت میں اس قدر اشہدان علیا امیر المؤمنین و آل محمد خیرہ البریہ بھی شاذ روایت میں آیا ہے اگر اذان اور اقامت میں یہ جملے کہے جائیں تو گناہ نہ ہوگا۔
(مزید ملاحظہ فرمائیں: احکام الشیعة مطابق فتاویٰ حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ المرجع الدینی المصلح میرزا احسن الحائری الاحقاقی ص: ۳۷۱)
مسئلہ ۲۷۲: کامل ترین صورت یہ ہے کہ شہادت ثالثہ کا دوسرا فقرہ اس طرح کہا جائے۔

اشہدان علیناء امیر المؤمنین و ابنائہ
المعصومین اولیاء اللہ یا حجج اللہ۔

حی علی الصلوٰۃ

حی علی الفلاح

حی علی خیر العمل

(وقد روی فی خبر أن الصادق علیہ السلام سئل عن معنی ”حی علی خیر العمل“ فقال خیر العمل الولاية وفي خبر آخر خیر العمل

بر فاطمة وولدها عليهما السلام۔)

(دیکھو کتاب التوحید ص: ۲۴۱)

ترجمہ: ایک دوسری روایت میں بیان کیا گیا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے **حی علی خیر العمل** کے معنی کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ **خیر العمل** ولایت ہے۔ اور دوسری حدیث میں **خیر العمل** جناب فاطمہ سلام اللہ علیہما اور ان کی اولاد علیہم السلام ہے)

اللہ اکبر دو مرتبہ

لا الہ الا اللہ دو مرتبہ

سنت ہے کہ اذان ختم کر کے بیٹھ جائے یا کھڑے ہو کر (ایک قدم آگے بڑھ کر) یہ دُعا باتھ اٹھا کر پڑھے:

اللهم اجعل قلبی باراً وعیشی قاراً وعملی ساراً

ورزقی داراً وجعل لی عند قبر نبیک محمد

صلی اللہ علیہ وسلم مستقراً وقراراً برحمتک یا رحم الراحمین۔

اس کے بعد اقامت کہے:

اللہ اکبر دو مرتبہ

اشھدان لا الہ الا اللہ دو مرتبہ

اشھدان محمداً رسول اللہ دو مرتبہ

اشھدان امیر المؤمنین وامام المتقین علیاً ولی اللہ

وصی رسول اللہ خیفۃ بلا فصل و آل محمد علیہم

السلام خیر البریہ دو مرتبہ

حی علی الصلوٰۃ دو مرتبہ

حی علی الفلاح دو مرتبہ

حی علی خیر العمل دو مرتبہ

قد قامت الصلوٰۃ دو مرتبہ

لا الہ الا اللہ ایک مرتبہ

(قد قامت الصلوٰۃ کے معنی ہیں تحقیق قائم ہو گئی۔ نماز یعنی حضرت علیؑ کا

فرمان:

”یقیمون الصلاۃ“ فمن أقام ولا یتی فقد

أقام الصلاۃ وإقامة ولا یتی۔

اقامت نماز سے مراد خداوندی یہ ہے کہ میری (حضرت علیؑ) کا

ولایت کو قائم کریں۔ پس جس نے میری ولایت کو قائم کیا اس نے نماز کو قائم کیا۔

(بحوالہ خطبہ معرفت بالنورانیہ سابقہ بیان میں گزر چکا ہے)

اگر کسی جگہ مطلق پتہ ہی نہ چلے کہ قبلہ کس سمت ہے تو ایک نماز کو

چاروں طرف ادا کرے اگر کمی وقت حائل ہو تو جس طرف اس کا گمان غالب

ہو پڑھ لے اور اگر نماز پڑھ چکنے کے بعد معلوم ہو کہ قبلہ کی طرف پشت تھی تو خواہ

وقت باقی ہو نہ ہو نماز قضا پڑھے اور جب نماز کیلئے کھڑا ہو تو مرد کے پیروں کے

درمیان کم از کم چار گشت اور زیادہ سے زیادہ ایک بالشت کا فاصلہ ہو۔ ہاتھوں کو

رانوں پر زانوں کے برابر لٹکائے اور ہاتھوں کی انگلیاں باہم ملا کر رکھے پھر نیت کرے (کہ نماز پڑھتایا پڑھتی ہوں میں واجب یا سنت قریبہ) پھر تکبیرۃ الاحرام (اللہ اکبر) کہے۔ نیت کرنے میں زبان سے الفاظ کہنے کی ضرورت نہیں بلکہ دل ہی دل میں اس وقت کی نماز کا تعین کرے اور دل میں ہی سب کچھ کہہ کے ساتھ ہی دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھا کر اللہ اکبر کہے اور اس کے فوراً بعد دُعاے توجہ پڑھے۔

شیخ صدوقؒ نے من لایحضرہ الفقیہ ج: ۱ ص: ۱۹۹

علامہ باقر مجلسیؒ نے بحار اللوار ج: ۸۴ ص: ۲۰۶-۲۱۷

میں حضرت امام جعفر صادقؑ اور حضرت امام رضاؑ اور سرکار

رحمت اللہ علیہ سے روایت ہے کہ بطور سنت مؤکدہ تکبیرۃ الاحرام کے بعد اور سورۃ الحمد شروع کرنے سے قبل اس طرح دُعاے توجہ پڑھو:

وجهت وجهی للذی فطر السموات
والأرض علیٰ ملة ابراهيم ودين محمد و
منهاج علی حنیفاً مسلماً وما أنا من
المشركين إن صلاتی ونسکی ومحیای و
مماتی لله رب العالمین لا شریک وبذلك
امرت وأنا من المسلمین۔

سرکارِ رحمت اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ:

قال الفقیہ الذی لاشیک فی علمہ الدین لمحمد
والهدایة لعلی امیر المؤمنین لانها له فی عقبہ باقیة

الى يوم القيامة فمن كان كذا لك فهو من
المهتدين ومن شك فلا دين له احتجاج

(طبرسی ج: ۲ ص: ۴۸۶ بحار الانوار ج: ۸۴ ص: ۳۵۹)

ترجمہ: اس فہمیہ (امام جعفر صادق علیہ السلام) کا قول ہے کہ جس کے علم میں کوئی

شک و شبہ نہیں ہے کہ دین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور ہدایت حضرت علی

المؤمنین علیہ السلام کی ہے۔ قیامت تک ہدایت حضرت علی باقی ہے جو اس عقیدہ کا

قائل ہے وہ ہدایت یافتہ لوگوں میں سے ہے اور جو شک کرے گا اس کا کوئی دین

نہیں ہے۔ فقال الصادق ع: اذا قلت ذلك فقل: عل ملة ابراهيم،
ودين محمد ومنهاج علي بن ابي طالب والايتمام بال محمد حنيفاً مسلماً وما انا من

☆ معلوم ہوا نماز میں ذکر علی علیہ السلام کس قدر اہمیت کا حامل ہے اور ضروری

ہے لازمی ہے اور پھر ذکر علی علیہ السلام جب نماز میں لازمی ہے اسی طرح اذان میں

جوست ہے۔ تو اذان میں جوست ہے واجب نہیں اس میں اسے کس طرح نظر

انداز کیا جاسکتا ہے۔ یہاں اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ مارکیٹ میں نماز

جعفریہ مرتبہ مولانا سید منظور حسین صاحب تقویٰ مدظلہ و دیگر کتب نماز تو موجود

ہیں جن میں دعائے توجہ بھی درج ہے مگر منہاج علی علیہ السلام کا لفظ حذف کر دیا گیا

ہے جبکہ فرامین آئمہ اطہار علیہم السلام میں واضح لفظ منہاج علی علیہ السلام ہے: (عمداً ہے یا

سہواً واللہ اعلم بالصواب)

دعائے توجہ کے بعد آہستہ آہستہ سے اعوذ باللہ من الشطن الرجیم پڑھے

اور سورۃ فاتحہ شروع کرے:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العلمين الرحمن الرحيم O
مالك يوم الدين اياك نعبدو واياك نستعين O
اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين
انعمت عليهم غير المغضوب عليهم
ولا الضالين O

اس کے بعد کوئی سورۃ پڑھے۔ بہتر ہے کہ سورۃ قدر پڑھے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

انا انزلناه في ليلة القدر O وما ادرك ما ليلة
القدر O ليلة القدر خير من الف شهر O تنزل
المليكة والروح فيها باذن ربهم من كل امر
سلام هي حتى مطلع الفجر O

اس کے بعد کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں
جائے۔ اس قدر خم ہو کہ اگر پشت پر ایک قطرہ پانی کا ڈالا جائے تو وہ اپنی جگہ پر
قائم رہے اور دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے اور اپنی نظریاؤں کی طرف رکھے اور تین
مرتبہ ذکر رکوع سبحان ربی العظیم وبحمدہ اور سنت ہے کہ ایک مرتبہ
آخر میں صلوٰۃ پڑھے۔ اللهم صل علی محمد وآل محمد اس کے بعد
سر اپنا رکوع سے اٹھائے اور سیدھا کھڑا ہو کر ایک مرتبہ کہے سمع اللہ لمن
حمدہ پھر ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہے اور جب تکبیر ختم ہو جائے تو سجدہ میں

جائے۔ پہلے دونوں ہاتھوں کو جانماز پر ٹیک کر گھٹنوں کو جانماز پر اس طرح رکھے کہ فقط دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور پیروں کے دونوں انگوٹھے جانماز سے متصل ہو جائیں اور پیشانی مقامِ سجدہ پر رکھ کر تین مرتبہ کہے سبحان ربی الاعلیٰ وبحمدہ اور سنت ہے کہ آخر میں صلوة الہم صل علی محمد وآل محمد پڑھے۔ اس کے بعد سیدھا بیٹھے اور ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہے۔ (بیٹھنے میں احتیاط یہ ہے کہ دائیں پاؤں کی پشت کو بائیں پاؤں کے تلوے پر رکھے اور بائیں کو لمبے کے بل بیٹھے) اور ایک مرتبہ پڑھے استغفر اللہ ربی و اتوب الیہ پھر دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر اللہ اکبر کہے اور دوسرے سجدے میں پہلے سجدے کی طرح تمام امور بجالائے اور پھر سجدہ سے سر اٹھا کر درست دوزانوں بیٹھ کر اللہ اکبر کہے اور دوسری رکعت کیلئے کھڑا ہوتے وقت کہے بحول اللہ وقوته اقوم واقعد اور ہاتھوں کو ٹیک کر سیدھا کھڑا ہو جائے۔ پہلی رکعت کی طرح اول سورۃ حمد پڑھے اور اس کے بعد سورۃ توحید پڑھے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قل هو اللہ احدہ اللہ الصمدہ لم یلد ولم یولدہ ولم یکن لہ کفواً احدہ
اس کے بعد تین مرتبہ کہے کذلک اللہ ربی اور دونوں ہتھیلیوں کو

آسمان کی طرف اٹھا کر منہ کے برابر لا کر دعائے قنوت پڑھے۔

(رسول خدا نے تاکید فرمائی ہے کہ: نمازوں میں طویل قنوت پڑھا کرو کیونکہ قیامت میں اس سے حساب میں آسانی ہوگی)۔

اطولکم قنوتاً فی دار الدنیا اطولکم راحة
یوم القیامة فی الموقف
(بحار الانوار ج: ۸۸ ص: ۱۸۹)

ترجمہ: دنیا میں تمہارا طویل قنوت، قیامت میں وقت حساب تمہارے طویل آرام کا باعث ہوگا۔

ومنه ورد عنهم علیہم السلام
أفضل الصلاة ما طال قنوتها۔
(بحار الانوار ج: ۸۵ ص: ۲۰۶)

روایات میں ہے کہ بہترین نماز وہ ہے جس کا قنوت طویل ہوتا ہے۔
علامہ مجلسیؒ نے بحار الانوار ج: ۸۵ ص: ۲۷۱ میں نماز میں پڑھے جانے میں ایک طویل قنوت کا ذکر کیا ہے جس میں یہ الفاظ وارد ہوئے ہیں:

توجه بوجهه إلی الذی فطر السموات
والأرض عالم الغیب والشهادة علی ملہ
إبراهیم ومنہا جہ وعلیٰ دین محمد ﷺ و
شریعتہ وعلیٰ ولایہ علیؑ وإمامتہ وعلیٰ
نہج الأوصیاء والأولیاء المختارین من
ذریئتهما المخصوصین بالامامة والطهارة
الوصایة والحکمة والسمیة بالسبطین الحسن

والحسین علیہا السلام سیدی شباب اهل
 الجنة أجمعین ولعلی بن الحسین سید
 العابدین، وبمحمد بن علی باقر علم الدین
 وبجعفر بن محمد الصادق عن رب العالمین
 وبموسی بن جعفر العبد الصالح ولعلی بن
 موسی الرضا من المرضین، وبمحمد بن
 علی التقی من المتقین وعلی بن محمد
 الطاهر من المطهرین وبالحسن بن علی
 الهادی من المهدیین وبابن الحسن
 المبارك من سلبهم المبارکین وعلی سننهم
 وسلبهم وحدودهم ونحوهم وأهمهم وأمرهم
 وتقواهم وسنتهم وسیرتهم وقلیلهم وكثیرهم
 حیاء ومیتاً وشکر الدنیا علی ذلك دائماً
 اسکے بعد درود شریف پڑھے اللھم صل علی محمد وآل محمد

پھر یہ دُعا پڑھے۔

اللھم اغفر لنا وارحمنا وعافنا واعف غنا فی
 الدنیا والآخرة انک علی کل شیء قدير۔

پھر صلوة اللھم صل علی محمد وآل محمد پڑھے اور اللہ اکبر کہہ کر
 رکوع کر کے اور اسی طرح تہجد کر کے اور جب دوسرے سجدے سے سر اٹھائے تو
 مرد بائیں ران پر بوجھ دے کر اس طرح بیٹھے کہ داہنے پاؤں کی پشت اور بائیں

پاؤں کے تلوے چوڑے سے باہر رہیں اور دونوں ہاتھ دونوں رانوں پر رکھے۔
 عورت دونوں گھٹنوں کو کھڑا کر کے اکڑ بیٹھے اس طرح کہ آپس میں مل جائیں۔
 (حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ دایاں پیر بائیں پیر
 پر کیوں رکھتے ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: خدایا باطل کو موت اور حق کو حیات
 عطا فرما)

(دیکھو وسائل الشیعہ ج: ۴ ص: ۹۸۸)

اور تشہد پڑھے۔

بسم الله وبالله والحمد لله والأسماء الحسنی
 کلها لله أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك
 له - وأشهد أن محمداً عبده ورسوله - أرسله
 بالحق بشيراً ونذيراً بين يدي الساعة، التحيات
 لله والصلوات الطيبات والذاکيات العاديات
 الرائحات التامات التاعمات المبارکات
 الصالحات لله ما طاب وزكى و طهر ونمی
 وخلص وما خبت فلخير الله - أشهد أنك نعم
 الرب وأن محمداً نعم الرسول، وأن علی بن
 أبی طالب نعم الولی وأن الجنة حق والنار حق
 والموت حق والبعث حق وأن الساعة آتية
 لا ريب فيها وأن الله يبعث من فی القبور،
 الحمد لله الذی هدانا لهذا وما كنا لنهتدی
 لولا أن هدینا الله اللهم صل علی محمد وعلی

آل محمد وبارك على محمد وعلى آل محمد
وارحم محمداً وآل محمد أفضل ماصليت
وبارك وتوحيات ورحمت وسلمت على
إبراهيم وآل إبراهيم في العالمين إنك حميد
مجيد اللهم صل على محمد المصطفى وعلى
المرتضى، فاطمة الزهراء والحسن والحسين
وعلى الأئمة الراشدين من آل طه ويسن، اللهم
صل على نورك الانوار وعلى حبلك الأطول
وعلى عروتك الأوثق وعلى وجهك الأكرم
وعلى جنبك الأطول، وعلى عروتك الأوثق
وعلى وجهك الأكرم، وعلى جنبك الأوجب
وعلى بابك الأدنى وعلى سبيلك الصراط اللهم
صل على الهادين المهديين الراشدين
الغاضلين الطيبين الطاهرين الأخيار الأبرار
اللهم صل على جبريل وميكائيل وإسرافيل
وعزرائيل وعلى ملائكتك المقربين وأنبيائك
المرسلين ورسلك أجمعين من أهل السموات
والأرضين وأهل طاعتك أكتعين واحفص
محمداً بأفضل الصلاة والتسليم۔
(ديکھو بحار الانوار ج: ۸۴ ص: ۲۰۸ - ۲۰۹)

علامہ سید احمد رضا الدین الموسوی المستنبط نے اپنی کتاب القطرة من

بحار میں جو تشہد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ابو بصیر نقل کرتے ہیں لکھا

-۴-

ويستجب ان يزاد في التشهد مانقله ابوبصير عن
 الصادق عليه السلام وهو بسم الله الرحمن الرحيم
 بالله والحمد لله خير الاسماء كلها لله اشهد ان
 لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان
 محمداً عبده ورسوله ارسله بالحق بشيراً ونذيراً
 بين يدي الساعة واشهد ان ربى لعم الرب وان
 محمد انعم الرسول وان علياً نعم الوصى ونعم
 الامام اللهم صلى على محمد وآل محمد وتقبل
 شفاعته في امته وارفع درجته الحمد لله رب
 العالمين -

(ديکھو القطرہ ج: ۱ ص: ۲۲۱)

(سرکار آیت اللہ المعظم سماحتہ الشیخ عبدالحلیم

الغزی دام ظلہ الشریف آپ اپنی حیات بخش کتاب میں سرکار آیت اللہ
 المرخوم السید احمد المتعبط قدس سرہ کی کتاب القطرہ ج: ۱ ص: ۲۲۱/۲۲۲ سے مکمل
 تشہد نقل فرمانے کے بعد لکھتے ہیں کہ بعض لوگ ممکن ہے اس تشہد سے تعجب
 کریں اس لیے یہ تشہد کے صیغے عام نمازیوں کے درمیان مشہور تشہد والے نہیں
 حق تو یہ ہے کہ ایسے لوگوں کا تعجب بے محل ہے جب کہ اس کی وجوہات موجود
 ہیں۔ تشہد کے وہ صیغے جو فرائض و نوافل میں ہمارا معمول ہیں چونکہ عام نماز
 گزاروں میں مشہور اور معروف ہو گئے ہیں۔ اور سب لوگ انہی کو بار بار پڑھتے

ہیں اور ہمارے علماء اعلام کے فقہی رسائل علمیہ میں بھی یہی ایک مشہور صیغہ لکھا ہوتا ہے اور رسائل علمیہ وغیرہ میں دوسری روایات کے مطابق تشہد کے صیغے نہیں لکھے (اس لیے لوگ متعجب ہوتے ہیں) جب کہ ہماری کتب احادیث اور مطبوعات فقہ میں آئمہ اطہار علیہم السلام سے تشہد کے دیگر صیغوں کی کثیر روایات وارد ہوئی ہیں۔ پھر علامہ غزی نے شیخ المشائخ علامہ شیخ محمد حسن نجفی صاحب جواہر الکلام اور محدث عظیم سرکار یوسف بحرانی صاحب حدائق ناصرہ کے اقوال درج فرماتے ہوئے شہادت ثالثہ والے تشہد کی بھرپور توثیق فرمائی ہے محدث عظیم المرتبت علامہ نوری کی کتاب مستدرک الوسائل والے تشہد ان علی بن ابی طالب نعم الولی بھی ثبوت میں پیش کیا ہے۔ پھر فرمایا لیسوا الحجب یہ تشہد (باعث تعجب نہیں ہے) بلکہ ہمارے آئمہ اطہار علیہم السلام سے مروی ہے اور ہمارے علماء اعلام و جلیل القدر فقہاء کرام اعلیٰ اللہ مقامہم نے بھی بیان فرمایا ہے:

ولا یحرک تیار القیل وانفال فانہ تیار شدید
وقد حرف من جرف من الناس فحدار تم
حدار تم حذار ولا تغفل عن التوسل بامام
ذمانک علیہ السلام للنجاة من کل فتنہ۔
فانہ الناظر القریب والشاہد العلیم المحیط
صلوات اللہ علیہ۔

تم مخالفین کی قیل وقال کے سیلاب میں مت بہہ جانا اس میں بہت سے لوگ بہہ گئے ہیں۔ خبردار ان مقصرین سے بچ کر رہو۔ بچ کر رہو اپنے

زمانے کے امام علیہ السلام کے توسل سے غفلت نہ کرو۔ اس لیے کہ وہی تمام فتنوں سے نجات دینے والے ہیں۔ اس لیے کہ وہ قریب سے دیکھ رہے ہیں اور شاہدِ علیم جاننے والے گواہ ہیں جو احاطہ نامہ کئے ہوئے ہیں۔ صلوات اللہ علیہ السلام ملاحظہ فرمائیں:

(الشہادۃ الثالثہ المقدسہ ۲۳۰۱۶۲۴ مطبوعہ قم مشرفہ ماخصاً)

بحوالہ احقاق الحق وابطال الباطل ص: ۴۱۸ / ۴۱۹ - ۴۲۰)

تشہد کیا ہے؟ پھر اسی شہادت و شعار کو دہرانا ہے کہ جو اول نماز میں شکل اذان و اقامت کہا گیا تھا اور یہ اسی صحیح راستہ کی یاد اور انہی کیلئے ہے کہ جو ہم نے پہلے بیان کیا تھا۔ حضرت امام رضا علیہ السلام کی حدیث کا مضمون ہے۔

(بحار الانوار ۸۲ ص: ۲۸۴ بحوالہ اسرارِ نفل کی تجلی ص: ۱۹۴)

تشہد کی دوسری خاصیت صلوات محمد و آل محمد علیہم السلام ہے جو خصوصاً شعیوں کا شعار ہے اور اس کے بغیر نماز نامکمل ہے، ناقص ہے، بے روح ہے۔

اللہم صل علی محمد و آل محمد

(جیسا کہ اہل سنت کے امام شافعی کے مشہور زمانہ اشعار میں:

یا اہل بیت رسول اللہ حبکم۔ فرض من

اللہ فی القرآن انزلہ کفاکم من عظیم القدر

انکم۔ من لم یصل علیکم لاصلاۃ لہ۔

ترجمہ: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلیت آپ (لوگوں) کی محبت خدا نے قرآن

میں فرض کی ہے اور آپ کی قدر منزلت کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم

پر درود (صلوات) نہ بھیجے اس کی نماز نماز ہی نہیں ہے۔

(دیکھو کتاب الغدير ج: ۲ ص: ۳۰۳ بہ نقل از مسند احمد بن

حنبل ج: ۶ ص: ۳۲۳ الكنى والالقباب ج: ۲ ص: ۳۴۹)

اب یہاں سے دو حالتیں ہیں:

(۱) اگر تین یا چار رکعت نماز ہو تو تشہد کے بعد مثل سائق بحوال

اللہ وقوتہ واقوم واقعد کہتا ہوا کھڑا ہو جائے اور آہستہ آہستہ سورۃ حمد یا

تین مرتبہ تسبیحات اربعہ پڑھے: سبحن اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ

واللہ اکبر اور اس کے بعد ایک دفعہ پڑھے استغفر اللہ پھر بھی اسی طرح

دونوں ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہے۔ مثل سابق رکوع وسجود بجالائے اور اگر چوتھی رکعت

بھی پڑھنی ہے تو پھر بحول اللہ وقوتہ واقوم واقعد کہتا ہوا کھڑے

ہو کر اسی طرح تسبیحات اربعہ پڑھ کر رکوع وسجود بجالائے اور دوسرے سجدے سے

سراٹھا کر تشہد پڑھے اور سلام پڑھے جو ہر حالت میں تشہد پڑھنے کے بعد پڑھا

جائے گا۔ اختتام نماز پر تشہد کے بعد تین سلام ہیں۔

شیخ صدوق نے من لایحضرہ الفقہ ج: ۱ ص: ۲۱۰ میں تشہد کے بعد آئمہ

اطہار علیہ السلام پڑھنے کی حدیث نقل کی ہے۔

السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

السلام علی جمیع الانبیاء اللہ وملائکتہ

ورسلہ السلام علی الائمة الہادین

المحذیین السلام علینا وعلی عباد اللہ

الصالحين السلام عليكم ورحمة الله
وبركاته

(دیکھو بحار الانوار ج: ۸۰ ص: ۲۹۴)

علامہ باقر مجلسی نے بحوالہ تفسیر حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام

بحار الانوار ج: ۸۰ ص: ۲۸۶ پر لکھا ہے۔

فاذا صلى على امير المؤمنين عليه السلام في صلاته
قال: لاصلين عليك كما صليت عليه
ولأجعلنه شفيعك كما استشفيت به۔

ترجمہ: جب نماز اپنی نماز میں حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام پر صلوٰۃ بھیجتا
ہے تو اللہ فرماتا ہے میں بھی تجھ پر اسی طرح درود بھیجوں گا۔ جس طرح تو نے
علی علیہ السلام پر درود بھیجا اور ان کو تیرا شفیع بناؤں گا۔

بعد از ان تین مرتبہ کہے اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اور تینوں
مرتبہ ہاتھ کانوں تک لے جائے، اختتام پزیر ہوئی نماز اگر نماز دور رکعتی ہو تو
دور رکعت کے بعد جس وقت تشهد پڑھ کر فارغ ہو سلام پڑھے اور نماز ختم کرے تو
بعد میں مصلے پر بیٹھ کر تسبیح جناب سیدہ فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا پڑھے۔

یعنی ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ

(تسبیح جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کی بہت تاکید کی گئی ہے اور اس کا

بہت ثواب بیان کیا گیا ہے۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں۔ اگر

تسبیحات حضرت زہرا سلام اللہ علیہا سے بہتر کوئی ستائش ہوتی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

اس کی تعلیم جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا کو ضرور دیتے۔

(دیکھو وسائل الشعیہ ج: ۴ ص: ۱۰۲۴ بحوالہ اسرار نماز کی تجلی)

سلام اور تسبیح جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کے درمیان تعقیبات نماز کی بہت اہمیت ہے۔ جیسا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ جب تم نماز سے فارغ ہو جاؤ تو تعقیبات کا سلسلہ شروع کر دو۔

(دیکھو مستدرک الوسائل ج: ۱ ص: ۲۳۶ بحوالہ اسرار نماز کی تجلی)

تعقیبات سبب زیادتی رزق ہے تعقیات سے مراد ہے کہ نماز کے بعد دُعا ذکر اور تلاوت قرآن اور دیگر امور خیر مثلاً عظمت الہی میں غور و فکر، خوفِ خدا سے گریہ کرنا اپنے نفس کا محاسبہ کرنا وغیرہ۔ بہر حال حتی الامکان تعقیبات کو ترک نہ کرے خصوصاً نماز صبح کے بعد (دیکھو کتاب خاشعین کی نماز ص: ۱۰۳)

تسبیح جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کے بعد **نا علی علیہ السلام** پڑھے:

ناد علیاً مظهر العجائب تجده عوناً لك في

النوائب كل هم وغم سينجلي بعظمتك

يا الله يا الله يا الله نبوتك يا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

يا محمد صلی اللہ علیہ وسلم يا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بولاتيك

يا على علیہ السلام يا على علیہ السلام يا على علیہ السلام

اور پھر خدا سے اپنی حاجت طلب کرے اور اس کے بعد سجدہ شکر کیلئے

جھکے اور جھکنے ہوئے یہ دعا پڑھے۔

اللهم اغفر لي وارحمني وتب علي انك انت

التواب الرحيم انى ظمت نفسى فاغفرلى
فانه لا يغفر الذنوب غيرك يا مولالى ۵
پھر دامنِ رخسارِ زمین پر رکھ کر تین بار یا اللہ یار باہ یاسیدہ کہے۔
پھر بایں رخسارِ زمین پر رکھ کر تین بار کہے۔ عفواً للہ پھر پیشانی سجدہ گاہ پر
رکھ کر تین بار شکر اللہ کہے۔

تہذیب الاحکام ج: ۱ ص: ۱۱۰ میں حضرت امام علی نقی علیہ السلام کا
فرمان منقول ہے کہ سجدہ شکر میں یہ دُعا پڑھو:

اللهم انى اشهدك واشهد ملائكتك
وانبيائك ورسلك وجميع خلقك انك
انت الله ربى والاسلام دينى ومحمد
نبى وعلى ولى واولاده ائمتى الخ.....

(مگر طوالت کا خوف مانع نہ ہوتا تو ہم اس سلسلہ میں مزید حوالہ جات
بھی نقل کرتے بطور نمونہ اسی قدر احادیث پر اکتفا کرتے ہیں کہ ولایت امیر
المؤمنین علیہ السلام کوئی ایسی اچھوت کی بیماری نہیں کہ اس کو عبادات سے بالکل الگ
کر دیا جائے تو اس کا ذکر آتے ہی اذان و اقامت کے باطل ہونے کا فتویٰ داغا
جائے۔

(بحوالہ رسوم الشعیہ فی میزان الشریعہ ص: ۱۶۶)

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا فرمان ہے کہ جب سجدہ شکر میں جاؤ تو یہ دُعا

پڑھو:

مصباح الشيخ وغيره: كتب أبو ابراهيم عليه
 السلام إلى عبد الله بن جندب فقال:
 إذا سجدت فقل "اللهم اشهدك وكفى بك
 شهيداً وأشهد ملائكتك وأنبياءك ورسلك
 وجميع خلقك بأنك أنت الله ربى
 والاسلام دينى ومحمد نبي وعلى وليى
 والحسن والحسين وعلى بن الحسين و
 محمد بن على وجعفر بن محمد وموسى
 بن جعفر وعلى بن موسى ومحمد بن
 على وعلى بن محمد والحسن بن على
 والخلف الصالح - صلواتك عليهم أجمعين
 أئمتى بهم أتولى ومن عدوهم أتبرأ -
 اللهم إني أشرك دم المظلوم ثلاثاً اللهم إني
 أنشرك بدأيك على نفسك لأوليائك لتظفر
 بهم على عدوك وعدوهم أن تعلى على
 محمد وعلى المسخفين من آل محمد -
 ثلاثاً تقول اللهم إني أشرك بوأيك على
 نفيك لأعدائك بتهكنهم ولتخزينهم بأيديهم
 وأيدي المؤمنين أن تعلى على محمد وآل
 محمد وعلى المستنحفظين من آل محمد
 ثلاثاً وتقول اللهم إني أسئلك السير

بعد العسر۔ ثلاثاً ثم تضع خدك الأيمن على
 الأرض وتقول لا ياكهفي حين تعينني
 المذاهب وتضيّق الأرض بما رحبت و
 يا بارىء خلقى رحمة لى وكان عن خلقى
 غنياً صل على وتقول: يا مذل كل جبار
 ويا معز كل ذليل قد وعزتك بلغ مجمهودى
 ففرج عنى۔ ثلاثاً ثم تقول: يا حنان يا منان۔
 يا كاشف الكرب العظام۔ ثلاثاً ثم تعود إلى
 السجود فتصنع جبهتك على الأرض وتقول
 شكراً شكراً مائة مرة۔ ثم تقول يا سامع
 الصوت۔ يا سابق الفوت يا بارى النفوس بعد
 الموت صل على محمد وآل محمد وافضل
 لى كذا وكذا۔

(دیکھو بحار الانوار ج: ۸۶ ص: ۲۳۵ بحوالہ مصباح الشیخ ص: ۱۶۸)

نماز تعقیبات اور سجدہ شکر سے فارغ ہو کر جب اٹھے تو قبلہ کی طرف
 رخ کر کے جناب رسول خدا ﷺ کی زیارت پڑھے اور انگشت شہادت سے
 اشارہ کرے وہ زیارت یہ ہے:

السلامُ عليك يا رسول الله صلى الله عليه واله
 وسلم
 السلامُ عليك يا حبيب الله

السلام عليك يا بنى الله

السلام عليك يا صاحب السكينة

السلام عليك ايها المرفون فى المرينة

السلام عليك يا ابا القاسم محمد ﷺ

السلام عليك ورحمة الله وبركاته

اس کے بعد حضرت امام حسین (علیہ السلام) کی زیارت پڑھنے کیلئے تھوڑا سا قبلہ سے دائیں جانب مڑیں۔ انگشت شہادت سے اشارہ کر کے یہ زیارت پڑھیے:

السلام عليك يا ابا عبد الله عليه السلام

السلام عليك يا بن رسول الله صلى الله عليه واله وسلم

السلام عليك يا بن امير المؤمنين عليه السلام وابن

سيد الوصيين

السلام عليك يا بن فاطمة الزهراء سيدة النساء

العالمين

السلام عليك وعلى جدك وايك

السلام عليك وعلى امك واحيك

السلام عليك وعلى انصارك المستشهادين معك لعن

الله امة قتلك ولعن الله امة ظمتك ولعن الله امة

سمعت بذلك ضريت به ياليتنا كنا معك فنفور فوزاً
عظيماً

پھر حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارت پڑھنے کیلئے ان قبر مطہر کی طر
ف رُخ کر کے اور انگشت شہادت سے اشارہ کر کے یہ زیارت پڑھے:

السلام عليك يا غرب الغرباء

السلام عليك يا معين الضعفاء والفقراء

السلام عليك يا مغيث الشعيه والذوار في يوم الجزاء

السلام عليك يا شمس الشمس

السلام عليك يا انيس النفوس

السلام عليك ايها المرفون بارض طوس

السلام عليك وعلى آبائك السبعة وابنائك الاربعة

اس کے بعد حضرت امام زمانہ عليه السلام سرکار مہدی صاحب العصر
والذمان عجل اللہ فرہہ کی زیارت پڑھنے کیلئے قبلہ کی طرف منہ کر کے اور انگشت
شہادت کے اشارہ کر کے یہ زیارت پڑھے۔

السلام عليك يا صاحب العصر والزمان عليه السلام

السلام عليك يا خليفة الرحمن

السلام عليك يا امام الانس والجان

السلام عليك شريك القرآن

السلام عليك يا قاطع الكفر والطفیان
 السلام عليك يا دافع الظلم والعدوان
 عجل الله تعالى فرجك وسهل الله تعالى مخرجك
 وظهورك ورحمة الله وبركاته۔

☆ نہ صرف اقرارِ ولایت حضرت علیؑ بلکہ اقرارِ آئمہ علیہم السلام
 اذان، اقامت، دعائے توجہ، دعائے قنوت، تشہد، سلام آخر اور سجدہ شکر تک ہر
 مقام پر کیوں جائز اور حق نہیں؟ جبکہ قرآنی آیات، احادیث علیہ السلام اور فرامین
 آئمہ معصومینؑ بکثرت موجود ہیں۔ جن کا تذکرہ ہم مستند حوالہ جات سے
 کر آئے ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ اقرارِ ولایت حضرت علیؑ کی اہمیت و افادیت
 کو فرامینِ آئمہ اطہارؑ سے اچھی طرح سمجھا جائے۔ جو درحقیقت روح
 عبادات ہے۔ بہر نوع ولایت علیؑ کے سلسلہ میں سارا معاملہ پوری شرح و
 بسط سے قارئین محترم کے سامنے رکھ دیا ہے۔ وہ خود غور و فکر کریں بس ہمارا کام
 حقائق سے پردہ اٹھانا تھا جو پوری کوشش کے ساتھ حوالہ فرطاس کر کے قارئین
 کے سامنے پیش ہے۔ پس اقرارِ ولایت ہر جگہ کریں کیونکہ اقرارِ ولایت علیؑ
 میں ہی شیاطین کی موت ہے۔

انداز بیان گرچہ بہت شوخ نہیں ہے
 شاید کہ تیرے دل میں اُتر جائے میری بات

• رہا سوال ایسی نماز کا جو پانچوں اوقات میں باقاعدگی کے ساتھ ناصبی پڑھتا

ہے:

عدة من أصحابنا، عن سهل بن زياد عن ابن
فضال، عن حنان، عن أبي عبد الله عليه
السلام أنه قال: لا يبالى الناصب صلى أم زنا
وهذه آلاية نزلت فيهم "عامله ناصبة تصلي"
ناراً حامية

(دیکھو روضة من الکافی ج: ۸ ص: ۱۶۰ - ۱۶۱)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ ناصبی نماز پڑھے یا زنا
کرے ایک بات ہے۔ قرآن کی آیت عامله ناصبه ناراً اگلے بارے میں
نازل ہوئی: ناصبی داخل جہنم ہوں گے۔

☆ لہذا ایسی نماز اور نمازیوں کو ہمارا سلام ہے۔ ایسی نماز سے فرمان
حضرت پر عمل پیرا ہونا ہی بہتر ہے جو نہج البلاغہ میں موجود ہے۔

نوم علی یقین خیراً من صلوٰۃ فی شک

ترجمہ: شک کی نماز سے یقین ولایت علی علیہ السلام میں سونا بہتر ہے۔

Amirul Momineen heard about at Kharijite that he
says midnight Prayer and recites Quran, then he
said! Sleeping in the state of firm belief is better
than praying in the state of doubt fulness.

(Nahjul Balagha P:510)

اور یاد رکھیں آج بھی مقعر اور ناصبی شعیان حیدر کرار کو اپنے حقیقی مقصد

سے دور رکھنا چاہتے ہیں۔ قارئین کیلئے ایسے سورش پسند ملاؤں کے عزائم کو بھانپنا مشکل نہیں جو ہمیں نبوت اور خصوصاً ولایت علیہ السلام سے دور کر دیں۔

بقول شاعر مشرق حضرت علامہ اقبالؒ

خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں
دین ملا نی سبیل اللہ فساد

قال أعظم من هذا القتل أن يقتله لا يجبر
ولا يحيا بعده أبداً قالوا: ما هو؟ قال: أن
يضلّه عن نبوة محمد ﷺ وعن ولاية علي
بن ابي طالب رضي الله عنه وليسلك به غير سبيل الله
ويغيره باتباع طريق أعداء علي والقول
باماتهم ودفع علي عن حقه وجحد فضله
وأن لا يبالى باعطائه واجب تعظيمه - فهذا
هو القتل الذي هو تخليد المقتول في نار
جهنم خالداً مخلداً أبداً فجزاء هذا القتل
مثل ذلك الخلود في نار جهنم -

(ديکھو الاحتجاج طبرسی ج: ۲ ص: ۳۱۹)

ترجمہ: حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کا فرمان ہے کہ (ہر) قتل کا مقاص
ہوتا ہے۔ اس سے بڑا (بھی) ایک قتل ہے جس کا قصاص (تلافی) نہیں ہے۔
فرمایا: کسی کو نبوت ﷺ اور ولایت علیہ السلام سے گمراہ کر دیا جائے یہ وہ قتل ہے

مقتول بھی واصل جہنم اور قاتل بھی ہمیشہ ہمیشہ کیلئے نارِ جہنم میں ہوگا۔

☆ تمام عالمِ اسلام کے شعبیہ حضرات سے میں تاکید کرتا ہوں کہ نماز واجب کو آئمہ اطہار علیہم السلام کے فرامین پر ولایت علی علیہ السلام کے ساتھ ادا کریں۔
امید کرتا ہوں کہ جو کچھ لکھا ہے خداوند تعالیٰ ہمیں اس پر عمل کی توفیق عنایت کرے گا۔

یہ کتاب محترم پڑھنے والوں کیلئے فائدہ مند ہو اور ہمارے لیے باقیات صالحات قرار پائے۔

یوم لا ینفع مالاً ولا بنون۔

(۲۶ الشعراء آیت: ۸۸)

”اس دن جب کہ مال و اولاد (ہرگز) نفع بخش نہ ہوں گے“

البقیۃ الصلحت خیر عند ربک ثواباً وخیراً ملاً

(۱۸ سورۃ الکہف آیت: ۴۶)

”اور باقیات صالحات باقی رہنے والی نیکیاں تمہارے پروردگار کے نزدیک بڑی ثواب کی حامل ہیں۔“

آخر میں عرض ہے کہ اثبات الشہادۃ الائمہ علیہم السلام فی الصلوۃ

جو اس کتاب کا موضوع ہے پر اگر بہ تفصیل لکھا جائے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو سکتی ہے لیکن چونکہ مزید حقائق کا اظہار از قبیل اظہار اسرار ہے جو کہ ممنوع ہے پس میں ان کے لکھنے سے معذور ہوں کیونکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اسرار کو اغیار سے محفوظ رکھو۔

لہذا اس فرمان پر اکتفا کیا گیا اور قارئین سے استدعا ہے کہ میں کوئی
 لغزش یا خطا سہواً واقع ہوئی ہو تو معذرت خواہ ہوں کیونکہ بندہ ناچیز از سر تا پا خطا
 کار بلکہ عین خطا ہے اور محض بے لیاقت اور بے استعداد انسان ہے۔

S. Taseer

والحمد للہ رب العالمین

سید تقی حسن گردیزی

۲ جمادی الاول ۱۴۲۴ھ

تمام شد

مؤلفہ: سیدتی حسن گردیزی

(۱) آفتاب پاکستان (باتصویر) حصہ اول

10 یادگار مجالس کا مجموعہ

(علامہ حافظ سید ذوالفقار علی شاہ اعلیٰ اللہ مقامہ)

(۲) حیات جاوداں (ترجمہ) اُردو - انگریزی

کتاب احیاء المیت بفہائل اہل البیت (ع) مع عربی متن

(للامام العلامة الشیخ السلام جلال الدین عبدالرحمن السیوطی)

(۳) إثبات الشهادة الائمه عليهم السلام في الصلوة

(۴) The Woman (Part-I&II)

(۵) تفسیر الکردیزی (عربی)

(۶) علم، عمل، عامل

(۷) اقوال العلماء

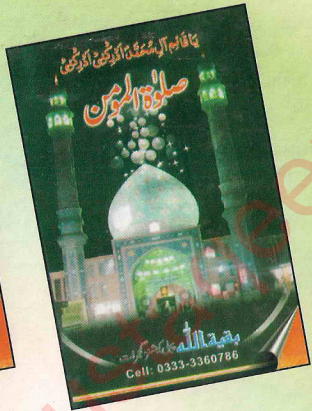
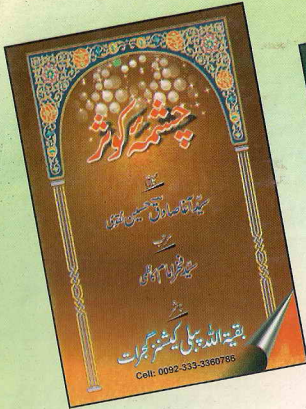
(۸) مجموعہ مجالس (یک موضوع) حصہ اول

(۹) کتاب الغیب

ملنے کا پتہ: گردیزی لائبریری اقبال روڈ بیرون دولت گیٹ ملتان۔

فون: 061-589818- پوسٹ کوڈ: 60000

ہمارے ادارہ کی دیگر مطبوعات



بقیۃ اللہ پبلی کیشنز گجرات
0333-3360786

ناشر